کتاب جمیل و لاثانی ذخیرۂ الکتاب بر قسم تہذیب و آداب مسمّیٰ تربیت انسانی موسوم
تہذیب احسانی
مؤلفہ جالینوس زمان ماہر علوم خفی و جلی جناب حکیم احسان علی مرحوم
مطبع منشی نولکشور

فہرست مطالب تہذیب احسانی

بعد حمد خالق کون و مکان رازق کل ذی حیات و نعت حضرت ذوالرحمت والفیضان وثنار
متقدمین با ایمان کے واضح ہو کہ آفریدگار عالم نے اپنی قدرت کو ایسا ہی نمایان فرمایا ہے
کہ اکثر چیزونکو اونکی آراستگی و درستی سے قدر و مرتبت دیتا ہے قیمت و وقعت بڑھاتا ہے دیکھو
جواہرات گران بہا کو کہ رولنے و جلا دینے سے کیسے براق و شعاعی ہو جاتے ہین کہ تاجدارون کا
دل اونپر لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے نگینون کے پتھر سان گہر سان پر چڑھانے سے کیسے مجلی و مرغوب
ہو جاتے ہین کہ لوگ ہاتھون ہاتھ لیتے ہین فیلان عظیم الجثہ شدید القوی صحرا نژاد وحشت بنیاد جنگی
عادت اصلی آدمیون سے بھاگنا یا اونکو مار ڈالنا ہے تعلیم سے ایسے رام و اشارہ فہم و تابع
حکم ہو جاتے ہین کہ اہل دول اونکا رکھنا پالنا اپنی عزت سمجھتے ہین گھوڑے سرکش تمرد منش
کہ زور آوری و خود سری سے دیو زاد کہے جاتے ہین بنانے سے ایسے آراستہ و شایستہ بنتے ہین
کہ تیز گامی و خوش خرامی سے دلون کو مسرور آنکھون کو پر نور کر دیتے ہین و شجاعان غازیان کو
اعانت حربہ رانی سے معاندان جنگجو پر مظفر و منصور کر دیتے ہین نرگاوان بغاوت سرشت
زور آور و تناور تعلیم و تلقین سے کیسے بار بردار قلبہ آرا کیش ہو جاتے ہین کہ مالکون کو راحت و
آرام پہونچاتے ہین یا وسیلہ رزق ہو جاتے ہین جانوران درندہ و خونخوار طائران وحشی

وقرار تعلیم وتلقین سے کیسے کیسے تماشاے شکار دکھلاتے ہین کہ دیکھنے والون کا دل شکار
ہوجاتا ہے مرغان صحرائی کہ ہر چند بال وحشت سے مالامال رکھتے ہین تعلیم وتالیف سے نا ہون
بر خوش الحانی وہزار داستانی سناتے ہین یا خوبی اپنی لڑائی کے مثل بہادران جنگ آزما کے
دکھلاتے ہین درختان باغات کے کاٹ چھانٹ سے کس قدر خوشنما ودلربا ہوجاتے ہین
کہ دیکھنے والون کو بلغ باغ کردیتے ہین وغنچہ دلون کو کھلا دیتے ہین اور امکنہ واشیا جو پاکیزہ و
مصفی موقع خوش اسلوب پر نظر آتے ہین ما کاب وغیر مالک کے دلون کو کیسی راحت وفرحت
پہونچاتے ہین پس یہ نوع بشر کہ اکثر خلائق سے بہتر وہوشیار وخود اختیار ہے اگر اسکے
اطوار پسندیدہ وکردار نجستہ ہون کیونکر مقبول خالق ومحمود خلائق نہو مقام شکر ہے کہ حضرت
رب العزت نے طبائع انسان کو مستعد تعلیم وتعلم کے مخلوق فرمایا وہمیشہ اس سلسلہ کو
جاری رکھا اور اوس خالق بے نیاز کا شکر زیادہ سے زیادہ کرنا چاہیے کہ زمانہ حال مین
اراکین باتمکین سلطنت عالیہ انگلشیہ کو بھی کیسی توجہ بلیغ اس طرف عنایت کیا جو کیفیت ان
حمیدہ وقواعد پسندیدہ سر رشتہ تعلیم ودیگر انتظام خوش انجام سے ظاہر ہے حتی کہ جو طلباء
مجبوس کئے جاتے ہین اونمین سے بھی اکثر علوم وفنون کی تعلیم پاکر نکلتے ہین نظر برین رسالہ مختصر و
مختصر مشعر تہذیب امور ضروری دینی ودنیوی کہ مطالب اسکے مخالف مذہب سے مبرا ومضامین
لغت وتعصب سے مبرا ہین موسوم بہ تہذیب احسانی لکھا جاتا ہے اگرچہ صحائف اسلاف
اساتذہ کے ساتھ اس تحریر کو ایسی مناسبت بھی نہین ہے جیسا ایک قطرہ پانی کو ساتھ [illegible]
وایک دانہ ریگ کو ساتھ پہاڑ کلان کے ہے الا ہ چاہے اگر خدا تو ہر ایک عیب کو ہنر [illegible]
دید یا ید بیضا چلاکے ہاتھ :: چنانچہ وزن زر وجواہر کے واسطے :: تولوا تا ہے خزف وجواہر کو ساتھ
ساتھ :: مقدمہ تمہید تحریر یہ مین کتب معتبرہ سے ثابت ہے کہ حسن پیدا کرنے والے نے سب کچھ پیدا کیا ہے
اوسنے نوع انسان کو اکثر مخلوقات سے اشرف واکرم پیدا کیا واگرچہ بہت سے شرافتین اور فضیلتین
اسکی صورت وسیرت سے نمودار کین لا اسکو عقل ایسی عنایت فرمائی کہ اوسکے ذریعہ سے
بھلائیان وبرائیان حیات وممات مین اسکو حاصل ہوتی ہین واوسی کی جہت سے سزاوار
ثواب وعقاب کا قرار پایا بقول معروف ہ حضرت انسان کہ حد مشترک را جامع ہست ::

میتوند شد مسیحا ہی قوائے خبر شیرین ہو مگر اوسکو محتاج تعلیم و تہذیب کا رکہا کہ بدون اوسکے بتلانے
و بتلانے کے بہلی و بری چیزون مین فرق نہین جانتا و اچھے کامون کو اختیار و بری کو ترک
نہین کرسکتا و بلا تعلیم و تلقین کے صفات عالیات انسانی سے اصلا بہرہ ور نہین ہوتا
دیکہنا چاہیے کہ جن آدمیون کی بود و باش محض جنگلون مین یا پہاڑون پر رہتی ہے یا بڑے بڑے
شہرون سے بہت دور چہوٹی چہوٹی آبادی مین توطن رکہتے ہین اگرچہ صورت و شکل و چال
ڈہال و شب کاروبار اونکا مثل اور آدمیون کے ہوتا ہے مگر بعدم تعلیم و تہذیب و بعد
صحبت اشخاص تعلیم یافتہ و مہذب سے ہرگز عقل سلیم و فکر صحیح و چال چلن درست نہین رکہتے
اسی سبب سے انواع رنج و تکالیف سردی و گرمی و بارش باران کی اوٹہاتے ہین بلکہ بعض
آدمیون کے ہاتہہ سے لوٹے و مارے و گرفتار کیے جاتے ہین و ہمیشہ ماکول و ملبوس برا و خراب
مستعمل رکہتے ہین و طریق گفتگو و نشست و برخاست کا بیہودہ و پراگندہ رکہتے ہین کوئی طریق
تلاش و معاش اونکا بطور معقول و مقبول نہین رہتا اگرچہ اوس خالق بے نیاز و لاشریک کو
یہ قدرت ہے کہ سب کو یکسان مہذب و آراستہ پیدا کرتا الا اس امر کی مصلحت وہی جانتا ہے
کہ کسی کو استعداد تعلیم کی و کسی کو قوت تعلم کی عطا فرمایا و بظاہر کہ یہ سلسلہ تعلیم و تعلم کا بذریعہ
انہین افراد بشر کے جاری رکہا کیونکہ نوع واحد باہم مربوط و مانوس ہوتے ہین اور اونکے اقوال
و افعال باہمی بآسانی اثر پذیر ہوتے ہین بخلاف انواع مخالف کے کہ اون کی مصاحبت و قیل و قال
خالی تکلف نہوتی چنانچہ کسی کسی زمانہ مین کسی کسی آدمی کو صفات خاص کے ساتہہ پیدا کیا
و کسی کسی درجہ تک خلعت تقرب و اختصاص بنا دیکر اپنا پیغام پہونچانے والا طرف عامہ
خلائق کے مقرر فرمایا و اونکی زبان سے ایسی ایسی باتین کہلائین و سنائین کہ جن سے فائدہ دینی
و دنیاوی کہا دآنام کو ہونا متصور ہوا ایسا ہی بعض بعض زمانہ مین کسی فرد بشر کو ایسی عقل
خداداد عطا فرمائی کہ خواص و افعال اشیا سے موجودہ کے بیان کرکے لوگونکو تدابیر حفاظت صحت
و ازالہ امراض کے مطلع کیا و بعضون کو تاثیرات گردش و روش افلاک و ستارونکے سکہلائی
کہ اوس سے حصول نفع و دفع ضرر ہونے لگا و بعضون کو قوت شدید و عقل حرب و ضرب کی
عنایت کرکے ترتیب آلات جنگ و جدال کی ترویج دیا کہ جن سے آدمی اپنے مخالفون کو مغلوب کر سکتے

اور بعضون کو سلطان و خاقان بنا کر قواعد حکومت و ریاست و انصاف کے ہدایت فرمایا
جس سے انتظام دنیا اچھی طرح سے سرانجام پانے لگا مگر موجود کی کسی ایسی فرد خاص کی ہر مسئلہ میں ان
کل افراد بشر کے پاس با حاضری کل افراد عام کی اوس فرد خاص کے پاس بغرض تعلیم و تعلم کے
غیر ممکن ہے لہذا اشاعت اس طریقۂ عمدہ کی بوساطت کتابت کے ظہور پذیر فرمایا و اصحاب
ذوی العلوم رحمہم اللہ تعالے نے اس فن مین بہت کتابین بہ مضامین دقیق و عبارات
رشیق ہر زمانہ مین تحریر کیا کہ اونکی برکات سے خلائق کثیر کامیاب ہوتے چلے آئے فی الحال انحطاط
زمانہ سے فہم و فراست عامہ خلائق کی اونکی فہمید مین قاصر و عاجز لہذا اس فن تہذیب و تادیب میں پسندیدہ
خالق و خلائق ہے بغرض نفع عام تحریر جدید بعبارت سلیس و زود فہم زبان و جہ ملک مین نازیبا نہین بلکہ طریق صواب موجب ثواب ہے

تہذیب اول ذکر آفریدگار حقیقی و اوسکے آداب مین

ہر انسان کو لازم ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کو جانے و پہچانے کیونکہ اپنے پیدا کرنیوالے کو نہ جاننا
کمال غفلت و نادانی ہے و یہ امر تو ظاہر ہے کہ کوئی انسان اپنے قوت و قدرت سے پیدا نہین ہوتا
بالتحقیق مرد و عورت کی منی کہ رطوبت نجس ہین رحم عورت مین باہم مجتمع و مختلط و مقیم ہونے سے
نمو پاکر مخرج پلید پیشاب سے خروج پاتا ہے اگر یہہ سمجھا جاوے کہ مرد و عورت کے مقاربت سے اسطرح
لڑکا پیدا ہونے کا دستور ہے اوسکا کوئی پیدا کرنے والا نہین ہے معاذ اللہ یہ سخت غلط فہمی
و کوتہ فہمی ہے صریح دیکھا جاتا ہے کہ بعض مرد و عورت اسی تمنا مین مقاربت کرتے ہین و انواع
دعا و دوا مین اصراف کثیر کیا کرتے ہین مگر کبھی مولود متولد نہین ہوتا و بعض مرد و عورت بغرض
اختیار اپنے فعل بیجا کے ہرگز تولد اولاد نہین چاہتے الا مولود وجود پذیر ہو جاتا ہے ایسا ہی
اور سب چیزون کا بھی موجود کرنا باختیار آدمیون کے نہین ہے دیکھنا چاہیے کہ آدمی بڑی ہی
ہوشیاری و احتیاط سے انواع و اقسام کے بیج بوتے ہین مگر بعض نہین جمتے اور جو جمتے بھی ہین
اون مین کوئی مراد تک پہونچتا ہے کوئی باوصف خبرگیری و نگرانی کے نارسیدہ ضایع ہو جاتا ہے
یا اور کوئی صناعت کرتے ہین کبھی درست بنتی ہے کبھی بگڑ جاتی ہے اسیطرح اور سب کامون کا حال
ہے پس بدل یقین کرنا چاہیئے کہ سب کا پیدا کرنیوالا صرف اللہ تعالے جل شانہ ہے جسکے اسمائے
ذاتی و صفاتی ہر زبان و ہر محاورہ مین بکثرت ہین اوسکی ذات بیچون ہے و عرض نہین ہے صفات اوسکی

از ابتدا مین ظہور صفات کثیرہ خود ہی اوسکی ذات پر دلیل ہین وہی قدیم ہے اوس سے مقدم
کچہہ نہین تہا وہ سب ہے اوسی نے سب کو معدوم سے موجود کیا و موجود سے معدوم کرتا ہے جسکو چاہیگا
پہر موجود کریگا وہی خالق ہے اور سب مخلوق ہین وہ تنہا و اکیلا ہے اوسکا کوئی سنگی یا سنگہاتی
نہین ہے اوسکی ذات و سب صفات بے نقص و بے زوال ہین زندہ ہے وہ ہمیشہ زندہ رہیگا بے نظیر
و بے مثال ہے اوسکو سب طرح کی قدرت کامل حاصل ہے اوسکے کام مین کوئی اوس کا شریک و یار
مددگار نہین ہے اور وہ نہایت قوی تر دانا و بینا و شنوا ہے کوئی شے کسی زمانہ ماضی و حال و استقبال کی
ایسی نہین ہے جسکو وہ نہ جانتا ہووے اور کوئی چیز آسمان و زمین و مابین مین ظاہر یا پوشیدہ
ایسی نہین ہے کہ جسکو وہ نہ دیکہتا ہووے کوئی آواز کسی کی کسی طرح کی نہین ہے کہ جسکو وہ نہ سنتا ہو اوسی کے حکم سے
سب کچہہ ظاہر ہوا و ہوتا ہے جسکو جس صورت و شکل سے چاہا پیدا کیا اور جو قوت و طاقت و کرامت چاہا عطا
کیا دیکہو کتاب جغرافیہ و عجائب المخلوقات و عجائب البلدان کو ہوا حکم سے اوسکے سب کچہہ نمود

کسی کا نہ تہا جب تک کچہہ وجود | کیا اوسنے پیدا زمین و زمان | کیا اوسنے معدوم سے سب عیان
منور کیا دن سے سارا جہان | اندہیری کیا رات کو بیگمان | دیا دن کو جب مشعل آفتاب
تو ہر ذرہ مین آئی کیا آب و تاب | منور کیا شب کو مہتاب سے | زمین تر کیا چشمۂ آب سے
جواہر جلا دار ہر رنگ کے | نکالے جگر سے انہین سنگ کے | وہ قطرات نیسان کو موتی بنا
نکالی ہے حیوان سے با صد صفا | وہ انواع حیوان بے انتہا | ہزارون طریقے سے پیدا کیا
نہین انتہا قسم نوع نبات | جو پیدا کیا اوسنے با صد صفات | کہ در خور ہے بیشک تعجب سے سخت
کہ حیوان کہاتے ہین ثمر درخت | انہین کی لیاقت اور پہچان ہے | اوسکا تماشہ ہے عجب حال ہے
اسی طرح ہے سب کی خلقت مین راز | مگر جانتا ہے وہی بے نیاز | بیان کو کوشش عقل کوتاہ ہے
سمجہنے مین اوسکے نہین راہ ہے | غرض کام مخلوق کا ہے نہین | کہ خالق کی قدرت کو سمجہے کہین

اور اوس خالق بے نیاز نے اس سب خلقت کو بدون کسی اپنے غرض و مطلب کے پیدا کیا
کسی چیز کا محتاج نہین ہے کہ بدون اوسکے پیدا کرنے کے اوسکی وہ چاہت نہ نکلتی اور نہ کسی کی عبادت
و بندگی سے اوسکا کچہہ فائدہ ہے فائدہ اوسی عبادت کرنے والے کا ہے دیکہنا چاہیے کہ انسان کی صورت
و شکل بنانے مین کیا کیا عنایت و رحمت اپنی ظاہر کیا یعنے کیسی حسین و جمیل صورت بنائی کیسی قوت

د توانائی و عقل و دانائی دیا ہاتھہ بنایا جس سے سب طرح کے کام کرتے ہین پانون بنایا جس سے
چلتے پہرتے ہین آنکھہ بنائی اوسمین باصرہ دیا جس سے سب کچھہ دیکھتے ہین اچھی اچھی چیزین دیکھنے سے
کیسا حظ قلبی ہوتا ہے بُری دیکھنے سے کنارہ کرتے ہین کان بنایا اوسمین سامعہ دیا جس سے
سب آوازین سنتے ہین الحان خوش سن نے سے کیسی فرحت و قوت روحانی ہوتی ہے ناک بنایا
اوسمین قوت شامہ دیا جس سے ہر طرح کی بو سونگھتے ہین بوئے مناسب سونگھنے سے امراض
دماغی دفع ہوتے ہین و روح حیوانی کو قوت آتی ہے اعضائے صوت مین قوت ناطقہ دیا کہ اپنے مطالب
و مقاصد اوس سے سر انجام پاتے ہین زبان کو قوت ذائقہ دیا جس سے کیسی لذتین پاتے ہین اشیائے
مرغوب سے مسرت و منفعت فراوان ہوتی ہے و اشیائے مضر سے تحفظ ہوتا ہے جلد مین قوت حساسہ دیا
کہ حس مس سے کیسے کیسے عمدہ لطف دلپذیر اوٹھاتے ہین اور مثل انکے بقدر نعمتین عطا فرمائین جن سے
انواع فوائد ملتے ہین اور جملہ مخلوقات مین بہت چیزین انسان کی مطلب و فائدے کی بنائین کہ اون سے
ہر وقت آدمیون کے بڑے بڑے کام نکلتے ہین و طرح طرح کا آرام ہوتا ہے اب دیکھنا چاہیے کہ دستور
زمانہ کا یہی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی پر کچھہ احسان کرتا ہے تو وہ احسان کرنے والے کو اپنا بڑا پیارا
دوست جانتا ہے اور ہمیشہ اوسکی تعریف کیا کرتا ہے و اوسکی رضامندی مین کوشش کرتا رہتا ہے
پس جس مالک نے پیدا کر کے ہزارون طرح کا احسان کیا ہے اوسکے عبادت اور ذکر منت اچھی طرح
کرنا چاہیے اولاً اوسکے احسانات و عنایات کو یاد کر کے اوسکا شکرگذار رہا کرنا و اوسکے اسمائے ذاتی
و صفاتی کو ساتھہ طہارت کے بکثرت کہا کرنا ثانیاً جن قواعد سے اوسنے عبادت کرنے کا حکم دیا
اوسی طریق سے عبادت اوسکی کرنا ثالثاً اوسکے حکم کے سوا ے اوسی طریق کی عبادت جیساکہ
پیشوایان دین سے اجازت و ہدایت ہوتی چلی آئی ہے کیا کرنا رابعاً جو چیز نظر آوے سب کو
اوسی کی پیدا کی ہوئی سمجھنا خامساً جو صنعت کسی آدمی کے ہاتھہ کی نظر آوے اوسکو سمجھنا
کہ اوسی نے اوسکے ہاتھہ سے بنوا دیا ہے سادساً جو بات اپنی مرضی کے موافق ہو جاوے اوسکا
شکر کرنا سابعاً جو کام اپنے ہاتھہ سے بُرا ہو جاوے اوسپر شرمندہ و پشیمان ہونا اور اوسکی
جناب مین معذرت کرنا و عفو تقصیر چاہنا ثامناً جو کچھہ اچھا مطلب دینی یا دنیاوی طلب کرنا ہووے
اوسی مالک سے طلب کیا کرنا اون قاعدون سے جو اچھے لوگون کی تحریر یا تقریر سے دریافت ہوئے

خواہ اپنے چال طور طریق سے اچھا معلوم ہوے و مذہباً ممنوع نہوے تا ستگا [?] برے کاموں کو
اوسکی طرف کبھی کسی طرح نسبت نکرنا اوسکو بہی سمجھنا کہ بدا نیت و بخیال بد کا نتیجہ ہے ۰

تہذیب دوم ذکر معرفت آفریدگار و اون کے آداب مین

جب یقین ہے کہ ہمارا پیدا کرنے والا ایسا عظیم المرتبہ و عالی شان ہے کہ ہم اوس تک نہین پہونچ سکتے
و اوسکو نہین دیکھ سکتے صرف اوسکی صفات سے واقف ہوکر اوسکی ذات کو جانا اور یقین کیا ہے
اور اوسکے احکام اجازت و ممانعت کے بلا واسطہ کسی دوسرے کے ہمکو نہین پہنچے و اوسکی مرضی و نامرضی
و ناپسندیدگی کی باتین بلا وسیلہ دوسرے کے ہمنے نہین جانا تو ضرور ہوا کہ بعض لوگون کو اوسنے اپنا مقرب
و مخصوص بناکر ساتھ علامات جلیلہ و کرامات عظیمہ کے مبعوث کیا و اون کی زبانون سے ایسی عمدہ
باتین جن سے آدمیون کے فوائد دینی و دنیاوی ہین سنائین و سکھلائین اون کو سواے خدا کے
باقی سب سے اچھا و بہتر جانین مثلاً اول اپنے پیدا کرنیوالے کو پہچاننا و اوسکی بندگی کرنا و اوسکے احکام
اجازت و ممانعت پر کاربند رہنا کہ یہی امور سب خوبیون سے درجہ اعلیٰ رکہتے ہین دوسرے
جو نعمتین کہ اوس آفریدگار تقدس و تعالےٰ نے دیا ہے یا دیوے اوسکا شکر کرنا کہ شکر کرنے
سے نعمت کا دینے والا خوش ہوکر زیادہ نعمتین دیتا ہے اور تیسرے نیک و بد کو جاننا و پہچاننا اور نیک کو
دوست رکھنا و بد سے کنارہ کش رہنا کہ نیکی کرنے سے نتیجہ نیک و بدی کرنے سے نتیجہ بد ملتا ہے
اور چوتھے ماں باپ کے حقوق پہچاننا اور صلۂ رحم کرنا یعنے اپنائیت کے لوگون سے محبت رکھنا و انکے ساتھ
ہر طرح کے سلوک و مروت کرنا کہ خاندان کے لوگون کے باہم متفق و موافق رہنے مین عمدہ خوبی
یہ ہے کہ دوستون مین عزت و دشمنون پر عبرت رہتی ہے اور پانچوین بادشاہ کی اطاعت امور دنیوی مین
کرنا اور چھٹے غصہ نہ بڑہانا و صبر و تحمل کرنا کہ غصہ بڑہنے سے وہ حرکتین ہو جاتی ہین جن سے سراسر خرابی
و بربادی ظہور پاتی ہین اور ساتوین جھوٹھ نہ بولنا کہ اس سے آدمی خفیف و بے قدر ہو جاتا ہے اوسکی سچ
بات کو بہی لوگ جھوٹھ جانتے ہین و کبہی سزا بہی ہو جاتی ہے اور آٹھوین چوری نکرنا کہ اس کا مرتکب ذلیل
و رسوا و مضروب و مجروح و خراب و سزایاب ہوتا ہے اور نوین فریب و دغابازی نکرنا کہ اس سے آدمی کے
قول و فعل کا اعتبار نہین رہتا دوست بہی اعتماد نہین کرتا دشمن کو کون کہے و اوس سے ہر طرح
سب لوگ کنارہ کشی رکھتے ہین اور دسوین زنا و اغلام نکرنا کہ سواے خالق تعالےٰ کے اشخاص یگانہ و بیگانہ جا

ناراض ہوجاتے ہین اور عزت و مال صحت و حیات مین نقصان ہوجاتا ہے اور غیبت[11] نکرنا یعنے کسی کی
غیرحاضری مین اوسکی غیبت یا عیبون کا ذکر کرنا کہ اس سے باہم عداوت و عناد پیدا ہوجاتی ہیں
و بالاخر نتیجہ اوسکا مذلت و خواری ہے اور بیگناہ آدمی کو قتل[13] نکرنا کہ اوسکی پاداش مین اپنی بھی
جان جاتی ہے و تباہی خانمان کی ہوتی ہے اور حسد[14] نکرنا یعنے کسی کا زوال نعمت نچاہنا اور مساکین[15] و
محتاجون کو باوجود اپنی تنگی معاش کے بھی کچھ دینا اور اونپر رحم کرنا اور مصیبتون[16] مین صبر کرنا و
طبیعت کو قایم و برقرار رکھکر اوسکی دفع کی تدابیر کرنا اور مذہب[17] کے عالمون کی قدر و منزلت کرنا
و اون کی بتلائی ہوئی مذہبی باتون پر عمل کرنا اور دشمن[18] پر قابو پاکر عفو کرنا اوسکی عداوت سے
باز رہنا کہ علاوہ ثواب آخرت کے وہ بھی نادم و شرمندہ ہوکر اکثر ترک دشمنی کردیتا ہے اور دوستون[19] کی
خاطرداری و رضامندی کرنا کہ اس سے لوگا قیوماً دوستی ترقی پاتی ہے اور دوست زیادہ ہوتے جاتے ہیں
اور بحالت[20] درجہ بلند ہونے اپنے کے خلایق سے تواضع و فروتنی کرنا بقول سعدی علیہ الرحمہ
بیت تواضع زگردن فرازان نکوست ÷ گدا گر تواضع کند خوی اوست ÷ بس جن اشخاص سے کہ ابتدا
ساعت ایسے اقوال مبارک فال کی ہوئی اون کو حضرت پیغام رسان خالق بے نیاز کا جانتے و اونکی
بزرگی و بڑائی دل سے مانتے و اونکی کہی ہوئی باتون کو بصدق دل و یقین کامل تعمیل کرتا رہے
مگر اوس خالق راز دان نے کسی مصلحت سے جیسا اپنے افضلین بندون کو طاقت و کرامات حقیقی
عطا فرمائی مشابہ اوسکی اشخاص مبدین و مضلین سے بھی دکھلائی اس مقام پر اپنی عقل رسا
و عنایت کردگار توانا درکار ہے کہ مغالطہ سے بچا دے حق و باطل کا امتیاز بتلا دے الحاصل
حضرات مخبر صادق و محقق کا بڑا احسان ہے کہ اون کی بدولت راہ راست ملی خوبی دارین کی
حاصل ہوئی اون کے ساتھ محبت دلی رکھنا و اون کے احکام کے موافق ہر چیز کو صرف کرنا و اونکی
ثنا و صفت بہ تعظیم تمام زبان پر رکھنا خصایل حمیدہ و خصایل محمودہ سے ہے جیسا امور دنیاوی مین
مرعی و ملحوظ رہتا ہے کہ ہر آدمی اپنے پادشاہ اور اوسکے وزیر و اعلی اہلکاران تک نہین پہونچتا
بلکہ اون کو کبھی نہین دیکھتا الا استماع کیفیات و معاینہ حالات سے اون کی حکومت و اختیار کا ہم
یقین واثق رکھتا ہے جو کوئی اونکا حکم اسکے پاس لاتا ہے اوسکی عزت و توقیر کرتا ہے اور دل سے
یہ سمجھتا ہے کہ اسکی اطاعت و منزلت کرنے سے پادشاہ و اوسکے نزدیکی لوگ ہمسے راضی و خوشنود ہونگے

اگر یہ سمجھے کہ ہمنے تو بادشاہ کو نہیں دیکھا ہمارا یہی بادشاہ ہے جو ہمکو حکم دیتا ہے خواہ یہ سمجھے کہ عزت گرنا میں ہم اور حکم رسان دونو برابر ہیں ہم اسکی زبانی حکم کو کیوں مانیں تو ان باتوں سے بادشاہ سخت رنجیدہ ہوتا ہے وسمجھنے والاان باتوں کا غضب سلطانی میں و آفت ناگہانی میں پڑتا ہے پس چاہیے کہ خدا کے پیغام لانے والے کو خدا یا خدا کے برابر نجانے مگر یہ بالیقین سمجھے کہ تمام خلقت ہرقسم کی جو قبل اون کے تھی یا اون کے روبرو موجود تھی یا اون کے پیچھے پیدا ہوئی اون سب سے وہ افضل و اکرم و اعلی و اولے ہیں کیونکہ جو تقرب و اختصاص پیدا کرنے والے کے حضور میں اون کو ملا وہ دوسروں کو نہیں ملا پھر کون اون کے برابر ہوسکتا ہے اور اون کی توقیر و اپنی تحقیر کو ہمیشہ سر قول فعل میں ملحوظ رکھا کرے۔

تہذیب سوم آداب سلاطین و حکام میں

جاننا چاہیے کہ افسر یدگار عالم جسکو مملکت و حکومت عطا فرمائے اور اپنے بندوں کو مطیع و فرمان بردار اوسکا کرے انسان کو لازم ہے کہ اوسی کی اطاعت و تبعیت کرتا رہے کیونکہ انتظام و انجام امور دنیوی ہر شخص کا وابستہ رضامندی سلطان وقت کا ہے و تقدیم امور دینی کا بلا اطمینان امور دنیوی کے باحسن طریق نہیں ہوسکتا پس لازم ہے کہ جو احکام امور مذہبی کے خلاف نہوں اون کی تعمیل میں بجان و دل کوشش کیا کرے و احکام حکام دو قسم پر ہیں ایک حکم عام کہ اونکی اجازت یا ممانعت صرف واسطے رفاہ عام و رونق آبادی مملکت کے ہوتی ہے اونکا اجرا و اتمام عموم و مطبوع حاکم کے رہتا ہے مثلاً جن اشیا سے تکلیف مسافروں اور راہ کے چلنے والوں کو ہوتی ہو اونکا دفع کرنا و راہوں کو صاف و ہموار رکھنا اور مردم اشرار و بدکار کو مقامات متعلقہ اپنے میں جمع نکرنا و اون کو پناہ نہ دینا و اون کی کسی طرح پر مدد نکرنا اور اپنے اختیاری میں اشیا سے متعفن و خراب کو جس سے ایذا و تکلیف عامہ خلائق کو ہوتی ہو نرکھنا اور کسی کی کوئی چیز بدون اوسکی اجازت کے اپنے تصرف میں نہ لانا اور جن امور نافع عام کا اجرا اپنے سے ممکن ہو یا اندفاع امور مضر عام کا نکر سکتا ہو اوسکی اطلاع اہلکاران حاکم یا حاکم کو کرنا و مثل ان کے اور کاموں پر کاربند رہنا و ایسے کاموں میں صدور اجازت کا انتظار نکرنا دوسرے احکام خاص وہ یہ ہیں کہ صدور و اجرا اونکا کسی خاص سبب سے کسی خاص آدمی کی نسبت ہوتا ہے مثلاً ارتکاب کسی فعل نامحمود سے کسی کو منع کرنا یا کسی حرکت جبریہ و ظلمیہ سے جو کسی دوسرے کی نسبت کرتا ہو سے باز رکھنا یا کسی

مظلوم کا حق کسی ظالم سے دلادیتا پس جب کوئی حکم خاص اپنے نسبت بذریعہ کسی اہلکار کے پہونچے
فوراً اوسکی تعمیل کرنا چاہیے واگر اوسکی تعمیل مین کسیطرح کا عذر ہووے تو اوسکو ظاہر کرکے دوسری
طرح کا حکم اپنے مطلب کے موافق حاصل کرنا چاہیے الا عدول حکمی نکرنا چاہیئے کہ حاکم کو سب امور سے
زیادہ تر اجراے اپنے حکم کا مرغوب رہتا ہے لہذا عدول حکمی کی باداش مین انواع ذلت وخواری
نصیب ہوتے ہے اور یہ جرم عدول حکمی کا جرم اول پر ستزاد ہو جاتا ہے اور حاکم کے ساتھہ کوئی
امر فریب و دغا بازی کا نکرے کیونکہ مساوی درجہ کا آدمی بمقابلہ فریب و دغا کے صرف اپنا بچاؤ چاہتا ہے
مگر حاکم بغرض حفاظت اوروں کے فریب و دغا کی سزا بھی دیتا ہے و حاکم سے عرض معروض بنیت کرے
کہ محمول بہ سرکشی و سرتابی نہووے و اوسکی بات کا جواب سمجھہ کر بتامل دیوے کہ محمول بے پروائی پر نہووے
و اپنے اعضا سے جنبش و حرکت بیہودہ ظاہر نکرے کہ شوخ چشمی و گستاخی کا ملزم نہو و ہر باب مین اطاعت
و فرمان برداری ظاہر کرتا رہے و حکم اخیر پر قناعت کرے اور سلطان کو بھی لازم ہے کہ مابین رعایا کے
انصاف کرتا رہے و ظالم کو سزا دیتا رہے مظلوم کو ظلم ظالم سے بچاتا رہے اور رعایا کے ساتھہ اپنی
منفعت کے لیے ایسی سختی نکرے کہ وے غریب بیچارہ بد دل رہین بلکہ ایسا سلوک جاری رکھے کہ
اپنا جان و مال بخوشی خاطر بقاے سلطنت پر نثار کرین و رعایا کے چال چلن کی خوبی و اونکے ہنر
پیشہ کی ترقی پر ہمیشہ اعانت و امداد رکھے کہ جہان کی رعایا نیک افعال و خوش چال
و اپنے سلطان کی خیر خواہ ہوتی ہین اوس سلطنت کو کمتر گزند پہونچتا ہے و اگر کوئی رعایا
کفران نعمت سلطانی کرے تو اوسکی تہدید و تہذیب چاہیے تاکہ دوسرون کو خود بخود ہدایت ہو جاوے

تہذیب چہارم ماں باپ کی خدمات مین

یہ امر نہایت معقول و ہر مذہب مین مقبول ہے کہ جو شخص اپنے ساتھہ کسیطرح کا احسان کرے
اوسکے ساتھہ دو چند سہ چند نہین تو برابر احسان کرنا ضرور چاہیے اب یہہ امر قابل لحاظ کے ہے
کہ کس قدر احسانات ماں باپ کرتے ہین بچپن مین کہ لڑکے کو طاقت گویائی نہین ہوتی نہ اپنی بیماری
بیان کرسکتا ہے نہ اپنی خواہش کسی چیز کی نسبت ظاہر کرسکتا ہے حالت بیماری مین کیسی محنت
و مشقت شبانہ روز کرتے ہین دوا و دعا مین اپنے مقدور سے زائد اصراف کرتے ہین تا حصول
صحت ہرگز چین و آرام نہین لیتے ہین بزبان بیمت مین سمجھہ سمجھہ کر ہر طرح کی چیزین حسب مناسب

کہانے و پینے و کپڑے پہننے کی اپنی استعداد سے بہت بڑھکر مہیا کرتے ہین کبہی ناخوشی اونکی
اولاد کی گوارا نہین کرتے اور تمام اسباب عیش و خوشنودی کے لیے مہیا و تیار کیا کرتے ہین اولاد
کے تہوڑے حزن و ملال مین خود مغموم ہوا کرتے ہین اگر کہا جاوے کہ اولاد سے منتفع ہونیکی توقع
امید سے یہ سب کچہہ کرتے ہین تب بہی یہی مناسب ہے کہ جیسا دستور کی امید پر وہ ایسا کرتے ہین اوسی دستور
موافق دستور کے ویسا ہی کیا جاوے اوسکے خلاف کرنا کس قدر جفاکاری ہے پس انسان کو لازم ہے
کہ ابتداے عقل و شعور سے اونکی فضیلت و محبت اپنے دل مین قائم کرے و ہر صباح اونکی خدمت مین
باادب مطابق مذہب کے کیا کرے اور جو حکم اونکا جس وقت ہووے فوراً بجا لاوے اور جو مشاغل دنیوی
کیا کرے اونکی خدمت مین گذرانے بدون اونکی اجازت و مرضی کے اصلا اپنے تصرف مین نہ لاوے کسی چیز
کو اپنا مال و متاع نہ سمجہے بیشک یہ معہ اوس مال و منال کے ہمیشہ اونہین کی متاع جانا کرے اور اگر اونکو خرچ
مین نادرست دیکہے تو باآشتی و نرمی تمام شیرین کلامی کے ساتہہ اونکو راہ راست بتلایا کرے اصلا اونکی خو
کو گوارا نکرے اونہین کے مرضی پر چہوڑے کیونکہ مالک حقیقی تو منصف و نہایت عادل ہے کسی کی
جرم مین یا خود مورد سزا نکریگا صرف سمجہانے بوجہانے پر مامور فرمایا ہے اگر اوسکی تعمیل بدل کردیا گیا تو بری
ہوجاتا ہے اور سواے امور دینی و مذہبی کے باقی جملہ امور مین اونہین کی اطاعت و فرمانبرداری کو مقدم جانے
اونکو ہر طرح پر راضی و خوشنود رکہے اس لیے کہ حق تعالے نے حقوق مادر و پدر اولاد کے ذمہ اس قدر عظیم و سنگین
فرمایا ہے پس اونکو راضی و خوشنود رکہنے مین خلق رضامندی آفریدگار کی سمجہے بقول شاعر

جنت کہ رضای مادران است	دربدل رضای مادر است

تہذیب پنجم آداب استاد و مرشد کے بیان مین

ظاہر ہے کہ جو لوگ پڑہے لکہے ہوتے ہین اونکی عزت و آبرو مردم برادری و ہم چشموں مین زیادہ ہوتی
ہے و حکام کے دربار مین بہی بقدر علم کے عزت اور وقعت اونکی ہوتی ہے و فکر معاش کرنے سے روز بروز ترقی اونکی
معاش کی ہوتی جاتی ہے و اونکی امور دینی و مذہبی جنکی پابندی انسانون پر ضرور ہے بطرز مناسب سرانجام
پاتے ہین و ناخواندہ لوگون کی حالات خلاف اوسکے وقوع پذیر ہوا کرتے ہین بادی النظر مین بہی شخص
ناخواندہ بمقابلہ شخص خواندہ کے فروتر و بے قدر معلوم ہوتا ہے و اگرچہ حصول علوم کا جسکے فیضان سے یہ خوبیان
حاصل ہوتی ہین استاد ملازم ہے یا استاد محسن ہے یا معلم یا مدرسہ عالم سے ہوا کرتا ہے و تعلق اوس کا کسی زمانہ تک

محدود ہے مگر رتبہ عالیہ تعلیم کا ایسا نہین ہے کہ معاوضہ اوسکے احسان تعلیم کا کسی طرح مودی ہوسکے
یہہ کہا جا سکتا ہے کہ جب تک اونہون نے تعلیم کیا ادائے حقوق اونکا ہوتا رہا مگر مقام انصاف ہے
کہ اوستاد سے شاگرد کو ایسی نعمت بیش قیمت ملتی ہی کہ تمام عمر اسکا پہل ہوتا ہے پس تلامذہ کو بہی
تمام عمر لازم ہے کہ ادائے حقوق اونکا مہیا کرنے مایحتاج سے بقدر استعداد اپنے کیا کرین اور ہمیشہ
اپنے اوستاد کو اپنے سے افضل و اعلیٰ جانا کرین مراتب اون کے خدمتگذاری و پاسداری کو
ہمیشہ ملحوظ رکہا کرین ویسا ہی نسبت مرشد کے بہی جاننا چاہیئے کہ آدمی کی خوبی اعلیٰ مرتبہ کی یہی ہے
بلکہ نتیجہ پیدایش کا یہی ہے کہ طریق دینی و مذہبی سیکہے اور اوسپر عمل کرتا رہے و عبادت معینہ و نیز غیر محدودہ
اپنے آفریدگار اصلی و پروردگار حقیقی کی کرتا رہے بدون تحصیل و تکمیل امور دینے کے موجودگی جملہ امتعہ
و نعمائے دنیاوی لاحاصل و بیکار ہین پس جس کسی سے ایسی ہدایات فضیلت آیات حاصل
ہوئی ہون اونکی تکریم و تعظیم بجان و دل واجب و لازم ہے اور جہان تک اون کی راحت رسانی
کسی قسم کی خدمت جانی و مالی سے ہو سکے بخوشی خاطر و رضامندی کرتا رہے اپنی فروتنی و عجز
و انکسار کو بمقابلہ مرشد و اوستاد کے کبہی موجب توہین و تذلیل اپنا نجانے عین فخر اپنا سمجہے
الا تعظیم مرشد مین اس قدر مبالغہ و تجاوز بہی نکرے کہ خدا تعالیٰ و اشخاص طبقہ اعلیٰ سے بڑہا دیوے
یا برابر جانے اسیقدر بس ہے کہ افضل ترین موجودین کا سمجہا کرے مگر قبل انعقاد سلسلہ بیعت
و ارشاد کی چند روز حاضر باشی و ملاقات رکہہ کر تفتیش واقعی اوسکے حالات دنیات و کوائف اوقات
دریافت کر لیوے بلا ایقان تحسان کے اس سلسلہ کو اختیار نہ کرے بقول جناب واقف الحقائق کے
؎ اے بسا ابلیس مردم روئے ہست ٭ پس بہر دستی نباید داد دست ٭ واگر بعد وقوع
سلسلہ عقیدت و ارادت کے کچہہ برائیان مرشد کی اپنے خاطر نشین ہوئین تو علاوہ بربادی عقبیٰ
یہہ خرابی دنیا کی بہی لاحق ہوئی کہ بجائے موافقت و مخالطت کے مخالفت و منافقت ملنسوب ہوئی

تہذیب ششم ذکر محسنین و مخلصین بلین

جاننا چاہیئے کہ اوس آفریدگار عالمین کو احسان کرنا نہایت پسند ہے دیکہو کہ مخلوقات پر ہزار قسم
طرح کے احسان کیا کرتا ہے و بندون کو باہم احسان کرنے کی ہدایت بدفعات فرمایا اور یہہ بہی
ارشاد کیا کہ احسان کرنیوالون کا اجر ضائع نہوگا پس دیکہنا چاہیئے کہ احسان ایسا عمدہ فعل ہے

کہ اگر احسان منت ہے اوسکے اجر ہوسکے تو خداوند حقیقی سے امید اجر پانے کی ہے سبحان اللہ کیسی یا
خیانت بہی ہے۔ ولن یہ ہے کہ ایک دوسرے پر احسان کرے اور اوسکے اجر ضائع ہونے کا خود مالک
اطمینان کرے و احسان اسکو کہتے ہین کہ حاجت مند کی حاجت براری بدون کسی منفعت اپنے یا اپنے
معاوضہ کے کردے اور کبہی اوس احسان کرنے کا اظہار نکیا جاوے و اپنے دل مین بہی خیال
نہ لایا جاوے کیونکہ اوسکے اظہار مین احسان مند کی توہین و اوسکی شکستگی خاطر ہوتی ہے و یہ
امر از بس ناقص ہے کہ اپنے سبب سے کسی کی اہانت و دل شکستگی ہووے و اپنے دل مین
خیال کرنے سے اپنے نسبت مضمون خود بینی و تکبر کا پیدا ہوتا ہے و یہ بات زیادہ تر نا صواب ہے
کہ اپنے تئین بجاے استحقاق اجر احسان کے بلاے تکبر مین ڈالا جاوے بقول واعظ

سبک آنکہ بر خویش خود بین مباش ٭ دوم آنکہ بر غیر بد بین مباش ٭

الا جس شخص پر کہ احسان
ہوا ہووے اوسکو لازم ہے کہ اپنے محسن کے احسان کو یاد رکہے و موقع پر خود بہی اوسکے ساتہ
احسان کرے اور کبہی اپنی طرف سے اوسکے ساتہہ بدسلوکی و برائی نکرے ہمیشہ نیکی کرنے کا خیال رکہے
واخلاص یہ ہے کہ جملہ افعال نیک بہ نیت خالص کیے جاوین اور اوس مین کسی طرح کا مکر و زور
و خود نمائی خواہ امید اسنے فائدہ کی بزبان حال آئندہ ملحوظ نرہے اس سے باہم اخلاص
بڑہتا ہے بنیاد نفاق کی نہین پڑتی و نتائج نیک حاصل ہوتے ہین ٭

تہذیب ہفتم تحسین اقوال مین

یہ امر بخوبی ظاہر ہے کہ آدمی کی فضیلت عمدہ و اعلی دوسرے حیوانات پر اوسکی صفت گویائی سے ہے
لہذا خوبی گفتگو کی موجب عزت و برائی بات چیت کے باعث ذلت ہوجاتی ہے پس لازم ہے کہ
خوبی گفتگو مین کوشش کرتا رہے و ناخوبی کو متروک کرے طریقہ پسندہ و عمدہ اوسکے یہہ ہین
کہ بات کہنے مین اپنے منہ کی وضع نہ بگاڑے و آواز بہینچ کی نہ نکالے کسی عضو کو جنبش نہ دیوے
ہاتہہ اوٹہا اوٹہا کر باتین نکرے اور ایسا آہستہ یا جلد نہ بولے کہ سننے والون کو اوسکے سمجہنے مین
تکلیف ہووے نہ ایسا ٹہہر ٹہہر کر بولے کہ سننے والے کو انتظار پڑے نہ ایسا چلا کر بولے کہ سننے والے کو
تکلیف سماعت مین ہووے آفریدگار تعالے نے بہی چلا کر بولنے کو ناپسند فرمایا ہے آواز اوسط سے
تقریر مسلسل کیا کرے و کلمات ثقیل و درشت مخاطب حاضر یا غایب کی نسبت زبان سے نہ نکالے

تقریر ایسی بہتر معقول کیا کرے کہ مخاطب کی دل چسپی ہوئے حکایات و روایات صحیح بیان کرے
کہ سننے والون کو اوسکی صداقت کا یقین ہوئے قصص و نقلیات فحش و کریہہ بیان نکرے کہ سامعین
کو خوش نہ آوین جب اپنے سے اعلی کا ذکر کرے تو اون کی نسبت کلمات تعظیمی زبان سے
نکالے و اون کے ذکر مین بھی لحاظ اوسکے درجہ کا رکھے ہر شخص سے گفتگو بملایمت و آشتی کیا کرے
کلمات سخت و درشت سے محترز رہا کرے کوئی بات منہ سے ایسی نہ نکالے کہ مخاطب کو غصہ
و رنج آجاوئے نوبت مکابرہ و مجادلہ کی پہونچے کس واسطے کہ خالق تعالے نے کلام کو اثر قوی
دیا ہے جسکی صفت و محبت کیجاتی ہے بدون ظہور کسی فائدے اپنے کے خوش ہوجاتا ہے جسکی مذمت
ہوتی ہے ناخوش ہوجاتا ہے والدین و معلم و مرشد و اپنے بزرگون و خاندان شریف کے
زیادہ عمر والون سے باتین باادب کرنا چاہیے و اونکی باتون کا جواب تعظیم کے ساتھہ
دینا چاہئے اپنے چھوٹون کے ساتھہ بات چیت کرنے مین اپنی شفقت و محبت ظاہر کیا کرے
جب حاکم کے روبرو جاوے دست بستہ اپنا مطلب عرض کرے و اوسکی بات کا جواب صحیح دیوے
و اوسکے حکم کو تسلیم کرے و اہل کاران محکمہ سے جب گفتگو کرے اون کی تعظیم و توقیر و اپنی تحقیر
ظاہر کیا کرے و اپنے خادم و اہل حرفہ سے بجز کچھہ پوچھنے یا حکم دینے کی گفتگو زائد نکیا کرے
و نگاہ بشاشت آمیز سے اون کی طرف نہ دیکھے و تقریر فضول و طول اون سے نکیا کرے
و کسی حال مین اون کی گفتگو مین تبسم نکرے کہ موجب اپنی بدرعبی کا ہوتا ہے اور وہ شوخ
چشم ہوجاتا ہے اور جب کوئی کام کہا جاوے باستمالت و نرمی و فہمائش کے کیا جاوے کہ وہ کام
گھبراہٹ سے نہ بگاڑے بہ دلجمعی سرانجام دیوے و کام بگڑنے کی حالت مین صرف کلمات
تخویف بغرض اصلاح آیندہ کے زبان پر لاوے زیادہ غصہ نہ بڑھاوے

تہذیب ہشتم بیان تمدن و تمکن مین

چونکہ انسان کے لیئے تمدن و تمکن پر ضرور ہے لہذا جو شخص بقطع تعلق انسانون کے حیات
مستعار کو بہ محبت و عبادت آفریدگار کے بسر کرنا چاہئے اوسکو لحاظ خوبی و برائی مدینہ و مکان
کی ضرور نہین ہے اسیقدر اوسکو لازم ہے کہ ایسے مقام پر قیام اختیار کرے
کہ گذر آدمیون سے دور رہے کیونکہ آمد و رفت و نشست و برخاست و گفت و شنود آدمیون سے

اشغال لازمی مین ہر آینہ فتور و نقصان ہوتا ہے و نیز گذر جانوران مردم آزار سے ایمن
و محفوظ ہو اسلیے کہ خطرہ جان ہر آن جامعیت حواس و راستی و درستی فکر مین خلل انداز
ہوتا ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ کوئی چشمہ آب خوش گذار و اشجار میوہ دار قریب ہون کہ بدون
اکل و شرب کے قوت عبادت و طاقت فکر و ذکر کی غیر ممکن و عبادت کے لیے طہارت ظاہری بھی ضرور
اور وہ بدون موجودگی پانی کے نہین ہو سکتی و فصل بعید ایسے اشیاء سے موجب ہرج اوقات
ہوتا ہے و اگر باوجود تجرد کے ہدایت خلق کی کہ نتیجہ حسنات و بہترین عبادات سے بھی منظور رہے تو ایسے
موقع پر بود و باش اختیار کرے کہ حاجت مند ذی گذر (پیچ پیشہ والے ۱۲) بھی ہو سکے و باوقات معینہ پر اون سے
مصاحبت و اون کی تعلیم ہوا کرے مگر اس قدر عموماً موانست اختیار نہ کرے کہ اشغال حق پرستی مین
خلل انداز ہو اور مردم دنیادار کو شہر نامدار و مسافر گذار مین استقامت اختیار کرنا چاہیے
کہ اپنے حاجت مین سوا کین و مسافرین سے کامیاب ہوتا رہے و اپنے حاجتمند و نیکوکار برابر
کرتا رہے تاکہ خوبی آخرت و ناموری دنیا کی حاصل ہو اور چونکہ تغیر مزاج انسان کا اکثر ہوا سے حادث ہوتا ہے
لہذا اگر ان مراتب پر نظر رہے تو مناسب ہے کہ شہر نہایت بلند زمین کی ہوا سرد و نہایت نشیب
زمین کی گرم ہوتی ہے و قرب پہاڑ کا موجب گرمی ہوا کا و بعد موجب سردی ہوا کا ہے و
جس جانب کو پہاڑ بلند متصل ہوتا ہے اوس طرف کی ہوا شہر مین کمتر پہونچتی ہے بلکہ بالا بالا
جاتی ہے و دریا جانب اوتر شہر کا موجب ترطیب و تبرید ہوا کا ہے و جانب جنوب کا
مرطب و مسخن ہوا و جانب پورب کا محض مرطب و جانب پچھم کا محض مغلظ ہوتا ہے و مکان
استقامت کا مستحکم و وسیع و ہوادار و خس و خاشاک سے پاک چاہیے کہ آنے جانے والوں کی
نظر مین ذلیل و خوار نہو و اون کی راحت و فرحت کا موجب ہو و محل سرا یعنی مکان سکونت
مستورات و خادمات کے نشستگاہ سے علیحدہ ہو کہ وہان کی آواز بدون زیادہ بلند
ہونے کی نہ پہونچے و کیفیت خانہ داری سے ہر شخص کو واقفیت نہو جایا کرے و مکان دواب
و حیوانون کی اس قدر فاصلہ سے ہون کہ عفونت و گندیدگی کا اثر نشست گاہ تک نہ پہونچے
و سکونت خادم کی علحدہ اس فاصلہ سے ہو کہ آواز طلب کی اون تلک پہونچے تاکہ ہر وقت
طلب کے حاضر ہو سکیں و بلا ضرورت حاضر باشی کی تکلیف نہ اوٹھاوین و ہر وقت کی

حاضری سے گستاخ و بے باک نہو جاوین و مکانات مختلط ہونے سے انواع تکلیف و جدا جدا
ہونے مین ہرگونہ راحت و آرام ہوتا ہے و ہر مکان مقید چاہیے کہ کوئی شخص بلا اطلاع آمد و رفت
نکر سکے کہ اس سے اپنے معمولی کامون مین حرج ہوا کرتا ہے و بلندی دیوارون کی ایسی چاہیے
کہ ضرور ہوا کا نہ روکے و سارق و بدمعاش بہی نہ آسکین و دروازے مکانو نمین اس قدر ضروری ہین
کہ آمد ہوائے مناسب کے لیے کہولنا و انسداد ہوائے ناپسند کے لیے بند کرنا ہوسکے و کل مکانات مناسب ہے
اشیائے منکرہ مثل نیستان و صبر و زقوم سے و آبہائے بستہ سے جس مین درختون کی پتیان سڑتی ہون و جہانکہ
ولہسن و پیاز و گندنا و غیرہ جس سے ہوا ناقص ہوجاتی ہے مکانات مین بو نہ پہنچا یا کرے

تہذیب نسیم حسن معادین

معاد امور دینی کو کہتے ہین و مردمان عاقل امور دینی کو امور دنیاوی پر مقدم جانتے ہین اس
وجہ سے کہ دین پائدار و باثبات ہے و دنیا بے قرار و پر آفات مگر اکثر امور دینی و دنیاوی
باہم مخلوط و مختلط ہین مثلاً طہارت کہ اگرچہ امور دینی سے ہے مگر فوائد دنیاوی سے بہی خالی
نہین ہے الاسقدم الامور دینی دو ہین ایک طہارت دوم عبادت طہارت دو قسم کی ہے
ایک ظاہری دوسری باطنی ظاہری یہہ ہے کہ تمام بدن اور کپڑون کو موافق احکام مذہبی کے
نجاست سے علیحدہ رکہنا و اگر عارض ہوجاوے تو آب طاہر سے مطابق مسئلہ مذہبی کے
طاہر کرڈالنا و مقام نجس و ناپاک مین نشست و برخاست و قیام نرکہنا باطنی یہہ ہے کہ اپنے
دلکو شرک و نفاق و حسد و بغض و کبر و نخوت و ارادہ افعال ذمیمہ سے صاف رکہنا شرک خالق کے
اقتدار و اوصاف مین دوسرے کو شریک جاننا نفاق زبان سے قدرت و قوت خالق کا بیان
کرنا و دل سے اوسکو سچ نہ جاننا خواہ لوگون سے ظاہری محبت و موافقت اور دل سے عداوت
و مخالفت رکہنا حسد دوسرے شخص کی نعمت حاصلہ کا زوال چاہنا بغض کسی آدمی کے ساتھ
عداوت دل مین مخفی رکہنا کبر اپنے تئین سب سے بہتر و اعلی تصور کرنا نخوت دوسرون کو اپنے
سے حقیر و کمتر جاننا ایسی ایسی بری باتین بہت ہین جنکی صراحت کتب مذہبی مین موجود ہین اس مختصر
مین گنجایش کہان اون سے اپنے تئین بچانا دل کی طہارت ہے عبادت یعنے اپنے
خالق کی بندگی کرنا اب جاننا چاہیے کہ وہ پیدا کرنے والا کسی بندیکی بندگی کا محتاج نہین ہے

اور یا دسکو کسی کی بندگی کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا مگر بندہ کی تمام خوبیان و بھلائیان
بندگی کرنے ہی مین ہین و عبادت بہی دو قسم کی ہین ایک یہہ کہ معبود حقیقی نے اور دوسرے بندہ کی کے
کرنے کا حکم بندون کو بذریعہ خاص مخصوص کے پہونچایا ہے اوسکے نکرنے سے آدمی اپنے خالق
مصرف داوسکا نافرمان و سخت قصوروار و لائق سزا کے قرار پاتا ہے اور یہہ نہایت بری بات
ہے کہ آدمی اپنے ایسے مالک کے بجا آوری احکام مین قصور کرے جسکو ہر طرح کی سزا
سخت دینے کی قدرت کامل ہے دوسرے یہہ کہ آفریدگار تعالے کے مخصوص بندون نے اوسکی مرضی
و خوشی کی باتین بندون کو سنایا و بتلایا ہے اور وہ باتین ایک زبان سے دوسری زبان پر
خواہ لکہی پڑہی چلی آتی ہین اوسکے نکرنے سے آدمی قصوروار نہین ہوتا مگر کرنے سے بہت بہلائی
و بہتری پاتا ہے کیونکہ مالک کے راضی رکہنے مین اور اوسکی خوشنودی کے کام کرنے مین تابعداری
نہایت بہتری ہے اور ایسی عبادت کی کوئی تعداد نہین ہے جہان تک زیادہ ہو سکے زیادہ فائدہ ہے
مگر کوئی عبادت بدون خلوص نیت و توجہ دلی کے پوری نہین ہوتی خواہ وہ زبان سے پڑہنے کی
ہو خواہ ہاتہہ یا پاؤن سے کرنی کی خواہ نقد یا جنس دینے کی پس ہر آدمی کو لازم ہے
کہ جب رات کے خواب سے بوقت صبح بیدار ہووے بول و براز سے فراغت کرکے طہارت ضروری
کرے و بدل متوجہ ہو کر عبادت حکمی اپنے مذہب کے موافق ادا کرے اور اوسی پر مطمئن نہو کر
کچہہ عبادت دوسری قسم کی بہی کرکے اپنے متعلق کامون مین مصروف ہووے پہر شبانہ روز مین
جس قدر عبادات حکمی از روی مذہب کے مقرر ہون باوقات معین کرتا رہے جیسا دیکہا
جاتا ہے کہ اگر نوکر اپنے آقا کے حکم کے موافق مقرری کام کرتا رہتا ہے تو نوکری پاتا جاتا ہے و اگر
اور کام بہی اوسکے پسند و خواہش کے موافق زیادہ کرتا ہے تو روز بروز ترقی مرتبہ
و عزت کی پاتا جاتا ہے و ہر طرح کی خوبیان حاصل کرتا رہتا ہے

تہذیب و بہم تدابیر معاش مین

واضح ہے کہ جنہون نے ترک دنیاداری اختیار کیا و خواہش لذات نفسانی سے کنارہ کش ہوے
وا نہین طبیعت کو اپنے اختیار مین رکہتے ہین بالیقین اس فکر و تردد سے مبرا و بے پروا ہین مگر اور اہل
دنیا کو تدبیر بہم رسانی مصارف لابدی اپنے و متعلقین و متوسلین اپنے کی ہر وقت دامنگیر رہتی ہے

اون مین سے ایک وہ ہین جنکی عقل ناقص وانتظام اونکا خراب ہے اگلی پچھلی معاش
کھو دیتے ہین و اپنے وارثون کو بھی پریشانی مین ڈال جاتے ہین وے لوگ وہ ہین کہ اندازہ
اپنی آمدنی کا خیال مین نہین رکھتے اور خوش پوشی و خوش خوراکی پیرکار بند رہتے ہین
قرض دام سے ہم چشمون مین صورت امتیاز وافتخار کی بنائے پہرتے ہین فسق وفجور مین
اپنا مال برباد کیا کرتے ہین دوسرے وہ ہین جنکی عقل و تدبیر اوسط ہوتی ہے جس قدر اپنی
آمدنی دریافت کرتے ہین اوسی کے موافق خرچ رکھتے ہین چاہے عسرت ہو چاہے عشرت
قرض کو دشمن جانتے ہین اپنی تکلیف کو راحت سمجھتے ہین مواخذہ دین داری اپنے ساتھ
نہین لے جاتے ورثا کو بھی سرمایہ طمانیت یا وسوسہ میت نہین چھوڑ جاتی ورثا اپنی فکر
آپ کر لیتے ہین تیسرے وہ ہین جنکو عقل کامل نصیب ہوئی و فکر معقول نے رہبری کی انتظام
تمامی امور لاحقہ و متعلقہ اپنے کا درست رکھا اونہون نے اپنی عمر بہ آسایش و آرام گذرانی
و اہل عیال کو خوشحال و فارغ البال دیکھ کر شاد کام رہے و تقاضائے دادنی سے کبھی ستائے
و ملول نہوئے و داد و دہش طریقہ جائزہ مذہبی و اجرائے خیرات جاریات سے توشہ آخرت لے گئے
و ذخیرہ مناسبہ پس ماندون کے واسطے چھوڑ گئے زندگی و مردگی دونو مین اچھے رہے الحاصل
طریقہ حصول معاش کے بےشمار ہین صراحت انواع واقسام اون کی دشوار ہے فی الجملہ بعض
طریق از بس خراب موجب مذلت دنیا و آخرت کے ہین مثل چوری و رہبری و خیانت و دغابازی
و حصول مال دیگر بطور ناجائز و قماربازی وغیرہ کی و بعض طریق کو بسبب قلت منفعت
و کراہیت واقعیت کے اشخاص شریف الطبع و عالی ہمت نے قطعاً متروک کیا و مردمان
دنی الطبع و پست ہمت نے ایسا از بس اختیار کیا کہ قومیت ہو گئی مثل چرم دوزی و بوریا
و خاکروبی و پارچہ شوئی و حجامی وغیرہ کے و بعض طریق کو ارباب خرد و عالی ہمم نے محمود و
مطبوع کیا ہے مثل زمینداری و کھیتی و تجارت و نوکری کے پس انسان کو لازم ہے جس طریق میں
بدنامی و رسوائی نہوئے اوسکو اختیار کرے و خوبی کے ساتھ اوسکا سرانجام کرے
و اوسکے محاصل سے بطور اوسط گذارہ اوقات و معیشت رکھے کہ اہل زمانہ کے
نزدیک باوقار و ذی اعتبار رہے فضول خرچی یا خست کے ساتھ منسوب ہو

تہذیب یازدہم بیان ماکول ومشروب مین

جو چیزین کہ کہانا و پینا اونکا ازروے اپنے مذہب کے حرام یا ممنوع یا مکروہ ہو سے اون کو ہرگز
کہانا پینا نہین چاہیے اگرچہ اون مین منفعت کثیر یا مزہ لطف ہوے یا کوئی تجربہ کار بتلاوے
کیونکہ لذت آنی و نفع فانی کے واسطے نقصان مذہبی جسکے نتائج ہمیشہ متعلق ہینگے اختیار کرنا
عقل سلیم کے خلاف ہے باقی غذا واشربہ سے جو اپنے طبیعت کے موافقت کرے یا کوئی
ذی علم یا تجربہ کار ہدایت کرے اوسکو بلا وسواس کہانا پینا چاہیے اور طبیعت کو غذا کے ساتھ
ایسا تعلق ہے کہ اغذیہ مرغوب و خوش گوار زیادہ ہضم ہوتی ہین اور اور اون سے کمتر مضرت
ہوتی ہے اور کہانا ایسے مقام پر کہانا چاہیے کہ نظر بیگانہ کی کمتر پڑے تاکہ شخص بیگانہ اپنی
حیثیت خورش سے واقف نہو اور اس طرز پر نشست و بیٹھ تصور چاہیے کہ مالک ہمارا ہمکو کہلاتا
اوسکے روبرو ہمسر ہو اوبی نہونی پاوے اور اطبا نے بہتر غذا اچہے گیہون کی روٹی و گوشت بکرا
ایکسالہ کا لکہا ہے مگر اس امر مین چند باتون پر لحاظ رکہنا ضرور ہے ایک جسکو بعد غذا کے
گرمی معلوم ہوتی ہو اوسکو غذا بدفعات تہوڑی تہوڑی کہانی چاہیے دوسرے جب تک کہ غذا
اول کا ہضم تمام نہوجائے دوسری غذا نہین کہانا چاہیے اسواسطے کہ جب خلاصہ اغذیہ پختہ و نیم پختہ کا
جزو بدن ہوتا ہے اوس سے امراض پیدا ہوتے ہین اور کبھی علاوہ اس نقصان کے سوہضمی بہی
نمایان ہوتی ہی جیسا کہ ایک دیگچی مین دال نیم پختہ ہوگئی ہوئی اوسمین اور دال ڈال دیجاوے
تو کیسی خراب پکتی ہے نہ صورت اچہی ہوتی ہے نہ مزہ اچہا ہوتا ہے تیسرے بحالت کم ہونے
یا نہونے اشتہا کے کوئی غذا نکہانا چاہیے اسواسطے کہ بسبب کم رغبت کے معدہ اوسکے ہضم مین
قوت نہین کرتا و خلاصہ خام رگون مین پہونچکر موجب امراض کا ہوتا ہے چوتہے شدت اشتہا مین
کوئی غذا ضرور کہا لینا چاہیے کیونکہ ایسی حالت مین اگر غذا معدہ مین نہین پہونچتی تو اشتہا ساقط
ہوجاتی ہے اور رطوبت فضلی موجودہ معدہ ہضم ہوکر عروق مین پہونچتی ہے و باعث
حدوث امراض کی ہوتی ہے پانچوین اغذیہ ثقیل و دیر ہضم کو ساتہہ اغذیہ سبک و زود ہضم کے
نہ کہانا چاہیے کیونکہ دونون برابر نہین ہضم ہوسکتی ہین لاجرم خلاصہ پختہ و ناپختہ رگون سے
جسم مین پہونچکر مولد امراض ہوتا ہے جیسا کہ اگر دال ارہر اور چانول ایک ساتہہ دیگچی مین

ڈال دیے جاوین تو کہچڑی کیسی ناقص و خراب و بدمزہ پکتی ہے چہٹے غذاے حار بالفعل کہانے
کی عادت کرنے سے معدہ کو مضرت پہونچتی ہے و اس مضرت سے ضعف معدہ بہی
عارض ہو جاتا ہے ساتوین ایام زمستان مین اغذیہ گرم تر خواہ گرم خشک و موسم گرما مین
اغذیہ سرد تر خواہ سرد خشک استعمال کرنا چاہیے آٹہوین صفراوی مزاجون کو اغذیہ سرد تر
و دموی مزاجون کو اغذیہ سرد خشک و بلغمی مزاجون کو اغذیہ گرم خشک و سوداوی مزاجون کو
اغذیہ گرم تر استعمال مین رکہنا چاہیے اور جسم انسان مین چارون خلطین ہر دم موجود ہوتی ہین
ممکن نہین ہے کہ کوئی خلط کسی وقت کلیۃً بدن انسان سے معدوم ہو مگر اس مقام پر نسبت
مزاج کی کسی ایک خلط کے ساتہہ کی گئی وہ بلحاظ غلبہ خلط کے منسوب کیا گیا ہے نوین اگرچہ اشیاء
ترش کہانے سے خواہش غذا کی پیدا ہوتی ہے مگر بہ کثرت یا دوامًا کہانا اوسکا موجب ضعف معدہ
و دیگر اعصاب کا ہے و اصلاح اوسکی اشیاء شیرین و چرب سے ہوتی ہے دسوین مداومت کرنا
غذاے پہیکی و بے مزہ کا موجب کسالت بدن و سقوط اشتہا کا ہے و مصلح اوسکی اشیاء مالح و حریف ہین
گیارہوین اغذیہ زیادہ چرب و شیرین مبطل اشتہا و مسخن بدن ہین و مصلح اون کی اشیاء ترش ہین
بارہوین مداومت زیادہ نمکین کی موجب لاغری و یبوست بدن و مضر بصارت ہے و مصلح اوسکے
اشیاء تفہ یا شیرین یا چرب ہین تیرہوین دودہ کو ترشی کے ساتہہ و مچہلی کو دودہ کے ساتہہ و خشکہ کو
سرکہ کے ساتہہ اور دودہ کو شراب کے ساتہہ اور تخم مرغ کو دہی و مہی کے ساتہہ
کہانا ممنوع ہے اس لیئے کہ ان اجتماع سے امراض شدید اکثر پیدا ہوتے ہین چودہوین اگر عارضہ
بدہضمی حادث ہووے یا گرانی معدہ کی معلوم ہووے تو جاننا چاہیے کہ یہہ دونو حالت دو طرح سے
اکثر پیدا ہوتی ہین ایک یہہ کہ غذاے معمولی یعنے جیسا دستور ہے کہ چند قسم کا کہانا بہ یک جلسہ
شبانہ روز مین ایک وقت یا دو وقت کہایا جاتا ہے اوسکو معمول سے زیادہ کہانے سے یا بدون
خلوی معدہ و اشتہاے صادق کے کہانے سے پیدا ہوتی ہی اونکا اندفاع اس طور سے کرنا چاہیے
کہ ایک وقت یا دو وقت غذا نہ کہانا چاہیے و ان اجزاء مفصلہ ذیل سے جو بہم پہونچین دو تین
چیز پانی مین بہ قدر سے شکر یا نمک ملا کر سرد یا گرم جیسا مناسب ہو چہان کر پینا چاہیے و اگر قے
یا اسہال آوین تو اون کو روکنا نہین چاہیے اونکی مدد منقیات یا مسہلات سے کرنا چاہیے

رطوبات فاسدہ بالکل خارج ہوجاوے و اوزان اجزا کی مقدار مناسب مزاج متوسط و حالت
اوسط کے لکھے جاتے ہیں کم و بیش کرنا برعایت حالات کے ضرور ہے علاج برگ پودینہ تازہ
چھ ماشہ یا خشک تین ماشہ یا بادیان چار ماشہ افتیمون تین ماشہ پیپر مور یک نیم ماشہ سداب تر
تین ماشہ یا خشک ایک ماشہ مرچ سیاہ ایک ماشہ سنبل ایک ماشہ زنجبیل سپید دو ماشہ ادرک چھ ماشہ نارجیل
دریائی ایک ماشہ دار چینی ایک ماشہ چوب حیات یک نیم ماشہ عاقرقرحا یالاڈدی ایک ماشہ ایضاً گلقند
آفتابی تین تولہ یا بادیان پانچ ماشہ تھوڑے پانی میں جوش کرکے مل کر چھان کر صاف کرکے نیم گرم پینا ایضاً
آلو بخارا دس دانہ تمر ہندی تین تولہ زلال نکال کر باضافہ شکر سفید دو تولہ کے پینا ایضاً سکنجبین دو تولہ
عرق بادیان چھ تولہ میں ملاکر کے پینا ایضاً عرق گلاب بدفعات پینا دوسرے یہ کہ کبھی یہ دونو
حالت کسی ایک چیز کے زیادہ کھا جانے سے بھی عارض ہوتی ہیں تو وہ اکثر ایک ہی چیز کے کھانے سے
دفع ہوجاتی ہیں اس تفصیل سے آنب کی سفوف زنجبیل سے کٹھل کے کوئے کی کیلے کی پھلی سے گری
ناریل وگری ناجر کی آب شستہ برنج شالی سے خرما و کھجور و مہوہ کی پھولوں کی مرچ سیاہ سے کیتھا
وبیل کی نمک سیاہ سے بیل پختہ ٹیرل و باکر و گوکر کی آب شورہ یا آب سرد سے یا عرق لیمون کاغذی سے
سنگھاڑا و کسیرو و جامن کی قند سیاہ سے عرق جملہ نشکر کی ادرک یا زنجبیل سے جملہ گوشتون کی
قند سیاہ یا سرکہ یا کچری یا دھان کی بھوسی کی خیامذہ سے جملہ ساگ و ترکاری کی سرسون کے
تیل یا مرچ سیاہ سے جوار کاکن و کودون و ساتوان و لپسی و ساٹھی دموٹھہ کی دہی کے پانی
یا مہی سے لوبیا و ماش کی قند سیاہ سے ارہر و مسور کی سرکہ سے دودہ کی قند سیاہ یا جوشاندہ
پودینہ و لونگ سے دہی کی زیرہ سیاہ یا رائی سے پوری و کچوری و برانگ و گلگلہ سلسلہ سنبوسہ
و پھلوری و بڑا و مگورا کی بیر اموریا پیپر یا لونگ پانی میں پیسکر شیر گرم پینے سے بیدار ہوتی ہیں جو چیزیں
کہ کثرت سے بطور غذا کے کھائی جاتی ہیں یا بطور تفکہ یا توابل کے مستعمل ہوتی ہیں اون کی کیفیتون
سے واقف رہنا مناسب و ضرور ہے تاکہ اشیاء نافع کو استعمال و مضر کو متروک رکھے
مگر اون کی کیفیتون میں اعتبار درجات کا چندان ضرور نہیں ہوتا لہذا مختصر انخوف تشریح مدارج کے
کیفیات لکھی جاتی ہے اور اگر کسی دوسری تحریر سے کوئی کیفیت یا کیفیات مختلف پائی جاویں سبب
اوسکا یہی ہے کہ اس امر میں اقوال اساتذہ کے مختلف ہیں لاجرم کسی قول کے مطابق لکھنا چاہیے

اجزاے حار رطب یعنے گرم تر

گیہون ہر قسم کا نخود ہر قسم کا کنجد ہر قسم کا سواے سفید کے تیس کا پہل و تخم اوسکا مغز پنبہ دانہ مغز تخم کدو
سلسون ہر قسم کی انبہ پختہ و شیرین کٹہل پختہ کہجور پختہ کہرنی پختہ توت شیرین کیلا پختہ ہر قسم کا
تاڑ کا پہل پختہ ریندخربزہ پختہ برگد کا پہل پختہ پیپل کا پہل پختہ مہوہ کا پہل پختہ یا ببول تر ہون یا خشک خربزہ
شیرین پختہ انگور پختہ ہر قسم کے انجیر پختہ خرما پختہ مویز ہر قسم کا مغز تخم اخروٹ مغز تخم بادام شیرین
مغز تخم فندق گری ناریل کی مغز تخم چرونجی عرق ہر قسم شکر و پونڈا کا شیرا نیز خالص عرق نیشکر کی
بیج شلجم و برگ اوسکے بیج چقندر بیخ و برگ مولی کے گوشت بکرا بکری و بہیڑا بہیڑی و دنبہ و نیل گاو
و خرگوش و مرغابی و سارس و مرغ و مرغی و ہنس و چکوا چکوی و بہوا کا و چریلی
سب جانورون کی و شیر جاموش کا و گہی و مکہن و بالائی سب دودہون کی

اجزاے حار یابس یعنے گرم خشک

مٹر سب قسم کے مسور لوبیا موٹہہ یہ چار و نخاخ بہی ہین ارہر سب قسم کی چیتوان ساتوان
ربیع کا کاکن کودون مینڈوا باجرا مولسری کا پہل پختہ بیل کا پہل مغز تخم پستہ مغز تخم چلغوزا
تخم برنجشہد ہر قسم کا زمین قند بیج آلو یا د بجان ہر قسم کا سیجن کی پہل ترکاری کچری کریلا گلوڑا
بن کریلے کہکسا کے ساگ میتہی و سوا و کرنیا و چولائی ہر قسم کی و لونیا و لال ساگ و گندنا و پودینہ
و پیاز و لہسن ہلدی و لال مرچ ہر قسم زیرہ سفید سیاہ و دارچینی لونگ مرچ سیاہ و الائچی چہوٹی
و بڑی پان ہر قسم کے تمباکو سب قسم کی و چلپچی ڈلی و نمک ہر قسم کا گوشت آہو گوشت گاو
و جاموش و بارہ سنگہا و چیتل و تیتر و بٹیر و لوا و کبوتر اہلی و صحرائی و بجنشک خانگی و صحرائی
و بط اہلی و صحرائی اقسام خرد و کلان و فاختہ ہر قسم کا و مینا و مینی و قمری و کہنڈ ریچہ و طوطا ہر قسم کا
و کلنگ و لک لک و کوکلا و طاؤس و مہوک و دہنس و غوغائی و نیل کنٹہہ ہدہد و اڑاسے حیوانون کا

اجزاے بارد رطب یعنے سرد تر

جو سب قسم کا جوار سب قسم کی ماش ہر قسم کے السی تخم خشخاش کنجد سفید انبہ ترش کٹہل خام
بڑہل پختہ و خام گوندی کا پہل پختہ گولر کا پہل پختہ و خام کمرک شریفہ امرود ہر قسم کا کیولا سنترا
نارنگی چکوترا آب لیمون کاغذی کیلا کی پہلی خام مہوہ کے پہل خام سیب شیرین و پختہ بہی شیرین

بجیٹہ آلو بخارا پنیار قوت ترش ہر قسم اروی کا سوکھا پختہ و بنا ہی کشتہ دودھ ترئی ہر قسم کی تیتہ انگور مرد
لاتینا کدو ککڑی شیرین کمرخا سفید کھیرا انگور ہر قسم کا تربوز پختہ و خام خربوزہ ہر قسم بیج شیدا انجیر تالمکھانہ
بساق پالک دیری و تتبوا و ترقہ و شیر گاؤ و شیر بز و شیر گوسفند و شیر شتر و دہی و چھا

اجزاے بارد و یابس یعنے سرد خشک

برنج چنالی ہر قسم کا باقلا ساتوان خرنقیب کا انار دانہ بیخ کسیرو سنگہاڑا بیخ نیلوفر تاڑ کے پہل کی گری
جامن ہر قسم کی کشہا پختہ و خام کروندا گلاب جامن فالسہ تمر ہندی آب انار ترش از وہی ہر قسم کی
انگشت سے کے پہول کچنار کی کلی و پہول املی کے پہول اور ساگ چوکا انجیر خام گوشت ہر قسم کے پہلی کلاں
یا خورد جو غذا کر کہایا جاتا ہے

اجزاے قریب اعتدال

غلہ مونگ ساگودانہ آب انار شیرین پختہ ناشپاتی خوبانی شکر قند سوجہی گاجر کرم کلا پلول پپیتہ
واضح ہو کہ مابین غذا کے تہوڑا پانی پینا چاہیے جس سے غذا ڈہلے و معدہ مین منتشر ہو جاوے
اور معدہ اوس کو بجمیع اجزا مستولی ہو کر اپنا کام شروع کرے اور بعد تمام غذا کے ایک ساعت بعد
پانی پینا چاہیے جب کہ حرارت معدہ کی اوسمین اثر کر چکے اس طریق سے غذا جلد ہضم ہوتی ہے
اور حتی الامکان پانی بکثرت نہ پینا چاہیے کہ اولاً ہضم غذا مین باعث توقف کا ہوتا ہے
ثانیاً رطوبت زائد جسم مین پیدا ہوتی ہے اور آب بستہ سے آب روان بہتر ہے جو زیادہ سبک
باریک یا کنکر پر جاری ہوا اور خوش مزہ ہو اور اوس مین کسی چیز کے سڑنے یا گلنے کا اثر
نہ پایا جاوے اور آب شیرین بہتر ہے دوسرون سے واگرچہ آب شور کمتر پینا معین ہضم ہے
مگر بکثرت پینا مرخی معدہ و مضعف ہضم و موجب سستی اعصاب و لاغری بدن کا ہے
اور پانی پینا نہار منہ مضر ہے مگر جب کہ غذاے شبینہ ہضم نہوئی ہو اور سو کر جاگنے کے
بعد اور نہانے کے بعد اور قبل دفع ہونے گرمی ریاضت کے اور بعد حمام اور بعد مباشرت
کے اور بعد کہانے میوہ ہاے مرطوب مثل کیولا و سنترہ و خربزہ
وغیرہ کے ممنوع و مضر ہے مگر میوہ ہاے حار رطب مثل خرما
و انبہ وغیرہ کے بعد جائز و مفید ہے

تہذیب دوازدہم اصلاح جسم مین

واضح ہو کہ جب غذا معدہ مین جاتی ہے تو ہضم ہو کر خلاصہ اوسکا جگر مین پہونچکر پکتا ہے اور اوسکا خلاصہ رگوں سے تمام بدن مین پہونچکر خلاصہ اوسکا جزو بدن ہوتا ہے و فضلہ ہضم اول معدہ سے امعا مین گذر کر براہ مبرز و فضلہ ہضم دوم جگر سے براہ گردہ مثانہ مین پہونچکر براہ احلیل دفع ہوتا ہے و فضلہ ہضم سوم براہ مسام تمام بدن کے بطور عرق و وسخ کے خارج ہوتا ہے و نیز موی و ناخن بھی اقسام فضلہ ہضم سوم مین معدود ہین اگر کسی سبب سے فضلہ غذا سے زمانہ معینہ سے زیادہ بدن مین قیام پاتا ہے تو موجب برہمی حالات بدن و تولید امراض کا ہوتا ہے لہذا ہر انسان کو لازم ہے کہ اوقات معین اپنے پر بول و غائط کو دفع کیا کرے و ظاہر جسم کو چرک و عرق سے ساتھ شست و شو و غسل کے صاف رکھے و موی زائد از مقدار و ناخن مردہ کو ایام مناسب پر دفع کرتا رہے کہ اس سے بدن کو آرام و راحت رہتی ہے اور ہوش و حواس کو قوت پہونچا کرتی ہے و احتباس غائط ہوگا موجب گرانی سر بلکہ تمام جسم کا و زیادہ انسداد باعث بیض و قولنج و دیگر امراض شدیدہ کا ہوتا ہے و امساک بول سے درد سر و سنگ مثانہ پیدا ہوتا ہے اور کثافت ظاہر جسم سے تکدر حواس و گرانی طبیعت کی رہتی ہے اور اگر باوصف اندفاع فضلات غذائی کے غلبہ کسی خلط یا اخلاط سے کسل و گرانی جسم و دیگر تغیر حالات بدن کا دریافت ہو خواہ کسی قسم کی تپ پیدا ہو جاوے تو امورات ذیل پر کاربند ہونا چاہیے ایک خیال کرنا چاہیے کہ علامات غلبہ ایک خلط کے موجود ہین یا کئی خلط کے اگر غلبہ ایک خلط کا ہے تو اوسی کے مناسب اجزا استعمال کرنا چاہیے ورنہ ادویہ ہر خلط متغیرہ کے مقابل مرکب کر کے مستعمل کیے جاوین دوسرے اگر علامات غلبہ کے قلیل ہون تو غلبہ ضعیف جاننا چاہیے صرف معدلات کا استعمال کافی ہے اور اگر غلبہ کی علامتین زیادہ موجود ہون تو دلیل غلبہ قوی کی ہے یا انضاج و اسہال کے اوس خلط کو یا خلطون کو دفع کرنا چاہیے تیسرے ضرور نہین ہے کہ سب دوائین بیک دفعہ مستعمل ہو جائین بلکہ مناسب ہے کہ چند اجزا مناسب جو بآسانی بہم پہونچین استعمال کیے جاوین جب دو چار روز کے استعمال مین اونسے فائدہ ظاہر ہووے تب دوسری اجزا مناسب استعمال کیے جاوین چوتھے استعمال معدلات خون و صفرا کا بطور شیرہ خواہ خیساندہ و معدلات بلغم و سودا کا بطور شیرہ مگر نیمگرم خواہ جوشاندہ کے کرنا چاہیے

پانچوین اگر استعمال مسہل کی ضرورت ہو تو تین روز یا پانچ سات روز تک منضج پینا چاہیے اور استعمال
منضج کا بطور جوشاندہ کے اولے و انسب ہے و بحالت اشد ضرورت مثل عارضہ قولنج وغیرہ
کے بلا استعمال منضج کے استعمال مسہل کا کرنا چاہیے اور استعمال اجزاے مسہل کا بطور جوشاندہ
یا معجون یا حبوب کے جیسا طبیعت گوارا کرے کرنا چاہیے چھٹی جو اوزان ادویہ کے لکھے جاتے
ہیں وہ اشخاص متوسط و حالات اوسط کے مناسب ہین بلحاظ حالات کم و بیش کرنا ضرور ہے
ساتوین اخراج خون کا بعد استعمال معدلات کے و بضرورت بلا استعمال اوسکے فصد سے حجامت
امراض سر و گردن کو قیفال یعنے سرارو کی و امراض منورہ بدن و احشا کو باسلیق کی اور تمام جسم کے لیے
ہفت اندام کی فصد مناسب ہے

علامات غلبہ اخلاط اربعہ

علامات غلبہ خون کی حرارت ملمس اور گرانی تمام بدن خواہ بعض اعضا کی اور کثرت انگڑائی و جمواہی اور
اونگھ اور نیند کی اور کند ہونا حواس کا اور سستی حرکات کی اور شیرینی دہن اور سرخی بدن و زبان کی
اور کثرت سرخی بول کی اور موجودگی رسوب زہکی اوسمین اور حرکت نبض مین سرعت اور تواتر
اور حدت (تیزی ۱۲) ساتھ گرانی کے اور کاہلی طبیعت مین اور زیادہ ہنسنا اور مسکرانا اور نکلنا پھوڑے
پھنسی کا بدن پر اور نکلنا خون کا مسوڑھون سے اور نکسیر پھوٹنی ....

علامات غلبہ صفرا

گرمی لمس کی اور زردی بدن اور آنکھ اور زبان کی اور تلخی اور خشکی دہن اور سوزش ناک کی
اور ہوا گرم نکلنا نتھنون سے اور کثرت تشنگی کی اور قلت اشتہاے طعام کی اور متلی کا ہونا اور قے
تلخ نکلنا اور سوزش اور زردی بول کی اور بیداری اور بدخوابی اور سوزش اور خارش بدن کی اور راحت
در رغبت اشیاے سرد و ترش سے اور تیزی اور تواتر کا ہونا ساتھ سبکی کے حرکت نبض مین اور سوزش نبض کے مقام

علامات غلبہ بلغم

نرمی اور سفیدی اور سردی ظاہر بدن کی اور انتفاخ او تہبیج اور سفیدی آنکھ اور زبان کی اور گرانی اعضا کی
اور کثرت خواب کی اور ضعف ہضم اور ڈکار ترش اور کندی حواس کی اور رطوبت بہنے سے سوزش ناک
سے نکلنا اور کثرت لعاب دہن کی اور بول کا سفید اور زیادہ ہونا اور زبد اور رسوب کا ہونا اوسمین

اور حرکت نبض کی سست اور موٹی ہونا اور نرم ہونا مقام نبض کا

علامات غلبۂ سودا

لاغری اور سیاہی بدن کی اور سیاہی اور غلظت خون کی اور زیادتی فکر کی اور بدخوابی اور بیداری اور سیاہی یا کمودت زبان کی اور خشکی دہن کی بلا تشنگی کے اور مائل بہ تیرگی اور کم ہونا بول کا اور رقیق ہونا اول مین اور غلیظ ہونا آخر مین بعد نضج کے اور اشتہا کا زیادہ ہونا اور سست اور قصیر ہونا حرکت نبض کا

اجزاے معدلات اخلاط اربعہ

معدلات خون تخم کاسنی چھہ ماشہ - تخم کاہو چھہ ماشہ - کشنیز خشک چھہ ماشہ - گل سرخ چار ماشہ - عناب دس دانہ - صندلین دو دو ماشہ - شاہترہ تین ماشہ - منڈی چار ماشہ - آب لیمون کاغذی یک عدد متوسط - آلو بخارا سات دانہ - برہم ڈنڈی چار ماشہ - چوب شیشم چار ماشہ - چوب آبنوس تین ماشہ - نیل کنٹھی تین ماشہ - برگ نیب تین ماشہ - گل نیب تین ماشہ - برگ گل کاٹن باوزان مذکور - گل نیلوفر چار ماشہ - گل بنفشہ چار ماشہ - برگ بنفشہ چھہ ماشہ - ......

معدلات صفرا تخم خرفہ چار ماشہ - تخم کاسنی چھہ ماشہ - تخم خیارین نو ماشہ - کشنیز پانچ ماشہ - صندل سفید تین ماشہ - تخم کاہو چار ماشہ - بہیدانہ دو ماشہ - آلو بخارا دس دانہ - گل نیلوفر چھہ ماشہ - آب لیمون کاغذی یک عدد - برگ گاوزبان چھہ ماشہ -

معدلات بلغم بادیان پانچ ماشہ - انیسون تین ماشہ - اصل السوس مقشر چھہ ماشہ - مکوی چار ماشہ - دارچینی دو ماشہ - مویز دس دانہ - سنبل الطیب ڈیڑھ ماشہ - تخم خطمی چار ماشہ - تخم خبازی چار ماشہ -

معدلات سودا سپستان پندرہ دانہ - برگ گاوزبان چھہ ماشہ - تخم خربزہ نو ماشہ - اصل السوس چھہ ماشہ - انجیر دو دانہ - مویز منقی دس دانہ - تخم خطمی چار ماشہ - تخم خبازی چار ماشہ - بہیدانہ دو ماشہ - تخم کاسنی چھہ ماشہ

اجزاے منضجات اخلاط ثلثہ

منضجات صفرا عناب دس دانہ - گل سرخ چھہ ماشہ - گل بنفشہ چھہ ماشہ - گل نیلوفر چھہ ماشہ - شاہترہ چھہ ماشہ - برگ بنفشہ چھہ ماشہ - تخم کاسنی چھہ ماشہ - بیخ کاسنی سات ماشہ - عنب الثعلب چار ماشہ -

منضجات بلغم مویز دس دانہ - تخم خطمی چار ماشہ - بادیان چار ماشہ - انیسون تین ماشہ - اصل السوس چھہ ماشہ - پرسیاوشان چار ماشہ - شکاعی تین ماشہ - وانجیر زرد چار عدد - گل سرخ چھہ ماشہ - گلقند دو تولہ - سکنجبین نیم تولہ -

منضجات سوداء سپستان دس دانہ۔ عناب دس دانہ۔ برگ گاؤزبان چار ماشہ۔ بسفائج تین ماشہ۔ تخم خرفہ تین ماشہ۔ شاہترہ تین ماشہ۔ شقاقل تین ماشہ۔ بادآورد تین ماشہ۔ بادیان چار ماشہ۔ ترنجبین تولہ۔ گل بنفشہ دو تولہ

اجزاے مسہلات اخلاط ثلثہ

مسہلات صفرا۔ تمر ہندی چھ تولہ۔ آلو بخارا پندرہ دانہ۔ ترنجبین چار تولہ۔ شیر خشت چار تولہ۔ برگ سنا دو تولہ۔ پوست ہلیلہ زرد چھ ماشہ۔ گل بنفشہ چھ ماشہ۔ گل سرخ نو ماشہ۔ مغز فلوس خیار شنبر چھ تولہ

مسہلات بلغم۔ شحم حنظل دو ماشہ۔ غاریقون دو ماشہ۔ تربد سفید پوست تراشیدہ و چوب اندرونی برآوردہ تین ماشہ۔ بسفائج فستقی تین ماشہ۔ حب النیل بوداده تین ماشہ۔ سورنجان شیرین تین ماشہ۔ ریوند چینی دو ماشہ۔ زنجبیل دو ماشہ۔ مقل تین ماشہ۔ مغز تخم سیاہ انجیر ایک تولہ۔ اور روغن اوسکا دو تولہ اور مغز فلوس خیار شنبر سات تولہ۔ اور حب ایارج تین ماشہ *

مسہلات سودا ہلیلہ کابلی چھ ماشہ۔ ہلیلہ سیاہ چار ماشہ۔ حب النیل بوداده تین ماشہ۔ برگ سنا ایک تولہ۔ افتیمون تین ماشہ۔ تخم کشوث تین ماشہ۔ اسطوخودوس تین ماشہ۔ ایارج فیقرا پانچ ماشہ۔ بسفائج چار ماشہ۔ ریوند خطائی تین ماشہ۔ لاجورد مغسول تین ماشہ *

تہذیب سیزدہم فوائد و قواعد ریاضات میں

فائدہ ریاضت ہاے عام کے بہترین فوائد یہ ہیں کہ غذا بخوبی ہضم ہوتی ہے اور رطوبات زائدہ تحلیل ہو جایا کرتی ہیں اور فضلات رقیق بطریق عرق کے دفع ہوا کرتے ہیں اور ہر قسم کی قوت تمام بدن کی بڑھتی ہے اور جسم سبک اور پھرتیلا رہتا ہے اور فربہی بے موقع و غیر مفید نہیں ہوتی ہے

فائدہ ریاضات خاص سے تو تین اوس عضو کی ترقی کرتی ہے جس سے وہ ریاضت متعلق ہے مثلاً پنجہ کرنا یا کلائی کرنا

فائدہ ریاضت کرنی کسی قوت سے وہی قوت ترقی پاتی ہے مثلاً حفظ کرنے سے قوت حافظہ و افکار صائبہ سے مفکرہ و آوازین سخت و تیز سے قوت سامعہ و کثرت گفتار سے قوت ناطقہ و اشیا باریک دیکھا کرنے سے قوت باصرہ

فائدہ سیری شکم میں ریاضت قوی کرنے سے نقصان ہوتا ہے کہ گرمی ریاضت سے غذاے خام جزو بدن ہو کر مولد امراض ہوتی ہے و حالت گرسنگی و خلوی معدہ میں گرمی مزاج کی و کم زوری ہوتی ہے اور رطوبت موجودہ معدہ رگون میں پہونچکر موجب امراض ہوتی ہے

فائدہ کل ریاضت جو حد سے زیادہ بڑھ جاتے ہیں جب ضعف یا سستی یا اوس قوت کے ہوتی ہیں جس سے وہ متعلق ہیں

متصور ہووے اور کثیف اور نہایت کم قیمت ہی پہنکر بخیل یا کرے کہ اوسکی تشہیر کرے کم حیثیت لباس
یا وجہ معیشت اپنی جائداد و تنخواہ وغیرہ کے لائق پوشاک پہنا کرے اور ہر حال مین لباس مضبوط اور
سنگین اور سفت پہننا چاہیے کہ حفاظت بدن کی بخوبی کرے اور پائدار رہے اور جن اوقات مین گرمی
یا سردی زیادہ ہو بالضرور ایسی پوشاک چاہیے کہ ہوا کی مضرت سے بدن کو محفوظ رکھے اور دوا دوش
اور محنت کے وقت ایسی پوشاک نہ پہنے کہ بدن کو زیادہ گرمی دیوے اور کام مین ہرج ڈالے
اور جب کہ محنت کے سبب سے بدن مین گرمی آجاوے تو پوشاک کو بدن سے جلدی جدا نکرے
کہ بسبب پہونچنے سردی کے مسامات بدن کے بند ہو جاتے ہین اور موجب درد اعضا و دیگر امراض
کا ہوتا ہے اور اگر اتفاقاً ایسا ہو جاوے تو بدن کو گرم پانی سے ملنا تمک اکر اور غسل کرنا مفید ہے
اور مجمع و مجلس و محفلون مین پوشاک اونکے خلاف نہ پہنے کہ موجب انگشت نمائی و خندہ زنی کا ہوتا ہے
اور زن اور شوہر کو پوشاک پسندیدہ و مطبوع یکدیگر پہننا چاہیے کہ موجب ازدیاد محبت ہوتی ہے
اور مخالفت طبیعت سے محفوظ رکھتی ہے اور لباس میلا و کثیف اور متعفن کبھی نہ رکھنا چاہیے کہ
موجب پراگندگی حواس اپنے کا اور کدورت طبیعت دوسرون کا ہوتا ہے اور اگر لباس رنگین
بدن سے ملا ہوا پہنے تو اوس رنگ سے منفعت و مضرت بدن کا بھی لحاظ رکھنا چاہیے

تہذیب پانزدہم بیان مراعات خوادم و ملازمین مین

چونکہ انسان کو جملہ کام اپنے اپنی ذات سے انجام دینا دشوار بلکہ ناممکن ہے لہذا ضرور کہ دوسرون کو
اپنے کام کے لیے مقرر و مامور کرے وے لوگ دو قسم کے ہوتے ہین ایک ایسے کہ جن کی خدمتگاری
محدود نہین ہے جسقدر مشقت اونسے ہو سکتی ہے اوسقدر لوگون کی خدمت اختیار
کرتے ہین مثل حجام و گازر و خیاط وغیرہ کے انکا حق الخدمت اسقدر مقرر کرے کہ دلدہی تمام
سے اوسکا کام کیا کرین اگر خدمتگذاری ہونے مین نقصان ظاہر ہووے تو اونکی حق الخدمت اور
اجرت کے ادا مین کمی کرنا چاہیے تاکہ آیندہ کو عبرت ہووے اور اچھی طرح خدمت کرنے کا حوصلہ
بڑہا وین اور ناقص طور پر کام کرنے سے کنارہ کش رہین دوسرے ایسے پیشہ ور ہین کہ زمان معین
ایک ہی آقا کی نوکری کر سکتے ہین مثل خدمتگار و خانسامان و باورچی وغیرہ کے انکے ساتھ مراعات
ایسی چاہیے کہ تنخواہ اونکی بقدر اونکے گذارہ کفاف کے مقرر کرنا مناسب ہے تاکہ اونکو ضرورتا

آقا کے مال مین غبن اور خیانت کرنے کی حاجت نہووے اور اگر اسپر بھی کرین تو قطعاً مستوجب بے رحمی
واقعی و سزاوار موقوفی کے ہین کہ ترحم وعفو سے اونکی خوی بد ترقی کرنے کا اندیشہ اور آقا کو زیادہ نقصان
ومضرت پہونچنے کا خطرہ ہے اور جس کسی کا مشاہرہ برابر اوسکے خرچ واجبی کے نہ ہے اسکے اوسکو
نوکر رکھنا مناسب نہین ہے کیونکہ وہ ہمیشہ اپنے مصارف لابدی مین متفکر رہیگا کام آقا کا بخوبی
سرانجام نہ پاویگا اور جس ملازم مین خیرخواہی اور دیانت داری پائی نہ جاوے اوسکے نوکر رکھنے سے
کنارہ کش رہین گو کام اپنے تعلق کا اچھا کرتا ہووے کیونکہ اچھے کام کرنے کا سلیقہ مطابق مرضی آقا کے
تو ہر ملازم بہم پہونچاتا ہے مگر طبیعت بد دیانتی وخیانت سے کہ ظاہراً اوسمین نفع دیکھتا ہے بدون ایسے
نقصان شدید کے نہین تبدیل کرتا اور ہر ملازم سے کار فرمائی بہ لینت کلام و فہمایش تمام کے
کیا کرے جسمین حقیقت اوس کام کی اوسکی فہمید مین بخوبی آجاوے اور کام حسب مرضی آقا کے سرانجام
پائے خشونت سے بول چال رکھنے مین اور ملازم کے پوچھنے پر غصہ وغضب کرنے سے وہ بخوبی حاکم کو نہین
سمجھہ سکتا ہے اور بالآخر کام خراب ہوتا ہے اور ملازم کو نوکری چھوڑنا پڑتا ہے اور آقا منسوب بہ بدخوی
وترش گوئی ہوکر بدنام ہوجاتا ہے اور نوکرون کی حق الخدمت اور تنخواہ ہمیشہ جلدی جلدی دینا چاہیے
کیونکہ وہ لوگ قلیل البضاعت ہوتے ہین اگر اونکو یافتنی اپنا بروقت ضرورت کے نہین ملتا تو پریشان خاطر
رہتے ہین اور آقا کے کام مین جی نہین لگتے ہین اور گاہ گاہ بالا سے کفاف معمولی کے بانظہار
خوشنودی اپنے پاس اور نام سے مطابق اوسکی حیثیت کے سلوک کرنا چاہیے کہ اوسکی رفع حاجت
یا سرمایہ قناعت و دلبستگی اطاعت کے ہوتی رہے اور علاوہ اوسکے کارپردازان معاملات
پیشہ ور کو ملبوس ومرکوب اپنے پاس سے باز دیاد عزت دیا کرے کہ یہہ امر باعث مزید عزت آقا
وترقی اعتبار ملازم کا ہوتا ہے اور ان دونون بات سے کارروائی خود آقا کی ہوتی ہے اور اونکو
کل بد افعالی خصوص متعلقہ معاملات اونکے سے منع کرتا رہے کہ اس امر مین بدنامی اور برہمی کاربار
اور معاملات خود آقا کی ہوجاتی ہے اور بروقت ضرورت وخواہش انکے اونکی امداد مناسبہ
کرنا چاہیے کہ دوسرے شخص سے تعلق پیدا نہووے ورنہ اگر وہ دوسرا کوئی نقصان اسکے کام مین
ڈالنا چاہیگا تو بپاس اوس دستگیری کے ہو سکیگا اور اگر کسی کام مین بمجبوری یا بعذر جائز غیر حاضر
رہے تو مشاہرہ اوسکا منع نکرنا چاہیے ورنہ منہائی علاوہ خود پر غیر حاضری ہرج آقا کا مون کا ہوجاتا ہے

اور اگر کسی قسم یعنی عقوبت تقصیر ہوئے اور قدرت اوسکے تدارکہ پایا جاوے تو عفو اور درگذر اوس
واجبات سے ہے کیونکہ اپنے مالک سے ہم بہی امید عفو و بخشایش کی رکہتا ہے......

تہذیب شائستہ در خدمت نگہبانی دواب و طیور مین

چونکہ انسانون کو رکہنا اور پالنا حیوانات غیر ناطق کا کسی مطلب سے مثل سواری یا باربرداری
یا زراعت کشی یا قلبہ رانی یا دودہ دہی یا گوشت و انڈا کہانے یا صرف آواز سننے یا لڑانے یا اونکی
یا صورت دیکہنے کی مطلوب یا مرغوب ہوتا ہے لاجرم کسی قسم کا جانور خواہ بیش بہا ہو یا کم قیمت
رکہنا پڑتا ہے مگر حقوق تیمارداری اونکے بسبب عدم قوت گویائی کے بلا طلب اونکے بذمہ
مالک کے ہے اور اشخاص ذی مقدور مناسب استعداد اپنے خادم و نگہبان اونکے
مقرر کرتے ہین وہ لوگ بہی اکثر اس خیال سے کہ یہہ ہماری شکایت نکر سکینگے اونکے تعلقات مین
خیانت کرتے ہین یا اپنی محنت کم کرنے کو تیمارداری بخوبی نہین کرتے ہین اس سے
مالک کے مال مین نقصان پیدا ہوتا ہے اور اندیشہ مواخذہ بازپرس مالک حقیقی کا اوسپر
سزاوار ہو جاتا ہے پس اونکی نگرانی واقعی رکہنا مناسب ہے کہ اونکو کہانا پانی مناسب حال
اونکے وقت پر ملا کرے کبہی بہوکہے پیاسے نرہنے پاوین اور اونکے جسم ہر دم صاف
رکہے جاوین اور مسکن اونکے کوڑہ کرکٹ بول براز کیڑے مکوڑے سے صاف رہین اور کبہی
تبدیل ہوا کرین ہوام و حشرات سے دُکہ نپایا کرین اور مشقت مناسب لی جایا کرے
اگر مشقت زیادہ لینا ہو تو غذا بہی زیادہ دیجاوے اور غذا یا مشقت یکبارگی نہ بڑہائی جاوے
الا بتدریج اور بلا ضرورت بہی چلانے پہرانے جایا کرین کہ اونکی غذا بخوبی تحلیل ہوا کرے اور چاق
و چالاک رہین بہاری بدن اور بطیئ الحرکت نہو جاوین اور کبہی کبہی ایسی چیزین کہلائی جایا کرین جس سے
اونکی بہوکہہ اور طاقت بڑہا کرے اگر اچہے طور سے تیمارداری ہوا کرتی ہے تو اونکی حیثیت
اور قیمت روز بروز ترقی پاتی ہے اور جس کام کو رکہے جاتے ہین وہ بخوبی انجام پاتا ہے غفلت
و بے پروائی سے نقصان قیمت و ہرج کام مین نمایان ہوتا ہے جانوران شیردار کو ایسی غذائین
مرطوب و چکنی دیجایا کرین کہ اونکا دودہ و مکہن بڑہتا جاوے غذاے فاسد و ناقص و سمی نپاوین
کہ اوس سے فساد دودہ و مکہن مین بہی لاحق ہو جاتا ہے اور اونکو بہی چلانا پہرانا و جنگل کی ہوا اور

مختلف کہلانا موجب صلاحیت و ترقی دودہ کا ہے و اگر تغیر حالات معمولی و طبعی سے یا بادی النظر مین بیمار پائے جاوین تو اونکا معالجہ کرنا چاہیے او آفریدگار عالم نے جیسا کل دواب و طیور کو بہ تکمال متناسبہ و طبایع متوافقہ پر پیدا فرمایا ہے ایسا ہی دوائین بہی بہت سی ایسی پیدا کی ہین جو سب دواب و طیور کو موافق آتی ہین چنانچہ بنظر برآمد کار کے ایسے ہی چند معالجہ لکھے جاتے ہین اونکا استعمال کرنا چاہیے اگر اوسے حصول صحت نہوے تو کتب مطولہ اس فن پر یا کسی ہوشیار تجربہ کار سے رجوع کرنا چاہیے کاہلی و بے پروائی سے اون تابعان بے زبان پر تکالیف امراض روا نرکہی جاوے

معالجات جو تمامی اقسام جانوران چارپایہ کو مفید ہین

اگر آنکھون سے پانی بہتا ہووے و کنارہ او پلکے سفید یا سرخ ہو گئے ہون یا بال بیرونی کے جہڑ جاتے ہون یا جہڑ گئے ہون **علاج** ہلیلہ بلیلہ آملہ بوزن مساوی پانی مین تر کرکے یا جوش کرکے اوس پانی کا آنکھہ پر چہینٹا ڈالا کرین یا کپڑا تر کرکے آنکھہ پر پہیرا کرین **ایضاً** ہلیلہ بلیلہ آملہ رسوت انبہ ہلدی لودہ پہٹکری بریان ـ جملہ بوزن مساوی بہ تدابیر مذکورہ مستعمل کرین اگر آنکھہ مین مانڈا یا جالہ یا پہلی یا ناخنہ ہو جاوے **علاج** آب سرد مین نمک سانبہر گہول کر کلی ڈالا کرین **ایضاً** بول تازہ آدمی کا چہڑکا کرین **ایضاً** نمک لاہوری سفوف کرکے شہد مین ملا کر لگایا کرین **ایضاً** کانچ کی چوڑی کو سرمہ کرکے لگایا کرین **ایضاً** مرغ یا کبوتر کا بیٹ لگایا کرین ـ اگر آنکھہ پر چوٹ ہو گئی ہو ـ **علاج** برگ تازہ سنبہالو برگ تازہ مکوی کیرو مساوی پانی مین پیسکر نیمگرم لگایا کرین خواہ پوٹلی بناکر پانی مین ڈبو کر نیمگرم سینکا کرین **ایضاً** انبہ ہلدی چنیسر ہلیلہ سیاہ کنجد سیاہ بوزن مساوی بتدابیر مذکور مستعمل کرین ـ اگر بدن مین خارش ہووے خشک یا تر **علاج** حقہ کے پانی سے دہویا کرین **ایضاً** دال ماش کی پانی مین ترکرین اور چہارم حصہ اوسکا مرچ سرخ ملاکر پیسین اور لگاوین خشک ہونے پر دہو ڈالین اسی طرح چار پانچ روز کیا کرین **ایضاً** باروت کو گہی مین گہول کر لگایا کرین ـ **ایضاً** صابون و نصف اوسکا نمک پانی مین گہول کر لگایا کرین ـ اگر بال جہڑے جاتے ہون یا جہڑ گئے ہون **علاج** کنجد سیاہ جلا کر پانی مین پیسکر لگایا کرین **ایضاً** بیگن کو پانی مین پکا کر ملکر لگایا کرین **ایضاً** جہینگا مچہلی پانی مین ملکر اوس پانی کو لگایا کرین ـ اگر ورم کسی عضو مین ہو ـ **علاج** بہتر خواہ اینٹ گرم کرکے سینکنا **ایضاً** چونے کی کلی کی پوٹلی بناکر گرم کرکے سینکنا ـ

ایضاً گیرو واجواین دیسی وکالی زیری بوزن مساوی پانی مین پیسکر نیمگرم لگایا کرین ایضاً سرسون کی کہلی اور سانپ کے بانبی کی مٹی وامربیل رومسکی بوزن مساوی پانی مین پیسکر نیمگرم لگایا کرین اور اگر موقع باندہنے کا ہووے توکوئی گرم پتہ رکہہ کر باندہ دیا کرین ـــ اگر پانون کی گانٹھون مین سختی سے چلنے مین سستی معلوم ہو اور ناتہہ رکہنے سے پانون اوٹھا لیا کرے علاج سونٹھہ رشید وار سکر مین پیسکر شیر گرم مالش کرکے کوئی پتہ رکہہ کر باندہ دیا کرین ایضاً کوچلا وگھونگچی وپلاس وامربیل درخت ترد سہ کی بوزن مساوی پیسکر قدرے سرسون کا تیل ڈالکر نیمگرم مالش کرین اور باندہین اور اگر پٹھہ گردن یا کسی عضو کا سخت ہوجاوے علاج سانپ کا بانبی کی مٹی اور بہیڑ کی مینگنی بوزن مساوی گاے نا زاد کی پیشاب مین پیسکر نیمگرم لگاوین اور مالش کرین ایضاً گیرو وصابون سرسون مساوی پیشاب مذکور مین پیسکر لگا دین اور مالش کرین ایضاً رائی چہوٹی واجواین دیسی وکالی زیری بوزن مساوی پانی مین پیسکر نیمگرم لگاوین اور مالش کرین ـــ اگر پیٹ پہولا ہو اور سانس کہینچکر لیوے ودانہ چارہ کی رغبت نکرے علاج کڑوا تیل ورا وسکا سہ چند گاے کا دودہ گرم کرکے پلاوین ایضاً بیر کے درخت کی چہال جوش کرکے اوس پانی مین تہوڑا نمک ملاکر پلاوین ایضاً تماکو خوردنی وقند سیاہ مساوی جوش کرکے اوسکا پانی شیر گرم پلا دین اور اگر بار بار ڈہیلا کرتا ہو علاج سبزی یعنی بہنگ ایک حصہ ومغز تخم انبہ دو حصہ پیسکر پلا دین خواہ جو کے آٹا مین ملاکر کہلاوین ایضاً پوست درخت جامن جوش کرکے اوسمین گوگرد خام پیسکر اور دہی ملاکر سرد پلاوین یا آرد جو مین ملاکر کہلاوین اگر سم یا کہری پہٹ جاوے خواہ اوس سے رطوبت نکلتی ہو علاج چراغ کا تیل ٹپکایا کرین ایضاً مغز تخم آرنڈ پیسکر لگایا کرین ایضاً بورا ناجو جلاکر السی کے تیل مین ملاکر لگایا کرین ایضاً بکری کی شاخ وپوست بیضۂ مرغ جلاکر رینڈی کے تیل مین ملاکر لگایا کرین ـــ اور اگر کوئی عضو آگ سے جل جاوے اور اوسمین آبلہ پڑجاوے یا زخم ہوجاوے علاج کیلے کی جڑ کا پانی ٹپکایا کرین ایضاً خون تازہ بکرا بکری کا لگایا کرین ایضاً چونے کی کلی پانی مین گہول کر اوسمین روغن السی ملاکر خوب حل کرین اور اوسکو لگایا کرین ـــ اگر چوٹ چپیٹ سے ورم ہو علاج کوہو کے چکر کی مٹی اور املی کی پتی سرسون کی کہلی اور کوددون کا پیال جوش کرکے نیمگرم مالش کرین ایضاً نیم ہلدی اور چنیسر اور کنجد سیاہ ہم وزن پیسکر نیمگرم لگایا کرین

ایضاً انبہ ہلدی برگ سنبھالو برگ مکوی تازہ ہموزن پیسکر نیمگرم لگا دین اور مالش کرین اگر کوئی ہڈی ٹوٹ
جاوے یا جوڑ اوکھڑ جاوے علاج فوراً متصل ہوتے ورم کے بدستور رکھکر بندش کرین اور السی کا تیل
ٹپکایا کرین ایضاً سور کی چربی لگایا کرین ایضاً سور کی چربی آٹا مین ملاکر کھلایا کرین ایضاً سور کی
لینڈی نیمگرم لگایا کرین - اگر کسی عضو پر کسی چیز سے خراش یا زخم پہونچے علاج آنب کی لکڑی کا کوئلہ
سفوف کرکے چھڑکا دین ایضاً بکری کا سم جلاکر قدرے رال سفید ملاکر سفوف کرکے چھڑکا یا کرین -
ایضاً کپڑا پورانا جلاکر اوسکی خاک چھڑکا یا کرین - اگر پھوڑا کسی جگہہ نکلے علاج پوست درخت کچنال
پوست درخت سنبھل و برگ مکوے تازہ ہموزن مین پیسکر شیر گرم لگایا کرین ایضاً پوست درخت
جامن و کشنیز خشک گیرو ہموزن پیسکر لگایا کرین ایضاً گیہون کا دلیا مہی مین پکاکر قدرے
نمک ڈالکر لگایا کرین اگر ناسور ہو علاج آدہ پاو گھی گرم کرکے دو پیسہ بہر موم کچا اوسمین ڈالین
جب گھل جاوے پیسہ بہر سفیدہ ملاکے دھیلا دھیلا بہر رال سفید نیلا تھوتہ و مردار سنگ
سفوف کرکے ملاکر مرہم بنا دین اور بتی مین لگاکر ناسور مین رکھا کرین ایضاً سنگ سرمہ و شاخ
گوزن سوختہ سم اسپ سوختہ ہموزن سفوف کرکے روغن السی و موم خام کے ساتھہ مرہم بناکر بتی مین
لگاکر رکھا کرین اگر کسی زخم مین کیڑے پڑجائین علاج شریفہ کی پتی پیسکر زخم مین بہر کر باندھا کرین
ایضاً گھونگچی سفوف کرکے زخم مین بہر دیا کرین ایضاً تماکو سفوف کرکے بہر دیا کرین

معالجہ جو سب چڑیون کے لئے مفید ہے

اگر سر کو جنبش زیادہ دیا کرے اور کہانے پینے کی رغبت نہ رکھے و ملول نظر آوے علامت
درد سر یا ورم دماغ کی ہے علاج کشنیز خشک برگ تازہ مکوے و کونپل نیب ہموزن پیسکر
سر و گردن پر لگانا چاہیے ایضاً صندل سفید و کشنیز خشک عرق گلاب مین پیسکر لگا دین
ایضاً برگ دونا مروا و برگ پودینہ ہموزن پیسکر شیر گرم لگانا - اگر جگر بڑھ جاوے اعضا کی حرکت
دشوار یا معدوم ہو جاوے علاج تخم سویا برگ پودینہ و اجواین دیسی و گل بابونہ جوش کرکے
شیر گرم پانی اوسکا بدن پر ٹپکا وین ایضاً رائی و کنجد سیاہ و اجموہ پیسکر شیر گرم لگایا کرین
اگر بدون موسم گرمی کے پر جہڑتے ہون علاج جو مقشر اور دہنیا ہموزن جوش کرکے سرد
پلایا کرین ایضاً پر سیاوشان و تخم خرما ہموزن جلاکر کنجد سیاہ کے تیل مین ملاکر لگایا کرین

اگر آنکھ مین جھلی یا جالا یا ناخونہ ہو جاوے علاج نبات سفید سرمہ سا کرکے لگایا کرین ایضاً بکری
کا پتہ شہد مین ملا کر لگایا کرین — اگر آنکھ سے رطوبت نکلا کرتی ہو علاج ہیلہ زرد مین تھوڑی پھٹکری
ملا کر لگا دین ایضاً بکری کے دودھ مین برگ بنفشہ تر کرکے پالکہ چپان کر لگایا کرین — اگر ناخونہ
یا چوٹ سے پیٹ ابھرتا ہو علاج مولی کی بیج اور بکری کی مینگنی ہموزن سفوف کرکے رینڈی کے
تیل مین ملا کر لگایا کرین — اور اگر بچہ مین تارش ہو علاج دارچینی پانی مین پیسکر لگایا کرین —
اور اگر خشکی دہن و حلق سبب غذا پہنچتی ہو علاج بہیدانہ یا تخم السی عرق گلاب مین تر کرکے
اسکا لعاب پلایا کرین ایضاً بہیدانہ و اصل السوس نیم کوفتہ کا خیساندہ پلایا کرین ایضاً
نشاستہ گندم پانی مین ملا کر پلایا کرین — اگر حلق کے اندر آماس ہو جاوے تھوک لینے اور دقت
نگلنے غذا سے دریافت ہوتا ہے علاج پوست تخم مرغ سفوف کرکے مویز منقی کے ساتھ
پانی مین پیسکر پلایا کرین ایضاً عرق گلاب و آب برگ مکوے ہموزن شیر گرم پلایا کرین ایضاً
روغن گل حلق مین ٹپکایا کرین ایضاً املتاس و برگ مکوے وغیرہ ہموزن پیسکر گلو پر لگا کر
باندھ دیا کرین — اگر تنگی دم کی عارض ہو علاج گوندببول و بہیدانہ و گل ارمنی ہموزن پانی مین
تر کرکے ملکر چھانکر و تین قطرہ روغن کنجد سفید ملا کر پلایا کرین ایضاً کتیرا گدہی کے دودہ مین
تر کرکے کھلایا کرین — اگر سر زیادہ ہلایا کرے اور منہ و ناک سے رطوبت نکلتی ہو علاج
موش کی مینگنی عرق گلاب مین گھول کر پلایا کرین ایضاً قدرے ہینگ کھلایا کرین — اگر گھبرائی
صورت رہتی ہو اور ناک سے آواز آتی ہو اور استخوان سینہ مین حرکت معلوم ہو علاج عرق گلاب
پلایا کرین ایضاً تخم ریحان کو عرق گلاب مین تر کرکے کھلایا کرین — اگر آواز کم یا بند ہو جاوے علاج
تخم خطمی انجیر ولایتی جوش کرکے تھوڑا شہد ملا کر کھلایا کرین — اگر بار بار منہ کھولا کرے یا منہ
سے رطوبت ڈالا کرے اور لوٹے اور بے چین رہے علاج زنجبیل و مصطگی و مرچ سیاہ
و پیپل ہموزن پانی مین پیسکر پلا دین ایضاً لونگ و پودینہ تازہ پانی مین یا عرق بادیان مین
پیسکر پلا دین — اگر منہ سے خواہ پنچال مین کیڑے نکلین علاج شفتالو کے پتے تازہ کچلکر پانی
نچوڑین اوسمین شہد ملا کر پلایا کرین ایضاً کمیلہ پانی مین گھول کر پلایا کرین اگر پنچال خشک سمجھی
سنگتا ہو اور پیٹ کو بسبب درد کے رگڑتی و بے چین رہتی ہو علاج تخم میتھی و تخم سویا ہموزن

جوش کرکے اوسکے پانی مین شہد ملاکر پلاوین الیضاً چنبیلی کے پہول خواہ پتی پانی مین ملکر شیر گرم پلاوین الیضاً تخم میتہی ولیمون کاغذی کے پہول پانی مین ملکر نیم گرم پلاوین۔ اگر رانون کی گانٹہین پہولی ہون اور پنجہ سے زور تک اوسکے علاج گیرو ورسوت ونشاستہ گندم ہموزن پیسکر لگایا کرین الیضاً سورنجان تلخ سرکہ مین گہسکر شیر گرم لگایا کرین الیضاً کافور سرکہ مین گہول کر لگایا کرین الیضاً روغن بادام یا ارینڈہی کا تیل شیر گرم لگاکر دہتورہ کا پتہ یا انیگا پان نیمگرم رکہہ کر باندہ دیا کرین الیضاً زعفران کہلانا اور لگانا نہایت مجرب ہے۔ اور اگر پنجون مین ورم ہو علاج پوست خشخاش سرکہ مین پیسکر شیر گرم لگایا کرین الیضاً اسبغول کوٹ کر پکاکر تہوڑا روغن گل ملاکر لگایا کرین اور اگر ورم ٹوٹ جاوے علاج رال سفید سفوف کرکے روغن کنجد سفید مین ملاکر خوب گہوٹین تہوڑا کافور ملا رکہین مثل مرہم کے لگایا کرین الیضاً روغن کنجد سفید وموم زرد آگ پر رکہین جب پگہل جاوے تو تہوڑا مردار سنگ و رال سفید سفوف کرکے ملادین اور مرہم بنا کر لگایا کرین اگر پیرو بال مین جوئین پیدا ہوجائین علاج ہرتال دو ماشہ زراوند طویل دو ماشہ سویز بیدرہ دانہ پانی مین پیسکر لگایا کرین الیضاً حنظل جوش کرکے اوسکے پانی سے دہویا کرین الیضاً برگ نیب کچل کر اوسکا پانی نچوڑلین اور اوسمین تہوڑا پارہ حل کرکے لگایا کرین الیضاً پودینہ تازہ پیسکر لگایا کرین۔ اگر خارش ہو علاج برگ وچوب کنیر سرخ یا سفید کی جوش کرکے اوسکے پانی سے دہویا کرین الیضاً چقندر کچل کر پانی اوسکا نچوڑکر لگایا کرین الیضاً گہی خواہ مسکہ آٹا مین ملاکر کہلایا کرین

تہذیب ہفتدہم مصاحبت وملاطفت مین

ظاہر ہے کہ حق تعالے نے انسانون کو نر و مادہ پیدا کیا اور عمر شباب مین قوت باہ عنایت فرماتا ہے جسمین بظاہر سب قوتون سے زیادہ حظ ولذت ہے اور اگرچہ یہ لذت صرف مقاربت چند ساعت سے حاصل ہوجاتی ہے مگر طریق حصول اسکا چار طرح پر ہے اونمین سے تین طرح ممنوع ہین وچہارم ماموراول ممنوع یہ ہے کہ زنان فاحشہ سے جو یہ کسب علانیہ کرتی ہین اونسے صحبت ایام قلیل یا کثیر کیجاوے معاذاللہ اسمین بہت سی خرابیان نمودار ہین اولاً اپنے خالق کا نافرمان اور گنہگار ہونا جسکی سزائین نہایت سخت اوس خالق نے سنائی ہین ثانیاً سرمایہ نقد وجنس اپنا کہ موجب جمعیت خاطر وبرآمد صدہا حاجتون کا ہے رایگان کرنا

ثالثاً ایسی عورتین غیر مقید اکثر مرض آتشک و سوزاک وغیرہ مین مبتلا رہتی ہین مگر وہ ابکا درایت
نقصان عزت و آمدنی کا سمجھکر اسکو از بس مخفی رکھتی ہین اور مردون سے بسبب غلبۂ اشتیاق
نکے اسکی تفتیش و تحقیق نہین ہو سکتی چونکہ یہ امراض ساری ہین مصاحبون کو لگ جاتے ہین
اور انواع خرابیان دکھلاتے ہین رابعاً اگر اونکے رحم مین نطفہ قرار پاگیا بیٹا پیدا ہوا تو بھڑوا
اور تلقبان کہلایا اور اسی پیشہ مین رہا ہمیشہ کو موجب تحقیر و تذلیل پدر بے شعور کا ہوا اگر لڑکی پیدا ہوئی
تو ایسی ذلت و رسوائی نصیب ہوئی کہ قلم بھی اوسکی تصریح سے شرم و اکراہ کرتا ہے **دوسری**
ممنوع یہ ہے کہ عورت مملوکۂ شخص غیر سے بطور مخفی مقاربت و مباشرت کرلینا اسمین قطع نظر
معصیت عقبی کی اگر مالکان عورت کو اطلاع ہوئی تو بقدر مار پیٹ و فضیحت و رسوائی
کرتے ہین کہ جان تک جاتی ہے اور حاکم وقت کے حضور سے بھی سزائین سخت و موجب
تفضیح و توہین کی ہوتی ہین **تیسری** قسم ممنوعات سے یہ ہے کہ کسی عورت خود مختار
موافق مزاج اپنے سے ہم خانگی کرلی گئی اگرچہ اسمین کسی طرح کی سزا مردم برادری یا حاکم کے
حضور سے نہین ہوتی مگر بنا فرمانی خالق سے براءت نہین ہے اور زن و شوہر کو اطمینان موافقت
وملیت پر نہین رہتا اور اولاد حرامی کہلاتی ہے **چوتھی** قسم مطابق احکام اپنے مذہب کے
انعقاد ازدواج کا عمل مین لانا اسمین چاہیے کہ عورت مساوی درجہ و نیک سیرت و ہم عمر و
موافق طبیعت سے عقد مذہبی مطابق مسائل اپنے مذہب و رواج برادری و قوم کے عمل مین
لایا جاوے کہ دونون کو اطمینان ازدواج مستحکم ہو جاوے اور ایک دوسرے کا خیر خواہ
و محبوب دلی رہے اس سے انتظام خانہ داری بطریق احسن ہوتا ہے اور اولاد بھی صحیح النسب
پیدا ہوتی ہے جب ایسا اتفاق ہو تو چند باتون کا التزام بھی مناسب اور ضرور ہے ایک اکثر
عورات امور دینی سے بلا تعلیم رہتی ہین اگر ایسی عورت سے اتفاق زوجیت کا ہوسے
تو اوسکو تعلیم کرنا مسائل دینی کا واجبات سے جانے کہ اس سے خوبی دین و دنیا کی ترقی کرتی ہے
دوسرے اپنی استعداد کے موافق اوسکے لیے کفاف و لباس و زیورات و دیگر سامان ضروری
و خانہ داری بہم پہونچایا کرے بلکہ اوس سے بھی زیادہ کا موعود کرتا رہے کہ اس سے
ربط طبیعت کا یوماً فیوماً ازدیاد ہوتا رہتا ہے اور جملہ کار و بار خوب و خوش اسلوب چلتے رہتے ہین

اور یہ امر مذہباً داخل دروغ گوئی نہیں ہے کیونکہ اپنا ارادہ بصداقت ظاہر کیا جاتا ہے اگر ویسا اتفاق ہوا تو مجبوری ہے تیسرے اوسکے ساتھ کج خلقی و ترش مقالی نرکہنا چاہیے کہ موجب دل شکنی و مخالفت مزاج کا ہوجاتا ہے بلکہ کبھی انواع مفاسد پیدا ہوتے ہین چوتھی اگرچہ کوئی عضو اوسکا خوبصورت نہووے لیکن کبھی مذمت اوسکی نکیجاوے کہ باعث اوسکی دل خستگی شدید کا ہوتا ہے کیونکہ اصلاح اوسکی اوسکے اختیار سے خارج ہے پانچوین گو عورت کا ہمیشہ رہنا اوسکی گھر مین باعث حسن انتظام خانہ داری کا ہے مگر کبھی کبھی اوسکو اپنے خاندان پدری مین جانے کی اجازت ہونا چاہیے کہ باعث مسرت و شگفتگی اوسکی طبیعت کا ہو چھٹی جب جماعت برادری مین جانے کا اتفاق ہووے تو سامان معزز سے باعزاز و احترام بہیجی جاوے کہ ہمچشمین مین ترقی عزت کی سبب ترویج کے دیکہی جاوے ساتوین گو مصارف خانگی مین اگر خود نگرانی نرکہے گا تو پریشانی اوٹہاویگا مگر عورت کو اس امر مین مجاز و مختار رکہنا چاہیے ورنہ اوسکو بعض مصارف مخفی کرنے کی ضرورت ہوگی اور اس امر کا بڑہنا موجب کمال بدانتظامی کا ہوگا ۔ آٹہوین اوسکے قیل و قال و کردار و افعال پر ہمیشہ ظاہر و پوشیدہ نگرانی رکہے اور بطرز مناسب اونکی اصلاح مین کوشش کرتا رہے کہ درگذر کرنے سے اندیشہ ترقی اون امور ناپسندیدہ اپنے کا ہوتا ہے اب جاننا چاہیے کہ بنیاد ازدواج کی قوت باہ ہے اور التزام و انصرام خانہ داری کا صرف نسبت ازدواج کے واقع ہوتا ہے لہذا چند نسخہ مفید قوت باہ کے اس مقام پر لکہے جاتے ہین کہ اوسکا استعمال کرنا بضرورت و بلاضرورت موجب شرط تحفظ و تلذذ کا ہے ....

مرکبات

حلوا دال نخود سبوس دورکردہ یک نیم پاو بہیڑی کے دودہ یک نیم پاو مین شبانہ روز تر کرکے دہوپ مین خشک کرین پہر اوسی طرح کرین پانچ مرتبہ تک پہر اوسکو بحالت تر رہنے کے آدہ سیر روغن گاو مین مثل دال موٹہ کے بریان کرین جسقدر روغن زرد باقی رہے اوسکو علحدہ کر رکہین خرما تخم برآوردہ پاو بہر کشمش آدہ پاؤ سیر بہر گاے کے دودہ مین پکاوین جب خوب نرم ہوجاوے تب اوسی دودہ مین پیسین اور دال کو خشک سفوف کرین اور دارچینی زنجبیل پے ریشہ تال مکہانہ گوکہرو کلان تخم سنبالی موصلی سفید موصلی سیاہ گل دہاوا عرج سیاہ

ایک ایک تولہ سفوف کرکے ان سب کو اوس گھی مین خوب بھونین جب رطوبت باقی نرہے تب
آدہ سیر شکر سفید کا قوام ملا کر کوٹ کر مشک ملوا کے تیار کرکے رکہہ لیوین ایک تولہ سے تین تولہ تک
بقدر پسندیدگی و موافقت طبیعت کے صبح کو کہایا کرین حب عشرت چاہئین لونگ
دارچینی جیج ناگ کیسر ایندر جو مغز تخم کیوانچ سب کو بوزن مساوی سفوف کرکے گرمی کا گولہ
پوست دور کردہ کے اندر بہر کر کپڑا و آٹا لپیٹ کر آگ کے بہوبل مین چہپا دیوین جب
آٹا نیم سوختہ ہو جاوے نکال کر سرد کرکے آٹا کپڑا دفع کرکے دوا اور گولہ کو کہرل مین پیسکر
جنگلی بیر کے برابر گولیان بنا رکہین ایک گولی شام کے وقت نگل جایا کرین **سفوف**
تال مکہانا بیج بند گوکہرو کلان ثعلب مصری شقاقل مصری کلیجن ایک ایک تولہ کباب چینی
ناگ کیسر دانہ الائچی سرخ چہ چہ ماشہ گوند ڈہاک نو ماشہ سفوف کرکے ہم وزن سب کے
شکر سفید ملا رکہین صباح کو ایک تولہ پہانک کر اوپر آدہ پاو گاے کا دودہ تہوڑا پانی ملا کر
پی لیا کرین طلا پوست بیج کنیر سفید تین چہٹانک بیج گہونگچی سرخ یا سفید آدہ پاو گہونگچی سفید
ایک چہٹانک سفوف کرکے سات سیر گاے کے دودہ مین باضافہ دو سیر پانی کے
پکا دین جب گاڑہا ہو جاوے تب تہوڑا دہی ڈال کر دستور کے موافق جما کر مکہن نکال کر گرم
کرکے گہی بنا کر صاف کر لیوین دو تولہ گہی مین چہ ماشہ بیر بہوٹی دو ماشہ عاقرقرحا ایک ماشہ
جایفل کہرل کرکے رکہہ لیوین بوقت ضرورت حشفہ چہوڑ کر طلا کرکے بنگلا پان لپیٹ کر باندہ
دیوین چار گہنٹہ کے بعد صاف کر ڈالین و متواتر تین چار روز تک ایسا ہی کیا کرین اور
ایام استعمال مین مقاربت سے کنارہ رکہین **معجون** شقاقل مصری ثعلب مصری دو دو
تولہ تخم شلغم تخم پیاز تخم گندنا تودری زرد تودری سفید بہمن سرخ بہمن سفید موصلی سیاہ
موصلی سفید کمو حکلہ سینبہل دارچینی زنجبیل بے ریشہ کلیجن ستاور تخم ہالم تخم گندنا ایک ایک تولہ
بیج بند تال مکہانا گوند ڈہاک نو نو ماشہ سفوف پارچہ بیز کرین مغز بادام شیرین مغز اخروٹ
مغز فندق کنجد سفید مقشر پانچ پانچ تولہ مغز چلغوزہ مغز پستہ تین تین تولہ خشخاش پیسکر
سب کو تین پاو شکر و پاو بہر شہد خالص کے قوام مین ملا رکہین صبح و شام ایک ایک
تولہ کہایا کرین

مفردات

ان اجزا سے جو قابل غذا ہین وہ غذا اگر اور جو قسم دوا سے ہین وہ دوائے فرد فرد خواہ مرکب کرکے جیسا طبیعت گوارا کرے استعمال کرنا خالی از فوائد نہین ہے اور جو مفردات مضرات باہ سے ہین اونسے کنارہ کشی اگر ہو سکے تو بہت بہتر ہے کیونکہ اگر اس قوت مین مضرت پہونچے تو نہایت خرابی آئے

مقویات باہ

گوشت بزغالہ یکسالہ اور مرغ اور دراج اور ماہی ہر قسم کی اور بیضۂ مرغ اور دماغ عصافیر اور شلجم اور گزر اور ترب اور پیاز اور شیر میش اور شیر گاو اور روغن اوسکا اور شیر برنج ہمراہ شکر کے اور خرما اور بادام اور فندق اور حب الصنوبر اور مغز پستہ اور چلغوزہ اور ثعلب مصری اور شقاقل اور خولنجان اور بوزیدان اور گوکھرو اور بہمنین اور تودرین اور کنجد سفید مقشر اور بالم اور تخم چرچرہ اور مغز تخم کیواچ اور موصلا سیفلی اور موصلی سیاہ اور موصلی سفید اور عقرقرحا اور مصطگی اور تخم گندنا اور تخم پیاز اور تخم گزر اور تخم شلغم اور دارچینی اور دارفلفل اور تخم خشخاش سفید اور زنجبیل اور اشنہ اور اسارون اور زرنباد اور باقلا اور لسان العصافیر اور خبث الحدید مدبر اور ریگ ماہی اور ماہی بریان اور ماہی سقنقور اور مشک اور جند بیدستر اور مرداربد

مضرات باہ

فرنج مشک کاسنی و کاہو عناب ایرسا قسط ہندی مرزنجوش پہلی کشنیز مکوے لتسن خام بیخ نیلوفر تخم خشخاش سیاہ کافور اور کثرت سے پانی پینا خصوص نہار منہ اور اشیائے ترش مثل نارنگی اور املی اور آلوے بخارا اور لیمون کاغذی کے .....

مولدات منی

تخم گندنا اور شقاقل اور سورنجان شیرین اور مغز تخم کدو اور پیاز خام و پختہ اور شیر گاو اور شیر شتر ہمراہ شکر کے اور گوشت بطکا اور مرغ کا اور حب الزلم اور بوزیدان اور بہمن سفید اور بہمن سرخ اور بادام شیرین اور پستہ اور مویز اور شلجم اور بالم اور نخود اور لسان العصافیر اور سقاقل اور زرنباد اور تودرین اور تخم کتان اور اشنہ اور ترنجبین اور زنجبیل اور مشک اور زعفران

تہذیب ہجدہم تدابیر حاملہ و حمل و مولود میں

تدابیر زن حاملہ کی یہہ ہین کہ ہرگاہ علامات حمل کی یعنی انسداد حیض کا مدت معمولی پر اور سیلان دگرانی اعضا کی نہ بطور مرض کے اور رغبت طرف اغذیہ غیر معتادہ کے اور نفرت مجامعت اور آرایش بدن و کاروبار سے اور متلا نا جی کا اور قے بیشتر ہونا اور آسایش اور سکوت کو دوست رکہنا اور بزرگی شکم کی بدون سختی کے اور حرکت جنین کی بوقت معین محسوس ہونا ظاہر ہوں چاہیے کہ فصد و حجامت و قے و مسہل و گریہ شدید و آواز بن سخت و محنت و رنج و غم و بو نا سے تیز و غذا ہاے زیادہ گرم یا سرد سے چار مہینہ تک پرہیز کرین انسے حمل کو ضرر پہونچتا ہے اور بسبب عدم تکمیل کامل کے اکثر موجب اسقاط ہوتا ہے اور بعد گذرنے اس ایام کے اگر کوئی امر ان مین سے بسبب ضرورت کے واقع ہو ضرر نہ پہونچاوےگا اور جب ساعت مہینہ ہوجاوین پہر بہی پرہیز لازم ہے کہ بسبب تکمیل و قوت حمل کے اندیشہ اخراج کا قبل از وقت کے ہے اور ان ایام مین سکنجبین و گل قند کبہی کبہی بغرض تلطیف غذا کے کہانا چاہیے اور غذائین چرب و نرم کا استعمال کیا جاوے جس سے معائیق حمل نرم اور ملایم ہوں تاکہ خروج مولود مین تکلیف شدید لاحق نہو

تدابیر حمل کی

اگر زن حاملہ کے کمر پر ابتداء حمل سے تا وقت ولادت وانہ کہربا یا مروارید یا یاقوت خواہ زبرالبحر بندہا رہے تو حمل اسقاط سے محفوظ رہتا ہے۔ اور اگر ایام حمل مین خروج رطوبت یا خون رحم سے وحدوث درد خفیف سے معلوم ہو کہ حمل ساقط ہوا چاہتا ہے **علاج** مٹی کابس کی جو کمہار و کاسہ گر رکہتے ہین بوزن دو فلوس و گوندببول بوزن ایک فلوس ڈیڑہ پاو پانی مین گہول کر مٹی کے برتن مین رکہہ لیوین تہوڑا تہوڑا آب زلال اوسکا پیا کرین **ایضاً** کہربا ایک ماشہ سنگ بیج انجبار دو ماشہ تہوڑے پانی مین پیسکر دو تولہ شربت آنار شیرین ملاکر پلانا مفید ہے۔ اور اگر ایام کامل ولادت مین دردزہ کی شدت مایل بطرف پیڑو کے ہو علامت قرب ولادت کی ہے مقابل بطرف اوپر کے ہونا دلیل تاخیر و دشواری ولادت کی ہے تدبیر تسہیل ولادت کی کرنا چاہیے **علاج** تہوڑا زعفران پانی مین گہسکر پلانا **ایضاً** یکنیم تولہ پوست املتاس جوش کرکے پلانا **ایضاً** کہکنی سفوف کرکے شہد مین ملاکے

ناف پر رکھنا ایضاً سنگ مقناطیس حاملہ کے اپنے ہاتھ مین دینا ایضاً بیخ مرجان بائین
ران پر باندھنا۔ واگر تین چار روز شدت درد کو گذر جاوے و حاملہ کو غشی آجایا کرے اور
حرکت حمل کی دریافت نہووے علامت مرجانے جنین کی ہے علاج سانپ کے کینچلی
یا سم سپید یا سم خر کے دہونی مخرج مین دینا ایضاً کبوتر کی بیٹ کی یا مرغ کی بیٹ کی
دہونی دینا ایضاً بارز و سبز دو ماشہ تھوڑے پانی مین گھسکر پینا یا کشنکی سیاہ سفوف کرکے
شہد ملاکر ناف پر رکھنا۔ اگر مولود خارج ہوجاوے مگر جھلی کا نکلنا باقی رہے علاج بھیڑ کی
مینگنی یا پچھال کبوتر کی دہونی دینا ایضاً دو ماشہ مجیٹھ پانی مین گھسکر تھوڑی شکر ملاکر پینا
ایضاً گلونجی و اسپند کی دہونی لینا اور تدابیر مولود کی یہ ہین کہ مکان معتدل مین جنایا جاوے
اور جب پیدا ہو ناف اوسکی چار انگل کی اوپر سے کاٹ ڈالین و رآلایش اوسکی نرمی کے
ساتھ دفع کرکے ریشم سے باندہین اور کپڑا سلسون کے تیل مین آلودہ کرکے اوسپر رکھا کرین اور
مولود کو گرم پانی اور نمک سے دہووین اس احتیاط کے ساتھ کہ پانی اوسکے منہ اور ناک مین
نہ پہونچنے پاوے اور اگر اوس پانی کے گرم کرنے مین سماق یا برگ تازہ کنار و تخم میتھی آمیز ہو
بہتر ہے زان بعد پانی شیرین و نیمگرم سے نہلاوین اور کپڑے نرم سے پانی غسل کا جذب کرلیوین
اور ایک انگلی شہد چٹا دیوین اور مکان تاریک مین پرورش کرین اسلواسطے کہ تیرگی سے نکلتا ہے
یکایک شعاع دیکھنا موجب مضرت و حیرانی طبیعت و باعث خوف و گریہ کا ہوتا ہے اور
ہر روز آہستہ آہستہ جنبش دیا کرین اور کپڑے صاف و نرم مین لیکر صبح و شام کی ہوا مین کہ عمدہ
و بہتر ہوتی ہے نکالا کرین مگر جسوقت کہ ہوا سے تیز یا زیادہ گرم یا زیادہ سرد ہوا وسوقت ہوا سے
محفوظ رکھین کہ یہ بسبب کمی قوت کے اوسکا متحمل نہین ہوسکتا و ماؤف ہوجاتا ہے اور
چند روز تک پانی شیر گرم سے نہلادین اور اگر ماں اوسکی صحیح المزاج ہو تو اوسی کا دودہ
پلاوین کیونکہ ماں کا دودہ لڑکے کے حق مین زیادہ تر مفید ہے مگر تین چار روز تک ماں کا
دودہ نہ دیوین اسواسطے کہ اون ایام مین دودہ نہایت ثقیل ہوتا ہے اور معدہ کی گرمی سے
اکثر معدہ مین جم جاتا ہے ان ایام مین دوسری عورت خواہ بکری کا دودہ پلاوین اور دودہ پلانا
اس طور سے شروع کرین کہ نیدنہ سفید دودہ مین تر کرکے اوسکے لبون پر رکھین کہ اوسکا

مزا پاکر جوت جب چوسنے کی عادت تہوڑی معلوم ہووے تب پستان دایہ سے اوسکا منہ چہڑا دین
کہ مزا دودہ کا یاد کرکے چوسنا شروع کرے اور مان کا دودہ پستان مین رہنے سے
اوسکو ایذا زیادہ ہوتی ہے لہذا اوسکے دودہ کو بہی کسی تدبیر سے دفع کروالا کرین اور غذا مین
سرد اور قابض نہ دیوین بلکہ گرم تر دیا کرین و اگر دایہ کا دودہ پلانا چاہین تو اوسکا ان صفات
مین متصف ہونا ضرور ہے کہ خوبصورت وخلیق وتوانا ہو اور عمر اوسکی درمیان پچیس یا پینتیس ۳۵ سال
کے ہو اور مریض ولاغر نہو اور مزاج اوسکا معتدل ہو اور پستانین بزرگ ہون اور دودہ
بہت ہوتا ہو اور دودہ اوسکا معتدل القوام ہو اور دختر کی مان کا دودہ بہ نسبت مادر پسر کے
بہتر ہوتا ہے اور چالیس روز اوسکے جننے سے گذر گئے ہون اور اوسکو غذائین لطیف
اور معتدل کہلایا کرین اور صبح کو تہوڑا دودہ دفع کرکے تب پستان لڑکے کے منہ مین دیا کرے
اور مشقت وغیرہ سے پرہیز رکہا کرے الا تہوڑی ریاضت کیا کرے جسمین دودہ اوس کا
اعتدال کے ساتھ رہے اور لڑکے کو دودہ ایسا زیادہ نہ پلاوے کہ موجب فساد معدہ کا ہو
اور اگر کوئی نقصان مزاج دایہ مین عارض ہو جاوے تو دودہ اوسوقت تک نہ پلاوے
جب تک وہ عارضہ دفع نہو جاوے اور مدت دودہ پلانے کی دو برس تک ہے اور جب
نشست کی قوت ہو اور حرکات بقوت کرنے لگے تو بتدریج غذا سے آشنا کرنا شروع
کرین لیکن زیادہ شیرین چیز نہ کہلاوین کہ عارضہ مومان وغیرہ کا پیدا ہوتا ہے اور بہت نمکین بہی نہ دیا کرین
کہ معدہ و امعا کو تباہ کرتا ہے اور کبہی موجب خراش کا بہی ہوتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ چاول دودہ مین
پکاکر یا روٹی کو دودہ مین ملکر اوسمین تہوڑا شہد یا شکر ملاکر تہوڑا تہوڑا کہلایا کرین یا صابودانہ کی
کہیر یا مونگ کی پتلی کہچڑی چٹایا کرین کہ غذا کا عادی بخوبی ہو جاوے اور جب غذا بسیر شکم کہانے لگے
تب دودہ پلانا موقوف کرین اور جب دانت پہولین تو روغن بابونہ اور شہد اوسکے مسوڑہون مین ملین
اور مرغ کی چربی یا خرگوش کا مغز اوسکے گردن اور مسوڑہون پر ملین اور اگر انگلی اپنی منہ مین ڈالتا ہو
تو انگلی پر شہد لگا دیا کرین کہ شہد بے تکلف منہ مین پہونچا کرے اور ایک لکڑی اصل السوس کی
جو زیادہ پتلی نہو جس سے اندیشہ خراش اور کہونچا کا نہو اوسکے ہاتہہ مین دیا کرین کہ موافق عادت
طبیعی اسکے منہ مین ڈالا کرے گا اوس سے لعاب دہن کا دفع ہوگا اور دانت بآسانی نکلین گے

اور قوت گویائی کی بہی زیادہ ہوگی اور زمانہ شیرخوارگی مین اگر کوئی بیماری اوسکو ہو تو دوا اوسکو اور اوسکی دودہ پلانے والی کو استعمال کراوین جسمین بذریعہ دودہ کے بہی اوسکے پیٹ مین اثر دوا کا پہونچے اور جو بیماریان کہ لڑکون کو اکثر ہوتی ہین اون کا معالجہ اسطور پر کرنا چاہیئے ❊

معالجات اطفال

اگر اسہال آتے ہون علاج زیرہ سیاہ اور انیسون یا بادیان وگلاب کے پہول پانی مین پیسکر دو تین قطرہ شہد کہ ملاکر شیر گرم لگادین اور اگر غذا کہاتا ہو تو انڈا نیم برشت یا جو کا ستو تہوڑا تہوڑا کہلایا کرین اگر یہ عارضہ دیر پذیر ہو جاوے تو تہوڑا انیرمایہ بکری کا سرد پانی مین گہسکر چٹایا کرین اگر قبض ہو علاج نودینہ دوپہے کی مینگنی سفوف کرکے شہد مین سانکر سخت شیاف بنادین اور روغن رینڈی کا لگاکر سرین مین رکہین ایضاً روغن زیتون یا روغن گل یا بر آنار روغن سلسون کا پیٹ پر لگایا کرین اگر سو تنفس ہو علاج روغن بیت یا بر آنار روغن سلسون کا کانون کی جڑ مین لگایا کرین اور شہد خام قدرے قدرے چٹایا کرین اور وقت حاجت کے پانی نیم گرم پلایا کرین اگر زکام ہو ناک ومنہ سے رطوبت نکلے علاج سر کو پرانی روئی سے سینک دیا کرین یا اذہر ہونا کر اوسکے سفوف کی پوٹلی بناکر سینکا کرین اور تہوڑا تہوڑا شربت بنفشہ چٹایا کرین اگر کہانسی آوے علاج گوند ببول اور کتیرا اور اصل السوس مقشر کی گولیان چہوٹی چہوٹی بناکر دیا کرین ایضاً انیس اور کاکراسنگی اور اصل السوس مقشر سفوف باریک کرکے شہد مین ملا رکہین اور تہوڑا تہوڑا چٹایا کرین اگر لڑکا رو رو کر ہاتہ اپنا کان پر لیجایا کرے تو دلیل درد گوش کی ہے علاج رسوت اور پودینہ روغن گل مین پکاوین اور تہوڑا وہی تیل کان مین ڈالا کرین ایضاً اجواین دیسی پانی مین پکا کر اوسکا پانی شیر گرم کان مین ٹپکا کر کروٹ کر دیا کرین کہ جسمین پانی نکل جایا کرے ایضاً نیب کی پتی اور مکوے کی پتی جوش دیکر اوسکا بپہارہ دیا کرین اگر کان سے رطوبت نکلتی ہو علاج پہٹکری بہون کر سفوف کرکے شہد مین ملاکر تہرے کی بتی اوسمین تر کرکے کان مین رکہین ایضاً رسوت وزعفران بکری کے دودہ مین گہسکر کپڑے کی بتی تر کرکے کان مین رکہین اور اگر دودہ ڈالتا ہووے علاج گلنار اور انار دو یا پوست بیرون پستہ اور ببول کی پتی پانی مین پیسکر معدہ پر لگایا کرین اور اگر ہچکی ہشکم ہووے

علاج روغن زیت یا روغن گل دستر کر شیر گرم پیٹ پر لگایا کرین اور اگر منہ کے اندر آبلے چھوٹے
یا بڑے کسی رنگ کے پیدا ہوین علاج دھنیان اور گل بنفشہ و گلنار سفوف کر کے اندر
منہ کے چھڑکین ایضاً پوست انار شیرین و بنسلوچن و دانہ الایچی سفید سفوف کر کے منہ مین
چھڑکین ایضاً برگ گاؤزبان کو بلے کر کے تھوڑا سا سفید کتھا اوسکے ساتھ سفوف کر کے
چھڑکا کرین اور اگر چھینک زیادہ آوین تو ورم رطوبی دماغ کا سمجھنا چاہیے علاج
سر کو پرانی روئی خواہ پرانا کپڑا گرم کر کے سینکین اور پودینہ خشک اور تلسی کی پتی خشک کر کے
کر کے قدرے قدرے ناک مین پھونکین اور اگر ناف قطع کرنے سے ورم کرے علاج مسور و گلنار
بوزن مساوی پانی مین جوش کر کے پانچ چار قطرہ حلق مین ٹپکا وین اور اوسی پھیکو دو تین قطرہ
روغن گل ملا کر ناف پر لگایا کرین اگر اس سے دفع نہو تو ہلدی و دم الاخوین و چھڑیلہ سفوف
باریک کر کے اوسپر چھڑکین اگر ہچکی و بیخوابی ہو روغن خشخاش سر پر لگا دین یا پوست خشخاش
و تخم کاہو جوش کر کے اوسکا پانی سر پر لگا دین اور نہایت قلیل شربت خشخاش چٹا وین اگر ہچکی
زیادہ بطور مرض کے آوے علاج گری ناریل کی پیسکر شکر ملا کر چٹا وین اگر ورم حلق مین ہو
تو شیاف جو اوپر لکھے گئے ہین مبرز مین رکھین اور برگ بنفشہ و برگ توت مساوی جوش کر کے
تھوڑی شیرینی ملا کر بدفعات دو دو چار چار قطرہ گلے مین ٹپکا دین اگر سوتے مین گلے سے
آواز خرخراہٹ کی نکلے تخم السی بھونکر سفوف باریک کر کے شہد ملا کر قدرے قدرے چٹایا کرین
اور اگر ام الصبیان ہو پودینہ و جند بیدستر گھسکر پلا دین یا زیرہ سیاہ و پودینہ پیسکر شیر گرم ملا کر پلا دین
یا عود صلیب پانی مین گھسکر تھوڑا تھوڑا پلا دین اگر مقعد خارج ہو اگرے علاج جفت بلوط
اور گلاب کے پھول کا زیرہ و گلنار و پوست انار شیرین و مغز تخم انبہ پانی مین جوش کر کے وہ پانی
چھانکر اور سرد کر کے اوسی مین ٹہلایا کرین اور اوسی پانی مین کپڑا تر کر کے مبرز پر رکھا کرین اگر
تھوڑی تھوڑی اجابت ہوتی ہو وقت اجابت کے روتا ہو علاج زیرہ سیاہ و تخم [illegible]
ہموزن سفوف کر کے روغن گاؤ پودادہ مین ملا کر قدرے قدرے چٹا وین اور زردہ تخم مرغ
کا کپڑے پر لگا کر مبرز پر رکھا کرین اگر دیدان پیدا ہون اور مبرز مین کاٹین علاج برگ تمباکو یا
برگ ککروندا یا مغز اکو سنجارا یا برگ شفتالو یا مغز تخم شفتالو پیسکر مبرز پر مرہم لگایا کرین کہ

تاثیر اوسکی اندر مسبرز کے پہونچا کرے اور اگر بران کے ساتہ کبھی کرم حیات خارج ہووے یا سوتے ہوئے لڑکے
(لا بنجر کرتے ۱۲)
کے ہونٹہ تر ہوجایا کرین یا ہونک مین مضطر ہوجایا کرے خواہ مخواہ رویا کرے یہ بھی علامت پیدا ہونے
حیات کی ہے **علاج** تخم حنظل زہرہ گاو مین پیسکر پیٹ پر لگا دین اور پوست بیخ آنار ترش
یا تمر ہندی جوش کرکے تہوڑا پانی اوسکا حالت گرسنگی مین پلایا کرین **ایضاً** قدرے بادبرنگ
جوش کرکے اوسکا پانی پلادین اور اگر سرخ باده عارض ہووے **علاج** نیب کی جڑ بارہ و زہر مہرہ
ختائی پانی مین گہسکر لگایا کرین **ایضاً** برگ شاہترہ ہلیلہ سیاہ رسوت برگ نیب گل نیب برگ حنا
تخم حنا صندل سفید صندل سرخ مجیٹہ برم ڈنڈی جو وزن مساوی پانی مین پیسکر
بقدر کنار صحرائی گولیان تیار کرین ایک ایک گولی صبح وشام دودہ پلانے والی نگل جایا کرے
و قدرے شیر دایہ مین گہسکر لڑکے کو چٹا دیا کرین و اسی گولی کو روغن گل مین گہسکر لگایا کرین ٭

تہذیب نوزدہم ۱۹ فوائد و قواعد سیر و شکار مین

واضح ہو کہ سوائے ایام و اوقات شدت گرمی یا شدت سردی کے ہوائے کشادہ بہتر ہوائے
بستہ سے ہوتی ہے معہذا انسان کو لازم ہے کہ اپنے تئین ہمیشہ زاویہ نشین و گوشہ گزین نرکہے
گاہ گاہ باوقات مناسب سیر امکنہ کشادہ و غیر محاط (احاطہ کردہ شدہ ۱۲) مثل صحرا و دریا و باغات کی کیا کرے اور اپنے
بدن پر ہوائے خوش ہر مقام کی پہونچایا کرے کہ اس امر سے استحالہ معقول غذائے
ماکول کا ہوتا ہے و قوت جسمانی و تقویت و فرحت روحانی ہوا کرتی ہے پس اگر اپنی عمر جوان
و مزاج قوی ہووے تو پیادہ یا خواہ سواری گہوڑے تیز و تند پر جہان جیسا موقع و مناسب ہو
سیر کیا کرے اور جب تک آثار ماندگی کے طبیعت پر نمایان ہون اس شغل سے باز رہنا چاہیے
ورنہ سست روی سے یا سواری متساوی الحرکت پر مناسب ہے اور شکار مین مسرت و فرحت
طبیعت کی از بس ہوتی ہے و طبیعت کا خوش کرنا امر معقول ہے اور اسکے ضمن مین مشغلہ
ریاضت و سیر کا بہی حاصل ہوجاتا ہے مگر اسمین دو امر کا لحاظ رکہنا چاہیے ایک جانوران حیوان خوار
و مردم آزار کے قتل کرنے مین کوشش بلیغ کرنا چاہیے جہانتک ہو سکے انکو زندہ نہ چہوڑنا چاہیے
کیونکہ اسمین صرف اپنا ہی فائدہ نہین ہے بلکہ حفاظت و آسائش خلائق کی ہے دوسرے
سوائے جانوران مذکور کے جن جانوران صحرائی اور چڑیون کو کہانا از روے اپنے مذہب کے

درست وجائز نہوے اونکا شکار نکیا جاوے اسواسطے کہ اونسے کسی کو کچھ آزار نہین پہونچتا جب اپنا فائدہ بھی نہوے تب اونکی جان مارنا بہتر نہین ہے شعر میازار موری کہ دانہ کش است ٭ کہ جان دارد وجان شیرین خوش است ٭ تیسرے جانوران خوردنی کے شکار کا ارادہ وجرأت کرنا چاہئے الا اگر وہ تین حملہ مین ووے ہاتہ نہ آوین تو اون سے ہاتہ اوٹہانا خوب ہے اس لیئے کہ اپنی راحت جان یا غذا کے واسطے دو ایک وقت کے واسطے دوسرے مخلوق کی جان کشی پر زیادہ مستعدی اختیار کرنا مستحسن نہین ہے اور جس جانور کا تعاقب کیا جاوے اس بات پر لنظر رہے کہ وہ اپنی جان بچانے کو مقامات دشوار گذار مین گذر کرتا ہے آپ بہی اونکے شکار کے دہن مین ایسی جگہہ پر نہ پہونچ جاوے کہ وہان سے معاودت اپنی دشوار ہوجاوے اور صرف جانور مفرور پر نظر نرکہا کرے اپنے چلنے کی جگہہ کو ضرور دیکہا کرے کہ نشیب وفراز کے سبب سے خود غلطان وپیچان نہوجاوے اور حربہ چلانے کے وقت اس بات کا خیال کرلیوے کہ کوئی ایسا دوسرا مقابل نہوجاوے کہ جسپر صدمہ پہونچنے سے اپنی جان آفت مین پڑے اگر ایسا ماجرا پیش آوے تو اپنی محنت وشکار کے بچ جانے کا ہرگز افسوس نکرے حربہ سر کرنے سے باز رہے اور حربہ ناستحکم کو کبھی سر نکرے کہ اکثر اوسکا صدمہ اپنے تئین پہونچتا ہے اور اکثر جانور صحرائی خصوص وہ کہ مردم خوار ہین اگر زخم سلاح اونپر کاری نہین پہونچتا تو پلٹ کر شکاری کو شکار کرتے ہین اونکے شکار کے ارادہ مین اپنی حفاظت کی تدبیر مقدم جانے اور اوقات گرم مین سیاحت شکار کی نکرنا چاہیے کہ گرمی مشقت سے اپنے تئین بہی تکلیف شدید پہونچتی ہے اور وہ تکلیف کبہی موجب سخت بیماری کے ہوتی ہے اور جب قلت روشنی وغیرہ سے شکار نخوبی نظر نہ آوے ہتہیار سر نکرے کہ خطا کرنے کا اندیشہ ہے اور اوس خطا سے یا شکار بچ جاویگا یا وہ شکار بچ کر اپنے اوپر صدمہ پہونچاویگا

تہذیب ہشتم آداب ملاقات مین

چونکہ ملاقات باہم انسانون مین منفعت ومضرت دونو ہین لہذا جسکی ملاقات سے امید نفع کی ہووے حاصل کرتا رہے خواہ اپنے جانے سے یا اونکے آنے سے اور جنکی ملاقات مین اندیشہ مضرت ونقصان ہوا وسکو قطعاً ترک رکہے اگر اتفاق ہوجاوے تو بدل رغبت نکرے

اور ملاقات ذوی العلوم اور اہل کمال اور ارباب ہنر واشخاص دانشور سے کسی طور پر خواہ مخواہ کچھ
فائدہ ہوتا ہے صرف اونکی باتین سننا یا اونکی وضع و رویہ سیکھنا خالی فائدہ سے نہین ہے
لہذا اونکی ملاقات جب میسر آوے اونکی تعظیم و تکریم کرے اور اونکے ساتھ مخاطب رہے اور
باتین باتمیز جو اونکے رتبہ کے موافق ہون اونسے کیا کرے اور اونکی خدمت جس طریق سے اونکے
اونکی پسند اور اپنی استعداد کے لائق کرے اور کسان وضع و بدطریقہ و ذلیل پیشہ و شرارت اندیشہ
وخبیث الطبع سے نفرت و مباعدت رکھے اگر ضرورةً اتفاق ہو تو اپنا کام نکالکر علیحدہ ہوجاوے
اونکی خو سے وخصائل سے اپنے تئین آشنا نکرے (دوری رکھنا ۱۲) مردم اعلے درجہ کے پاس آپ جایا کرے
اور باوجود حصول ایسی تکلفی کے بھی اونکی عظمت اور اپنے مرتبت کا ہردم لحاظ رکھے بدون اجازت
کے کبھی بیٹھ نجاوے جس جگہہ بیٹھنے کا ایما پاوے وہین بیٹھے اور اگر اختیار پاوے تب بھی اپنے
سے اعلی درجہ پر نہ بیٹھے اور باتین ہمیشہ مؤدب کیا کرے وجواب باصواب دیا کرے اور زیادہ
حاضری ونشست نکرے کہ اونکو ناگوار ہوے اور اونکی مرضی دیکھکر رخصت ہوے بروقت
خواہش بیٹھنے کے رخصت ہونا و بروقت ناگواری کے بیٹھنا دونو بیجا ہے اسکا خیال ہروقت
رکھنا چاہیئے اور کسان مساوی درجہ اپنے سے بھی ملاقات رکھنا بہتر ہے گاہ گاہ کار برآری
یکدیگر ہونی اور آمد و رفت وطرز ملاقات ومراسم تکریم و تواضع مین مساوات کا خیال رکھے طرفین
کے احسانات ومدارات اپنے اوپر بڑھنے نپاوین تحف وہدایا مین طریق معاوضہ مساوی مرعی
رکھے اور اہل حاجت کی کار روائی بصورت ملاقات وبحالت پیغام باخبر ہوجانے کے حتی المقدور
خود کیا کرے کہ موجب خوشنودی خالق وخلائق کا ہے

تہذیب بست و یکم ادای مراسم ساتھہ ہمسایگان ہم محلہ کے

انسان کو لازم ہے کہ جس محلہ مین استقامت کرے وہان کے سکنائے محلہ سے طریق آشتی
وصحبت جاری رکھے اونکی شادی وغمی مین اونکا شریک حال ہوا کرے موافق اونکی حیثیت اور
لیاقت کے اونسے ملاقات رکھے جو لوگ اپنے جانے کے لائق ہون اونکے یہان آپ جایا کرے
جو لوگ اپنے یہان آنے کے لائق ہون مگر نہ آتے ہون اونسے ہر وقت ملاقات اتفاقیہ کی
ایسی خوش اخلاقی وشیرین کلامی کرے کہ وہ از خود سلسلہ ملاقات کا جاری کرین اور ہر وقت

ملاقات کے شخص بہت بنظر مناسب استفسار حالات خاص اونکے کیا کرے جس سے بہت تقویت
و تسلی خاطر لاحقین ہووے اور اگر کوئی ضرورت اونکی معلوم ہووے تو بقدر اپنی استعداد کے ہر طرح سے
اونکی رعایت و امداد کیا کرے سواے اوسکے جسمین اپنے نسبت عزت کا نقصان ہو یا ہووے اور
اونکے دشمنون سے دوستی نکرے اور اونکے دوستون اور عزیزون کو کسی امر مین رنج نہ ہووے
اور اونکے کسی مال پر قطع کی نکرے اونکے اہل و عیال پر نظر بد نکرے اور جو کوئی اہل محلہ مین سے
و شریر ہووے بالاتفاق دوسرون کے اوسکو فہمایش و نصایح کرکے خوف بد اوسکی تبدیل
کراوے اگر یہ تدبیر اثر نکرے تو اوسکو اپنے محلہ سے جدا کردینے کی فکر کرے اگر اپس کی کوشش کارگر نہووے
تو باطلاع حاکم اوسکی اصلاح کراوے ایسی روش و طریقہ محمود سے اہل محلہ بھی اسکے خیرخواہ و ہمدرد
و معاون اور ہر حال مین شریک رہتے ہین اور راجراے ایسے طریق سے اپنے تئین بخوبی آسایش
و آرام رہتا ہے اور طبیعت کو وسوسہ و اندیشہ مضرت اور تکلیف کا نہین ہوتا

تہذیب بست و دوم حفاظت و تقویت اعضاے رئیسہ مین

جاننا چاہیے کہ آفریدگار عالم نے انسان کے بدن مین چار عضو رئیس پیدا کیے ہین تین کو سبب
بقاے شخص یعنے اونسے حفاظت اوس شخص کی ہے اور ایک رئیس سبب نوع یعنے اوس سے
حفاظت نوعیت مردمی کی ہے بدون اوسکے مردمی نہین رہتی رئیس کے معنی اس مقام پر
یہی ہین کہ اوس عضو کا فعل تمام بدن پر ہوتا ہے پس انسان کو لازم ہے کہ اون اعضا کی تقویت
اور اونکی دفع مضرت کا ہمیشہ خیال رکھے کہ اونسے فائدہ کامل یعنے بقاے شخص و بقاے
نوع حاصل رہے اول رئیس سبب شخص قلب عضو صنوبری شکل سینہ مین بائین طرف ہے
اور روح حیوانی یعنے جان کا مقام ابتدائی ہے اوسی سے بذریعہ عروق شرائین کے تمام
بدن کو روح پہنچتی ہے پس فعل ریاست اوسکا تمام جسم کے ساتھ ظاہر دوسرا رئیس سبب
شخص دماغ مقام روح نفسانی کا ہے پیشانی کی طرف مقدم دماغ کہلاتا ہے بالکل اعصاب
حس ظاہری و باطنی کی اوسی مقام سے نکلے ہین و طرف گردن کے موخر دماغ کہلاتا ہے تمام
اعصاب حرکت کی اوسی جگہ سے نکلے ہین جب کہ تمام بدن کو روح نفسانی و حس و
حرکت بذریعہ اعصاب کے اوسی دماغ سے پہونچنا متعلق ہے پس ریاست اوسکی تمام

جسم پر نمایان ہے تیسرا رئیس بحسب شخص کبد سینہ مین لیطرف داہنے وہ مقام روح طبعی کا ہے ہضم غذا کا معدہ مین ہوکر خلاصہ اوسکا کبد مین پہونچکر جوش پاتا ہے اور وہان سے بذریعہ عروق اور دم روح طبعی تمام بدن کو تقسیم ہوتا ہے فعل رئیسانہ اوسکا واضح ہے چوتھا رئیس بحسب نوع انثیین ہین مقام اوسکا ظاہر ہے وہ جو خلاصہ کہ تمام بدن مین کبد سے پہونچتا ہے ذخیرہ بدن ہونے سے بچتا ہے انثیین مین پہونچکر بسبب سفیدی اوس عضو کے سفید ہوکر بوقت ہیجان باہ کے خارج ہوتا ہے اور اوسکے فعل سے تمام بدن کی غذا سے پس ماندہ جسکو فضلہ کہتے ہین خارج ہوتا ہے اور تمام جسم کو تلذذ عمدہ حاصل ہوتا ہے اور اوسکے نہونے سے نوعیت باقی نہین رہتی لہذا وہ بھی رئیس بحسب نوع کے متعدد ہے مقویات دماغ آملہ ہلیلہ کابلی سیب وبہی امرود گل سرخ عرق گلاب نارنج فندق بالنگو سعد کوفی سنبل الطیب فرنجمشک جوز بوا مروارید عود عنبر قرنفل زعفران کندر اسطوخودوس یاسمین مغز تخم کدو مغز تخم کاہو صندل سفید بادام شیرین زنجبیل دماغ حیوانات گوشت ناکیان اور تیتر دراج اور شیرمش کا مقویات دل اور مفرحات امرود انار شیرین اور انار ترش ابریشم آملہ بیت ترنج شگوفہ لیموں اسنہ اظفار الطیب آلو بابخجویہ مرجان وبیخ مرجان بہمن بسفائج بذرالحماض برگ تنبول سیب وبہی وانجیر وتمر ہندی ورہر مہرہ خطائی وگل چاندنی وجدوار دانہ الائچی سفید درونج دارچینی مشک زرنب، زرنباد یاسمین سلیخہ سنبل الطیب گل کریل زعفران شقاقل صندل سفید طباشیر عنبر عود ورق طلا ورق نقرہ مغز پستہ فرنجمشک کہربا قرنفل کافور کندر کشنیز کتیرا گاؤزبان مروارید گل نیلوفر تمام پودینہ گل سرخ یاقوت سنگ یشب لاجورد عرق کیوڑہ شراب الصالحین مقویات جگر افسنتین جوزبوا زرنباد سعد درونج دارچینی تخم کشوث اسارون مغز پستہ مصطگی قاقلہ عود ہندی زراوند بادرنجبویہ اظفار الطیب حماما مومیا حب بلسان ناروین غافث کاسنی گل سرخ زرشک نشاستہ انار آب باران مضر اعگم آب سردنارنگی خرما انجیر تر یا نہایت خشک اور مداومت سرکہ کی اور شہد کی جو موسم سرما مین مہیا ہوئے

تہذیب بست وسوم تدابیر حفاظت وتکثیر منفعت عقارین

ملکیت جائداد غیر منقول کی اگر بوراثت یا ہبہ و تملیک کے پہونچے یا بعطائے حاکم کے

دستیاب ہووے بہت سبب ہدایت رہنما انسان کو چاہیے کہ بذات خود وجود جایداد غیر منقولہ سے
اوسکے حاصل کرنے مین کوشش کرے کیونکہ ایسی جایداد مین اگر منافع ماہواری یا قسطی یا سالانہ
نہین ہوتا تب بھی یہ فایدہ معتدہ ہے کہ اگر جایداد کی ذات مین کوئی خلل و نقصان لاحق نہووے
تو مدتون تک اوسکی قدر و قیمت باقی رہتی ہے قدامت و سالخوردگی سے کچھ نقصان اوسمین نہین آتا
پس لازم ہے کہ اگر ایسی جایداد اپنی ملکیت مین بہم پہونچے تو اوسکی تدبیر بقا و تکثیر نفع مین کوشش
معقول مرعی رکھتا رہے اور قیام ملکیت جایداد کا اس طور پر ہوتا ہے اول اگر حاکم وقت کا کوئی
حق اوسمین مقرر ہو تو اوسکو بوقت معینہ ادا کر دیا کرے ورنہ حاکم بغرض ایصال اپنے حق کے
اوس جایداد کو واسطے چند روز کے یا واسطے دوام کے دوسرے شخص کو دے دیتا ہے تو قطع نظر
محرومی حصول منافع کے اپنی ذات بھی دوسرے آفات مین پڑتی ہے اس سبب سے کہ اکثر
قابض حال درپے مٹانے نام و نشان قابض سابق کے ہو جاتا ہے دوسرے ایسی جایداد کے
مالک کو چاہیے کہ اپنے کفاف اوسی کے منافع سے کرتا رہے قرض نہ لیا کرے اور اگر بضرورت
شدید اتفاق ہو تو کفاف مین عسرت کر کے قرض ادا کر دیوے کیونکہ مواخذہ زر قرضہ کا ایسی جایداد
پر مثل تیر کے نشانہ پر لگتا ہے اور اگر کسی تدبیر نا صایب سے بیچا جاتا ہے تو زیادہ تر خرابی و بربادی
ہوتی ہے تیسرے ایسے افعال ذمیمہ سے بچتا رہے جن سے جایداد پر نقصان عاید ہوتا ہے
اور تدابیر تکثیر انتفاع کی یہ ہین اولاً اوسکے ساکن و کارگذارون کو اپنے حسن سلوک سے
ایسا راضی رکھے کہ وے خود ہمیشہ درپے ازدیاد منافع کے رہا کرین ثانیاً اونکے آپس مین
خصومت و بددلی ہونے نہ دیوے اگر اتفاقاً واقع ہو جاوے تو باہم ایسی مصالحت کرا دیوے
کہ کسی کا نقصان غیر واجب ہونے نہ پاوے اور آیندہ کو بنیاد منازعت باقی نہ رہے ثالثاً ہر شخص
کی پیشہ وری مین ایسی مدد دیتا رہے کہ ترقی ہر قسم پیشہ کی ہوتی جاوے اسواسطے کہ طمانیت اور
خوشدلی رعایا سے ہر طور فایدہ مالک کا متصور ہے رابعاً زمین کو افتادہ و بیکار نہ رہنے دیوے
جو زمین جس کام کے لائق کثرت رائے سے سمجھی جاوے اوس کام مین رکھے اگرچہ بالفعل
اوس سے کچھ فایدہ بھی نہو خامساً کثرت سے وے چیزین کاشت کرایا کرے جسکا پیداوار
اوس زمین مین اور قریب اوسکے زیادہ ہوتا ہووے سادساً اون چیزون کی پیداوار کی ترقی

تدبیر کیا کرے جو اوس جوار مین بہ نرخ گران فروخت ہوتی ہون سابعاً زمین مزروعہ کے بوت
کی ابزادگی جن چیزون کے ڈالنے یا بونے سے ممکن ہووے ادن چیزون کو او سپر مہیا کیا کرے
ثامناً اگر قلت پانی کی ہووے کنوان و تالاب وغیرہ طیار کراوے تاسعاً جو زمین جابجا چھوٹے
چھوٹے ٹکڑے اچھے نظر آوین اور صلاحیت نصب درختون کی رکھتے ہون اونمین درختان محصولی
نصب کراوے کہ اونکی پیداوار سے رفاہ رعایا و ترقی محصول کی ہوتی ہے عاشراً از میداران
قرب جوار سے رسم اتحاد باہم اعانت و امداد کی رکھے کہ وے لوگ درپے ویرانی کے نہون
احد عشراً رعایا کی نسبت سختگیری لگان و ابواب زمینداری کو یکایک نہ بڑھائے
بتدریج او پر گورا ہونے دیوے

تہذیب ثالث و چہارم طریقۂ تجارت مین

یہ پیشہ اگر خوبی سے انجام پاوے تو روپیہ سے روپیہ بڑھتا ہے اور تاجر بدون کسی ہنر ذاتی کے
معزز و ممتاز نظر آتا ہے اسمین امور عمدہ و پسندیدہ یہ ہین اولاً کسی دوسرے سے قرض لیکر
تجارت نکرنا کیونکہ اگر کسی طرح سے نقصان پہونچا تو اپنی حیثیت موجودہ مین صدمہ آتا ہے اور
اگر بضرورت شدیدہ کے ایسا اتفاق پڑے تو زر انتفاع سے ادا کر دینا اوس قرض کا مقدم جانے
ثانیاً ایسے اشیا کی تجارت نکرنا چاہیے کہ تھوڑے قیام مین ناقص و کم قیمت ہو جاتی ہو کس واسطے
کہ اگر فروخت مین کسی سبب سے توقف ہو گیا تو جنس کے ناقص ہو جانے سے خود ہی اوسکی
قیمت کم ہو جاویگی منافع کو کون کہے اور جب تک ایسے اشیا فروخت نہون اونکی صفائی اور
حفاظت مین کوشش رکھنا چاہیئے کہ نقصان ذاتی سے محفوظ رہین ثالثاً ایسے اشیا سے
کم نفع کی تجارت نکرنا چاہیئے کہ اوسکا انتفاع اخراجات تجارت مین صرف ہو جاوے اپنی
معیشت کو پس انداز نہو رابعاً جاندار کی تجارت مین زیادہ ہوشیاری و احتیاط درکار ہے اسواسطے
کہ اگر تیارداری مین کفایت خرچ کی کی گئی تو اونکی حیثیت و مالیت کم ہو جاتی ہے اور اگر
کسی کی اجل پہونچ گئی تو کل مالیت برباد ہوگی اور تاجر بیچارہ دقت مین پڑا پس لازم ہے کہ
اونکی تیمارداری مین خبرداری رکھے اور فروخت کرنے مین جلدی کرے جب قیمت مناسب
ملنے لگے بامید نفع کثیر آیندہ کے اصلا تامل بیچنے مین نکرے اور جس مقام پر فروخت گران قیمت

حاصل ہو چنانچہ ہمیشہ ہی وہان لے پہونچے دوسرے مقامات مین جا بسیدہ موجود قیام نکرے تماشا جس جگہ وہ تجارت
مذہباً ممنوع ہو اوسکی تجارت ہرگز نکرے کیونکہ خالق کا گنہگار ہوتا اور اماثل اقران مین بدنام و مطعون
ہوتا ہے پس عاقل کو چاہیے کہ ہمیشہ گنہگاری سے اپنے تئین بچاوے اور اپنی عزت و آبرو کی ترقی مین سعی کرتا رہے

تہذیب ششم متعلق طریق و قواعد نوکری مین

طریقہ نوکری مین عمدگی یہ ہے کہ کوئی سرمایہ نقد یا جنس درکار نہین ہے صرف ہنرمندی و محنت و مشقت و دیانت داری سے وسعت معاش و ترقی عزت کی ہوتی جاتی ہے اور برائی یہ ہے کہ اپنی عزت موجودہ و آسائش جسم و اطمینان خاطر جو بہترین نعمتہاے دنیاوی سے ہین باختیار آقا کے ہوجاتے ہین آسائش و اطمینان تو ہر دم مفقود رہتی ہے مگر عزت بھی اپنی کارروائی بیجا خواہ شکایت غلط سے کبھی اتفاقاً معدوم ہوجاتی ہے نمونہ قیامت نظر آجاتا ہے کہ کھانے پینے والے اور دوست و یگانہ سب علیحدہ ہوجاتے ہین اور کچھ باعث اپنے کام نہین آتا کوئی مال و متاع اپنے قابو اور اختیار مین نہین رہتا صدہا مصیبت و تکلیف اپنی دامنگیر ہوجاتی ہین اشخاص عاقل ہمیشہ اس وقت کو یاد کرکے اپنے تئین افعال ذمیمہ و ناخوشی خلائق سے بچاتے ہین شعر

پس ہر گریہ آخر خندہ ایست
مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

اب جاننا چاہیے کہ نوکری انواع و اقسام پر ہین الا کارگذاری و دیانت داری سب مین درکار ہے و بغرض اجراے کفاف و محنت و رفع احتیاج اور ضرورت کے کسی نوکری سے انکار و اکراہ نکرنا چاہیے سواے اوس نوکری کے جو مذہباً ممنوع یا اپنی برادری اور ہمچشمون مین معیوب ہووے یا آیندہ کسی طرح کا وسوسہ و اندیشہ اوسمین نظر آوے مگر سب سے بہتر تدبیر یہ ہے کہ زبان حاکم وقت اور زبان مروجہ دفترہاے حاکم کی سیکھے اور اوسکے لکھنے پڑھنے مین مہارت کامل حاصل کرے اور نوکری مالک ملک کی اختیار کرے اور امور ماموره کو بخوبی و ہوشیاری اور دیانت داری انجام دیتا رہے کوئی کام اپنے ذمہ کا پس ماندہ نرکھے اور اوسکے اوامر متعلقہ و دفاتر مخفیہ پر آگاہی بہم پہونچاتا رہے و قواعد منصبیہ آقا کو بخوبی ملحوظ رکھے اور اپنے افسران آقا کو تقدیم اوامر و ترک نواہی و کثرت کارگذاری سے راضی و خوشنود رکھا کرے کہ مواقع مناسبہ پر باعث ترقی مناصب و وجہ کفاف ہوتا جاوے و بہترین روزگار پیشہ ہین معدود ہووے اور ایام نوکری مین اپنی تنخواہ سے زیادہ خرچ نکرے کچھ پس انداز واسطے حوائج آیندہ کے رکھا کرے قرض تا کی

وزرکشی بیجا سے مصارف بیہودہ نہ بڑہا دے ورنہ مدلول غبن وخیانت کا بہی ہوگا کیونکہ عادت طبعی انسان کے واسطے پس انداز کرنے کی ہے نہ تہی دست رہنے کی ویر ظاہر کہ اگر نوکری بہر قرض لیا کریگا تو بیکاری مین کیا کرے گا یہی شل پیش آویگی اگر نوکری مین قرض لیگا تو بیکاری مین بہیکہ مانگے گا

تہذیب بست ششم معاملات مین

باہم نسانون کے کسی عمل واقع ہونے کو معاملہ کہتے ہین اور کسی آدمی کو اس سے بے تعلقی حاصل نہین ہوسکتی خواہ مخواہ کسی وقت مین کسی طرح کا معاملہ چہوٹا یا بڑا ہر شخص کو کرنا پڑتا ہے پس اسمین چند امور کا لحاظ رکہنا ضرور ہے اول باوجود شدت ضرورت کے کوئی معاملہ کبہی ایسا نکیا جاوے جو مذہبا غیر جایز واشخاص ہمجنس مین معیوب وحاکم وقت کے یہان سے ممنوع ہووے دوسرے جو معاملہ کیا جاوے فریق مقابل کے نفع رسانی کا خیال اپنے منفعت پر مقدم رہے اصلا اوسکے مضرت کی خواہش اپنے دلمین نہ آوے تیسرے کوئی معاملہ ایسا مخفی نہ ہووے کہ بروقت ضرورت کے کوئی واقفکار اوسکا نہ نکلے اور ایسا اعلان بہی نکیا جاوے کہ مفسدین وحاسدین کو موقع خلل اندازی کا حاصل ہوجاوے اور نہ اسقدر جلدی کیجاوے کہ اوسکے حسن وقبح پر اپنی طبیعت حاوی نہوسکے نہ اسقدر تاخیر وتوقف کیا جاوے کہ طرفین سے کسیکا کچہہ ہرج ہوجاوے چوتہے کسی دانشمند معتمد سے مشورہ کرکے کیا جاوے جو کام مشورہ سے ہوتا ہے وہ اکثر اچہا ہوتا ہے پانچوین جو کچہہ کیا جاوے صحیح ودرست ہووے قرین وغیر واجب کارکا نہووے چہٹوین معاملہ مالک یا شخص مجاز کے ساتہہ عمل مین آوے ورنہ انواع قباحتین نمودار ہوتی ہین اور یہ مثل پیش آتی ہے کی نقصان مایہ ودیگر شماتت ہمسایہ ستاتوین قواعد مروجہ وقت کے ساتہہ باستحکام مناسب کیا جاوے کہ بروقت ضرورت اوسکے ثبوت صحت مین عاجزی واقع نہو ومورد الزام ہونا پڑے

تہذیب بست ہفتم تربیت اولاد مین

جب ایام شیرخوارگی اولاد کے ختم ہوجا دین (غذائیہ مناسبہ کا استعمال رکہا کرے جس سے بقای صحت وازدیاد برقوت کا ہوتا رہے وکسان خوش منظر وخوشگو وخوش اخلاق اوسکی پرورش وخدمت پر مامور کیے جا دین اور اونکو ہدایت ہوتی رہے کہ سخنان مذہبی اور عقل مندی کے باہم اور اوس سے کیا کرین کہ اچہی باتین سنسن کر اونہین سے آشنا ہووے ودرشت کوئی

و دشنام دہی و چپ بولنی و منہ بگاڑ کر بولنے اور منہ پر ہاتھ رکھنے اور کوئی آنکھ دبا سکے دیکھنے اور بدن کشادہ رکھنے کی عادت ہونے نہ دیوین ایسی حرکات سے روک ٹوک رکھا کرین اور جب کہ قوت گفتار و رفتار کی بخوبی حاصل ہو جاوے دختر کو عورت ہوشیار عفیفہ و تمیز کے ہاتھ سے پرورش کراوین تاکہ بات چیت نشست برخاست مناسب حال عورتون کے سیکھے اور جیسے جیسے اوسکی عقل پختہ ہوتی جاوے امور خانہ داری و سوزن کاری وغیرہ کے و مراتب عفت و عصمت و شرم و حیا کے تعلیم و تلقین کیا کرین اور بقدر ضرورت مذہبی و خانہ داری کے پڑھنا لکھنا سکھلا دین اور پسر اولاد مذکور کو مردان صاف طبیعت و خوش ظاہر و سلیقہ شعار و حرف آشنا سے پرورش کراوین کہ حرکت سکون و نشست برخاست و گفتگو عاقلانہ سیکھے اور چاندی اور سونا و جواہرات اوسکے بدن پر نہ رکھا کرین کہ اشخاص بد دیانت و خیانت پیشہ سے کبھی انواع مضرت پہونچنے کا اندیشہ ہوتا ہے اور جب عقل پختہ ہونے لگے سمجھنے بوجھنے کی قوت ہو پہلے معلم مہذب و خوش خو دیرینہ سال واسطے پڑہانے لکھانے کے مقرر کرین مگر دس برس کی عمر تک کچھ دیر محنت تعلیم علوم کی لیا کرین اور کچھ دیر تک لہو لعب کی فرصت دیا کرین کہ طبیعت اوسکی دب نجاوے اور طاقت ہر طرح کی زیادہ ہوتی جاوے جب کہ عقل کامل ہو جاوے جہان تک کہ زیادہ ہو سکے ہر قسم کی زبانین سکھلاوین اور لکھنا اقسام خطوط کا تعلیم کراوین کہ انسان کی صفت اس سے زیادہ کوئی نہین ہے کہ سب قسم کی زبانین سمجھے اور بہت اقسام کے خطوط لکھنے پڑھنے کی مہارت رکھے تاکہ غیر ملکون کی اچھی و بری باتون پر واقفیت حاصل کر سکے اور اسقدر علوم و فنون پڑھانا و سکھلانا ضرور ہے اول علم دین کا پڑھوائے جس زبان میں کہ ہو اسواسطے کہ علم دین کے پڑھانے سے آدمی کی عقل درست ہو جاتی ہے بھلے برے کا تمیز ہو جاتا ہے اور طبیعت کو متانت و ثقاہت آجاتی ہے اور اپنے خالق حقیقی کی مرضی پر چال و چلن اختیار کرتا ہے دوسرے مالک ملک کی زبان اور اوسکا خط اور جو زبانین اور خط کہ اوسکے دفترون مین مروج و مرسوم ہون بالضرور سکھلا دے کہ اسمین بہت سے فوائد ہین اور اگر کوئی مفاد زیادہ نہوگا تو اسقدر تو ضرور حاصل ہے گا کہ قواعد کاروائی حاکم کے جانیگا اور اپنے متعلق جو کام و احکام ہونگے اوسکو بخوبی سمجھ لیا کریگا تیسرے علم طبابت پڑھوائین جس سے اپنی اور اپنے متعلقون کی حفاظت صحت

اور دفع مرض کی تدبیر کرلیا کرے کسی غیر کا محتاج نرہے چوتھے بقدر ضرورت علم جراحی کی تعلیم کرائین
کہ ہر آدمی کو ضرورت معالجہ ٹوٹنے پھوٹنے اعضا و پھوڑا و پھنسی کی ہوا کرتی ہے پانچوین علم نجوم پڑھوئین
کہ سعادت و نحوست ستارون کی و برائی و بھلائی فصلون اور ایامون کی دریافت کرسکے چھٹے علم
فلاحت کا تعلیم کرائین جسمین درختون اور باغون اور زراعات کی تدابیر عمدہ و بہتر کرنے مین کسی
دوسرے کا محتاج اور امور ضروری مین معذور نرہے ساتوین علم حساب پیمایش کا سکھلائین جس سے
اپنے ضروری حسابات و پیمایش اراضیات مین بے مہارت و ناکارہ و محتاج غیر کا نرہے آٹھوین
فنون ریاضت و سواری و حربہ رانی کی تعلیم و مشاقی کراوین کہ ان سے حفاظت اپنی جان و مال کی و
دفع ایذا رسانی دشمنون کی کرسکے نوین امور خانہ داری و تحفظ عزت و مال کی جیسا اپنے خاندان کا
دستور ہو بطور خود سکھلایا کرین دسوین سات برس کی عمر تک اچھی اچھی پوشاک پہنا کر اپنا اور اوسکا
و احباب کا دل خوش کیا کرے زان بعد ۱۹ و نہیں بیس ۲۰ برس کے سن تک پوشاک خوش وضع اور
خوش قطع سے ممانعت رکھے کہ اس سے اکثر طبیعت خراب و بدوضع ہوجاتی ہے گیارہوین جب
اولاد ذکور یا اناث بعمر بلوغ کامل پہونچے برسم برادری و خاندان اپنے کے اونکا ازدواج مطابق
مذہب کے کردیوین کہ اسکے توقف و تعویق مین انواع مفاسد دینی و دنیوی وقوع پذیر ہوتے ہین

تہذیب بیست ۲۸ و ہشتم تدابیر سفر مین

سفر دو قسم کا ہے ایک سفر مجبوری جو بہ تبعیت کسی دوسرے کے کرنا پڑتا ہے گو اوسمین کسی قدر خوشی بھی ہو
مگر آدمی اپنے خاطر خواہ سامان سفر نہین کرسکتا اور نہ مسافت و قیام اپنی خواہش کے موافق کرسکتا ہے
اوسمین اسیقدر ضرور خیال رکھنا چاہیے کہ جس غرض واسطے سفر کرتا ہوا وسکا سرانجام بخوبی کرلیوے اگر
اوس مین کسی طرح کا تعذر و تعلل ظاہر ہوگا تو علاوہ تکلیف سفر کے عدول حکمی و بدسرانجامی سے منسوب
اور معتوب ہوگا دوسرا سفر اختیاری کہ باختیار خود بروقت مجوزہ اپنے کسی کام کے واسطے خواہ
صرف تفریح طبع کے لیے سفر اختیار کرے اور چلنا پھرنا بہ اختیار اپنے ہووے اوسمین آدمی کو
لازم ہے کہ جملہ مراتب سفر پر لحاظ کرکے سب سامان ضروری جسکے نہونے سے فرحت و مسرت طبیعت
مین خلل پڑے اپنے ہمراہ لیوے اور یہ طریق اختیار کرے ایک یہ کہ کوئی کتاب مذہبی متعلق
بعبادت کہ اوسکا مطالعہ موجب بصیرت و عبادت کا ہووے ہمراہ لیوے دوسرے ایسی چیزین

جو بروقت عبادت کے کام مین آتی ہون ساتھ رکھے کہ اوسکے نہونے سے حرج یا نقصان عبادت
تکو مین پیش نہ آوے تیسرے چیزین پانی بہم پہونچانے کی ساتھ لیوے کہ بروقت ضرورت
کے پانی میسر آجاوے کیونکہ پانی سے آرام انسان وحفاظت جان وتعمیل عبادات کی ہوتی ہے
چوتھے کچہہ شیاے غذائی طیار وموجود رکھے کیونکہ اکثر اوقات غذا کا نہ ملنا موجب تکلیف شدید
وباعث ہلاکت کا ہوتا ہے وہر مقام پر ایسی چیزین میسر نہین آتیین پانچوین سواری ومردم ہمراہی
بقدر ضرورت واستعداد کے ہمراہ رکھے کہ بدون اسکے آسایش سفر نہین ہوتی چہٹے کسی آدمی
ناآشنا کو اپنے واپنے اسباب مردم ہمراہی کے نزدیک نہ آنے دیوے اور باوجود ظہور اونکی
خیرخواہی وخوش آمد کے ہرگز ساتھ نہ لیوے کہ اکثر مردم بدکار ہوشیار ایسے تملق وچاپلوسی سے
خدمتگار وکارگذار بنتے ہین اور قابو پاکر زر ومال لیکر غائب ہوجاتے ہین اور بعضے اشقیا جان
کو بہی صدمہ پہونچاتے ہین وقتل وہلاکت مین اصلا دریغ نہین کرتے ساتوین جو اجناس کہ مول
کہ خرید کرے ذخیرہ عام دوکاندار بیشہ ور سے خرید کرے کہ اوسمین شبہہ آمیزش کسی چیز منشی و
مہلک کا کمتر ہوتا ہے آٹہوین اطعمہ واشربہ زیر نگرانی اپنے یا مردم معتبر کی رکہے اسواسطے کہ
اشخاص بدسرشت وبدطینت قابو پاکر کہانے پینے کی چیزون مین اشیاء منشی یا مہلک ملا دیتے ہین
اوسکے کہانے پینے سے جب لوگ غافل وبیہوش ہوجاتے ہین مال واسباب لیکر بہاگ جاتے
ہین نوین اگرچہ نہایت گرسنہ وتشنہ ہون مگر کہاتے پیتے وقت ہرگز عجلت واضطراب
نہ کیا کرین رنگ ومزہ اطعمہ اشربہ پر بہی لحاظ رکہا کرین اگر تہوڑا بہی تغیر دریافت ہو فورا دست کش
ہوجاوین اور جسقدر پیٹ مین گیا ہوئے جلد قے کرکے اوسکو نکال ڈالین دسوین شب کو
نیند مین غافل پاکر چور ورہزن وڈاکو وغیرہ اپنا کام باطمینان تمام کرتے ہین مناسب ہے کہ نوبت
بنوبت دو ایک آدمی ہر وقت جاگا کرین بروقت پیش آنے کسی واردات کے سب کو بیدار
کردیا کرین کہ آیندگان موذی ہوشیار وبیدار دیکہکر دفع ہوجاوین واگر اون سے
مقابلہ کی نوبت آوے تو بیداری مین ہوشیاری ومستعدی تمام عمل مین آوے گیارہوین اگر
منزل مقصود کی دو راہ ہوون ایک مسافت بعید مگر ہموار وبہ امن وآسایش وسہل ہو دوسری
مسافت قریب الا ناہموار واندیشہ رہزنان ودزدان وجانوران مردم خوار وحیوانات موذی کا ہو

اس حالت مین اگرچہ اپنا سامان قابل اطمینان کے ہو مگر مسافت بعید کو اختیار کرین کیونکہ رہ پرخطر سے گذر کرتے مین اگر کسی طرح کی مضرت پہونچے تو اپنا نقصان ہوا و بیجان تحمیق کے سننا پڑا اور اگر بسلامت گذر ہو گیا تب بھی نسبت دانش مندی کے نہین کی جاتی

تہذیب ۲۹ نہم امور متفرقہ مین جو انسانکو اتفاقاً پیش آجاتے ہین

فائدہ کتّے دیوانہ کے کاٹنے کا علاج نبات سرخ باریک تراش کر بقدر دو ماشہ تھوڑے قند سیاہ مین لپیٹ کر کہانا ایضاً پیاز و نمک سرکہ مین پیسکر زخم پر لگانا کہ سمیت اوسکی بہا کرے ایضاً پیاز کچل کر اوسکا پانی نچوڑ کر بقدر یکنیم تولہ کے چند بار پینا ایضاً سرطان سوختہ دو تولہ لوبان سفید ایک تولہ نبات سفید ڈیڑہ تولہ سفوف کر رکہین تین ماشہ صبح کو چہ ماشہ شام کو کہایا کرین ایضاً ولائیتی بتنول کے تخم اکیس ۲۱ عدد تھوڑے پانی مین پیسکر تھوری نبات سفید ملا کر چالیس روز تک پیا کرنا انتباہ جب کتّے کا کاٹا ہوا ڈرنے و بہونکنے لگتا ہے کوئی دوا فایدہ نہین کرتی مگر اکوہر کی جڑ کا چہلکا پانی مین پیسکر پلاتے ہین قے بکثرت ہوتی ہے اوسمین پلّے نکل جاتے ہین بشرط حیات کے اکثر صحت ہو گئی ہے فائدہ بہیڑیا اور سیال اور لومڑی کے کاٹنے کی بھی یہی دوا ہے فائدہ سانپ کے کاٹنے کا علاج کاغذی لیموں کے سات دانہ پانی مین پیسکر ملانا ایضاً قدرے ہینگ کو شراب مین گہول کر پلانا ایضاً لہسن یا پیاز یا گندنا یا اسپند پانی مین پیسکر پلانا ایضاً نو کا گوشت خشک یا سرطان بریان تین تین ماشہ کہانا فایدہ اگر غلبہ زہر سے بیہوشی ہو گئی ہو کا کنج ہندوستانی کی پتی ملکر سونگہانے سے ہوش آجاتا ہے ایضاً گوما سفید یا زرد پہول کے کل اجزا سے جو کچہ مہیا ہو پانی مین پیسکر پلایا اور اگر حلق سے نہ اوتر سکے اور بیہوشی ہو اور دانت بیٹھ گئے ہون تو ناک مین ڈالنا ازبس مجرب ہے فائدہ لبکہیرا کے کاٹے ہوئے کو کو دو کا پیا کل پانی مین تر کر کے پلانا نہایت مفید ہے ایضاً پیاز کا پانی نچوڑ کر پلانا بھی مفید ہے فایدہ بچہو کے مارنے کا علاج اگر زخم اوپر سے مضبوط باندہ دیا جاوے تو زہر کا اثر اوپر کو نہین چڑہتا پہر دوا سے دفع ہو جاتا ہے ایضاً تخم خام پیسکر لگانا ایضاً تخم السی پیسکر لگانا ایضاً برگ تازہ کپاس پیسکر لگانا ایضاً روغن زرہ ملا کر لگانا ایضاً ہینگ یا لہسن یا عقرقرحا پیسکر لگانا ایضاً پچہو کچل کر لگا دینا ایضاً چوہا یا مینڈک پہاڑ کر باندہنا فائدہ کہنکہجورا کے کاٹنے کا علاج سرکہ

نمک باہم ملا کر لگانا ایضاً روغن زرد لگانا فائدہ چھپکلی کے کاٹنے کا علاج اگر ممکن ہو تو کاٹنے
کے مقام پر شاخ پینے سینگیان لگا کر خواہ دوسری تدبیر سے چوس کر زہر خارج کر دین زان بعد
چونہ سرکہ مین گہس کر لگا دین کہ قرحہ ہو کر زہر خارج ہو جاوے فائدہ مکڑی ہر قسم کی کاٹنے اور مل جانے
کا علاج خاکستر چوب انجیر نمک ملا کر لگانا ایضاً چاندی یا سونے کی گہریا اور چونہ ملا کر لگانا
ایضاً تمباکو کہتائی اور چونہ لگانا ایضاً کیچوا کی مٹی لگانا فائدہ آدمی کے کاٹنے کا علاج پیاز
پیس کر شہد ملا کر لگانا ایضاً آرد باقلا و سرکہ ملا کر لگانا ایضاً سوسن کی جڑ پیس کر شہد ملا کر لگانا ایضاً
کاٹنے و ناخون کے زہر کو مفید ہے روغن شفتالو چار تولہ موم ایک تولہ مرداسنگ اور بہروزہ تین
تین ماشہ آگ پر رکھ دستور مرہم بنا کر لگایا کرنا فائدہ بچھناگ کے زہر کا علاج تخم شلغم جوش کر کے گھی
ملا کر قے کرنا ایضاً پوست بیخ کنیر دو ماشہ پانی مین پیس کر پینا اور بدفعات ایسا ہی کرنا فائدہ سنکھیا کے
زہر کا علاج گولر کا دودھ خواہ اوسکے پھل یا پتی یا پوست درخت پانی مین پیس کر پینا نہایت مجرب ہے
فائدہ ہرتال و زرنگار و نورا و شنگرف کے زہر کا علاج تخم السی و تخم خبازی و تخم لٹ زیرہ
جوش کر کے پینا اور قے کرنا چند بار اور اوسکے بعد لعاب السی دودھ مین ملا کر پیا کرنا فائدہ افیون
کے زہر کا علاج ہموزن افیون کے ہینگ کہانا ایضاً گرنوا کا ساگ پیس کر پینا ایضاً کاغذ سفید جلا کر
پینا ایضاً سب ناخون پر نمک لگانا فائدہ دہتورہ کے زہر کا علاج مقابلہ تخم کے تخم و برگ کے
برگ کپاس ہر قسم کی پیس کر پینا فادزہر ہے ایضاً روغن کنجد آب گرم مین ملا کر پی کر قے کرنا از بس
مفید ہے ایضاً ارنڈ کا پتا تازہ پیس کر نچوڑ کر پانی اوسکا پلانا از بس مفید ہے فائدہ پیٹھے دودھ
کہا جانے کا علاج جسکے کہانے سے بدہضمی و نفخ شکم کی ہوتی ہے فوراً قے کر ڈالنا ہے
اور نو ماشہ پودینہ تازہ خواہ نصف اوسکا خشک پیس کر پینا ایضاً تہوڑے دانہ چنے کے
سرکہ مین پیس کر پینا فائدہ اگر آدمی کے بدن مین ہڈی یا کانٹا یا کوئی چیز اور چبھ کر اندر رہ جاوے
علاج مدار کا دودھ بہرنا ایضاً سوہاگا خام و شہد ملا کر لگانا ایضاً اجواین دیسی
سفوف کر کے قند سیاہ ملا کر پکا کر لگانا اور اوسپر کوئی پتا رکھکر باندھ دینے سے نکل جاتی ہے
تدبیر اگر چینی یا پیتل یا شیشہ یا کانچ کا برتن ٹوٹ جاوے اور جوڑا اوسکا موجود ہووے
نشاستہ گندم یا نشاستہ آرد گندم اور چونہ آب نارسیدہ و قند سیاہ ملا کر مثل مرہم کے

پکاکر چوٹ پر لگا کے وصل کرکے دہوپ مین خشک کر ڈالین خواہ آگ پر سینک لیوین ایضاً
چونے کی کلی و قند سیاہ و سفیدی بیضہ مرغ کی ملاکر جوڑ دین اور خشک کر ڈالین تدبیر اگر
شیشہ جالیسری یا شیشہ سبز و باریک مین بال آجاوے کلی لگا دینے سے درا رہند
ہوجاتی ہے اور عرق نہین بہتا تدبیر اگر کپڑے پر تیل پڑجاوے تو کاحل کی روشنائی
سے دہونے سے صاف ہوجاتا ہے تدبیر اگر روشنائی کپڑے پر پڑجاوے تو تیل لگاکر
دہونے سے صاف ہوجاتا ہے تدبیر اگر روشنائی کپڑے پر پڑجاوے کاغذ سفید
کے لگانے سے صاف ہوجاتا ہے تدبیر اگر پان کی پیک کپڑے پر پڑجاوے قند سیاہ لگا کر
دہونے سے دفع ہوجاتی ہے تدبیر شیشہ جالیسری کو آگ کی گرمی دکہاکر عورت
کے پستان کو شیشہ کے منہ مین دے کر شیشہ چہاتی سے ملا دیوین دودہ کہنچکر
شیشہ مین آجاتا ہے اور عورت کو کچہہ تکلیف و تصدیع نہین ہوتی

تہذیب ششم امور متعلقہ بعد موت مین

حق تعالے نے ہر انسان کے لیئے وقت موت کا مقرر فرمایا ہے اوسوقت پر روح انسان کی
جسکو جان کہتے ہین اپنے جسم متعلقہ کو قطعاً چہوڑ دیتی ہے اور جو کچہہ زندگی مین کرتی ہے اوسکو
ہرگز نہین کرسکتی اور جس مقام سے روح اس جسم مین آتی ہے اوسکو اور اوسکی کیفیت کو بالکل
بہول جاتی ہے مگر اس جسم سے جو کیفیتین دنیا مین اوٹہاتی ہے کلا خواہ جزا ابت مدتون تک
یاد رکہتی ہے اور جسقدر کام اس زندگی مین کیے جاتے ہین اون سب کا نتیجہ بعد موت کے ملنا
جاننا چاہیے کہ دنیا کے سب کام کلیۃً دو طرح پر ہین ایک اچہے دوسرے برے اچہے وہ ہین
جنسے دوسرون کو راحت و آرام پہونچے برے وہ ہین جنہین اپنی آسایش و منفعت کے لیئے
دوسرون کو ایذا و نقصان پہونچے نتیجہ ان دونون قسم کا یہ ہے کہ اوس خالق برحق نے دو
مقام بنائے ہین جو اس دنیا کے قائم رہنے تک نہ دیکہے جاینگے ایک گہر نہایت درجہ کا عمدہ ہے
جسکو جنت و بہشت و بیکنٹہ کہتے ہین اوسمین خوبیان بے شمار و نعمتین بے انتہا ہین اچہے
کام کرنے والون کو اوسمین جگہہ ملے گی درجہ بدرجہ حسب لیاقت اپنے افعال کے یا بہ محض
عنایت کردگار کے ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ دوسرا گہر نہایت برا اور خراب ہے جسکو جہنم اور دوزخ

دوزخ کہتے ہین یا بعض انواع کے عذاب و مصائب ہین جو برے کام کرتے ہین اوسمین پڑینگے
أعاذنا اللہ تعالیٰ منہا ششم پس ہر انسان کو لازم ہے اس زندگی چند روزہ کو اچھے کامون مین بسر کرے
اور کسی کی کوئی چیز غصب و بدنیت و ظلم و زبردستی و فریب سے نہ لیوے کیونکہ وہ چیز تو اپنی زندگی
مین فوت و فنا ہو جاویگی یا اپنی موت مین خواہ مخواہ چھوٹ جاویگی مگر اوسکا معاوضہ بعد موت کے
ہرگز اپنے سے نہو سکیگا اور وہ خالق عادل مظلوم کی دادرسی ضرور کریگا اوسوقت کی بیکسی
کو یاد کرکے دنیا کی دست درازی سے باز رہنا چاہیئے دوسرے دنیا سے قرضدار نہ مرنا چاہیے
اس لیے کہ قرضخواہ کا مواخذہ بروز جزا ضرور پیش آویگا اگرچہ آدمی لاکھون کی دولت چھوڑ کر مرے
مگر مرنے پر اپنے ورثہ و احباب سے ہرگز قرض ادا کر دینے کے واسطے نہ کہہ سکیگا اوس بے بسی کو
یاد کرنا چاہیئے کہ اپنا مال دوسرون کے تصرف مین ہوگا اور اپنے کام نہ آویگا اور اپنا کچھ قابو
نہ چلیگا تیسرے ہر چیز کے مہیا کرنے اور ہر کام کے کرنے مین دوسرون کو فائدہ
پہونچانے کی نیت رکھا کرے اپنی ناموری کا ہرگز خیال نکرے اسواسطے کہ نیت نیک کے
نتیجہ مین خالق برحق ثواب آخرت عطا فرماویگا اور ناموری خود بخود حاصل رہیگی جسکی چیز
ہوتی ہے اوسکی کہلاتی ہے اور اگر محض بارادہ اپنی نمایش کے کریگا تو ثواب آخرت سے
قطعاً محروم رہیگا اور اوس ناموری چند روزہ سے بجز اپنی تعریف سنکر خوش ہونے کے
اور کوئی فائدہ نہ اوٹھاویگا جسکے واسطے یہ مثل ہے ع ابلہ ز ستایش خویشتن
خوش مے آید چوتھے دنیا مین کچھ کام ایسے کرے جسمین اپنی اور اپنی اولاد کی تخصیص نہو
اور مدتون تک لوگون کو اوس سے فائدہ ملتا رہے اور اسکو ثواب پہونچتا رہے پانچوین
جائداد متروکہ کی نسبت باہین ورثا کے ایسا تصفیہ و مصالحہ کر جاوے کہ باہم معارضہ اور
مناقشہ کرکے تلف و برباد نکرین بآرام و آسایش اپنی اوقات بسر کرتے رہین

خاتمۃ الطبع

حکیم علی الاطلاق کا احسان ہے کہ اندنون نسخہ نادرہ لاجواب لاثانی براے تربیت انسانی مسمی
بہ تہذیب احسانی تصنیف جالینوس زمان لقمان دوران جناب حکیم احسان علیخان صاحب
مطبع منشی نولکشور مقام لکہنو مین بماہ اکتوبر ۱۸۷۸ع مطابق ماہ شوال ۱۲۹۵ ہجری حلیہ طبع سے آراستہ ہوا

Hukeem Ihsan Ali son of Hakeem Shair Ali resident of Nara Pungunah Kura zillah Allahabad was appointed in the revenue Department at Futtehpore in the year 1827 after this as a Mookhtar on the 4th September 1829 was appointed Vukeel of the first Sudder Ameens Court of the Futtehpore by A. Fr Lind Esquire judge, on the 14th December 1832 Vakeel of the principal Sudder Ameen's Court by Mr J. T. Rivaz, on the 6th March 1836 Vakeel in the judge's Court and the 27th March 1860 was appointed Govt. Pleader in the Futtehpore civil and sessions judge's office.

ترجمہ

حکیم احسان علی ولد حکیم شیر علی ساکن موضع تارہ پرگنہ کڑا ضلع الہ آباد ۱۸۲۷ء میں محکمۂ مال فتحپور میں مقرر تھے اور بعدہ مختار ہوئے ۔ ۴ ۔ ستمبر ۱۸۲۹ء مسٹر اے ایف لنڈ صاحب بہادر جج نے صدر امین اول کی کچہری کا وکیل مقرر کیا ۔ ۱۴ ۔ دسمبر ۱۸۳۲ء کو مسٹر جی ٹی رواز صاحب بہادر نے صدر اعلیٰ کی کچہری کا وکیل مقرر کیا اور ۶ ۔ مارچ ۱۸۳۶ء کو عدالت ججی کے وکیل مقرر ہوئے ۔ اور ۲۷ ۔ مارچ ۱۸۶۰ء کو وکیل سرکار دیوانی و سشن عدالت ججی کے مقرر ہوئے فقط

Certified that Hakeem Ihsan Ali Pleader of this court is an intelligent Pleader and respectable man, and has always conducted himself to my satisfaction.

Fattehpore Feby 16, 1874 } (Sd/) J. G. Ruaz Judge.

ترجمہ

یہہ تصدیق کیا جاتا ہے کہ حکیم احسان علی وکیل عدالت ہذا عقیل اور معزز آدمی ہے اور میں ہمیشہ اسکی چال چلن سے مطمئن رہا ہوں —

دستخط جی ٹی رواز صاحب بہادر جج — فتح پور فروری مہینہ کی ۱۶ تاریخ سنہ ۱۸۷۴ع

Fattehpore 23rd February 1843.

I am glad to bear the same testimoney.

(Sd/) H Bouldesson Judge

ترجمہ

فتحپور ۲۳ فروری سنہ ۱۸۴۳ع

مین بھی ایسی سند کے دینے مین خوش ہون فقط —

دستخط ایچ بولڈرسن صاحب بہادر جج —

I have much pleasure in certifying to the ablity and general good conduct of Hakeem Ahsan ali one of the Vakeels of the Fattehpore Civil court.

Fattehpore 28th Feby 1846 } /Sd/ H. Lushkington Judge.

ترجمہ

مجھے حکیم احسان علی کی لیاقت اور عام عمدہ چال و چلن کی تصدیق کرنے مین نہایت مسرت ہے جو کہ عدالت دیوانی فتحپور کے وکلا مین سے ہے فقط۔

دستخط ایچ لسنگٹن صاحب جج۔ فتحپور ۲۸ فروری ۱۸۴۶ء

Hakeem Ahsan ali has a large share of the practice for the Judge's courts, and is I would say an able as well as respectable vakeel.

Novr 28th 1847 / Sd/ H. Unwin Offg. Judge.

ترجمہ

حکیم احسان علی کو عدالت ججی کے کام مین نہایت درجہ واقفیت ہے اور مین یہ کہونگا کہ یہہ شخص قابل اور بھی معزز وکیل ہے فقط

دستخط ایچ انون صاحب قایم مقام جج نومبر مہینہ کی ۲۸ تاریخ سنہ ۱۸۴۷ء

Certified that Ihsan Ali son of Shair Ali is a very able advocate as far as I can judge.

He has the advantage also for a very intimate knowledge of the practice of our Courts

(Sd) R. T. Tucker
C Judge.

Novr 24th/52

ترجمہ

یہ تصدیق کیا جاتا ہے کہ شیخ احسان علی ولد شیر علی بڑا لائق وکیل ہے جہانتک کہ مین انصافاً کہہ سکتا ہون اور ہماری عدالتون کی کارروائی مین علمی لیاقت کی ترقی نہایت خوب ہے فقط۔

دستخط آر ٹی ٹکر صاحب بہادر جج — نومبر مہینہ کی ۲۴ تاریخ ۱۸۵۲ء

Hakeem Ihsan Ali Khan the Govt Pleader son of Hakeem Shair Ali resident of Kara Purgunah Kara Zillah Allahabad

A very worthy respectable man well behaved, the fact of being appointed over the head of other Candidates to the situation of Govt Vakeel when it became vacant two years ago speaks for him

Futtehpore
Sep 16th 1862

(Sd) G. Edmonstone
C & S. Judge.

ترجمہ

حکیم احسان علی خان وکیل سرکار ولد حکیم شیر علیخان ساکن موضع تارہ پرگنہ گکرہ ضلع الہ آباد
یہ شخص نہایت قابل معزز اور اچھی چال چلن والا آدمی ہے اس عہدہ وکالت سرکاری پر
کہ دو برس سے خالی ہے باوجود اور امیدواروں کے اسکے مقرر ہونیکا معاملہ رسمی کی
سفارش کرتا ہے فقط۔ دستخط مسٹر جی ایڈمانسٹر صاحب بہادر سیول و سشن جج مقام
فتحپور ۱۶ ستمبر ۱۸۶۳ع

I entirely concur in the opinion of my predecessor with regard to this man

Futtehpore 12th April 1865 } (Sd) C. J. Boldero

ترجمہ

مین اس شخص کی نسبت حاکم بالا سے بالکل اتفاق رائے کرتا ہون فقط۔
دستخط اے جی بولڈرو صاحب بہادر سیول اور سشن جج مقام فتحپور ۱۲ اپریل ۱۸۶۵ع

I have formed a very high opinion of Eshan Ali Govt Pleader—

In every case entrusted to him he has shown the most careful regard for the Govt interested and he does full justice to his clients in his management of their cases confided to him. I have never known Ehsan Ali undertake a doubtful or suspicious case.

To great respectability he adds high intelligence, professional experience and legal learning.

March 8th 1866. /Sd/ J. Power
Offg. Judge

ترجمہ

مجھے احسان علی وکیل سرکار کی نسبت بڑا بھاری خیال ہے ہر ایک مقدمہ سرکاری مین بہت بڑا لحاظ سرکار کے فائدہ کا ظاہر کیا اور اپنے موکلونکے مقدمات مین جنکا اعتماد انکے اوپر کیا گیا ہر کام مین نہایت انصاف کرتے ہین مجھے کبھی نہین معلوم ہوا کہ احسان علی نے کوئی مشتبہ یا جھوٹا مقدمہ لیا ہو اور باوجود عزت کے یہہ شخص عقیل اور عملی تجربہ اور بڑی علمیت کا آدمی ہے فقط ۔ دستخط جی پاور صاحب بہادر قایم مقام جج ۸ ۔ مارچ ۱۸۶۶ء

I entirely concur with Mr. Power
15th April 1867. /Sd/ C. J. Boldero
Judge

ترجمہ

مین بالکل مسٹر پاور سے اتفاق راے کرتا ہون فقط
دستخط اے جی بولڈرو صاحب بہادر جج ۔ ۱۵ ۔ اپریل ۱۸۶۷ء

The most respectable of the Vakeels. and fairly effecient Govt. Pleader.

March 1868. /Sd/ J. R. Carnac
Judge

ترجمہ

سب وکلا میں معزز اور وکالت سرکاری کے لیے نہایت قابل ہے فقط
دستخط جی آر کارنیک صاحب بہادر جج   مارچ ۱۸۶۹ء

Has greatly improved as Govt. Prosecutor in Session trials. Knows and states his cases well, examines his witnesses throughly. I consider him very efficient as Government Pleader.

3rd September 1869 } (Sd.) J. R. Carnac
Judge.

ترجمہ

مقدمات سشن میں سرکاری مدعی تینی کی بہت بڑی ترقی کی ہے مقدمات کی فہم اور بحث
بہت خوب ہے گواہوں سے نہایت خوب سوال کرتے ہیں میرے رای میں وکالت
سرکاری کے لیے نہایت قابل ہیں فقط
دستخط جی آر کارنیک صاحب بہادر جج ۔ ۳ ستمبر ۱۸۶۹ء

Extract from the decision of H. G. Keen Esquire civil and sessions Judge of Futtehpore dated 27th Feb. 1871.

Hakeem Ihsan Ali Khan the Govt. Pleader is more respectable by his position than others and is a man long and favourably known to Court.

ترجمہ

منتخب تجویز مسٹر ایچ جی کین صاحب بہادر سیول و سشن جج فتحپور مورخہ ۲۷ — فروری ۱۸۶۱ع —
حکیم احسان علی خان وکیل سرکار بہ حیثیت اپنے عہدہ کے بہ نسبت اورونکے بہت مفتر ہین اور ایسا شخص ہے کہ عدالت اوسکو بہت دنون سے نہایت اچھا جانتی ہے فقط —

Extract from the opinon of Mr Charles Grant Judge of Fattekpore dated 14th August 1861

Hakeem Ihsan Ali Khan the Govt Pleader is most able and efficient in his profession and the very excellent character he has received from Mr Edmonstone, Bolders, Power and Carnac &c will be sufficient proof of his fitness for his present post I have a very high opinion of him.

ترجمہ

منتخب راے مسٹر چارلس گرانٹ صاحب بہادر جج فتحپور مورخہ ۱۴ — اگست ۱۸۶۱ع
حکیم احسان علی خان وکیل سرکار بہت لائق اور قابل اپنے پیشہ مین ہے اور بہت عمدہ عمدہ اعتمال نامہ جوکہ انھین مسٹر ای ایڈمانسٹن و بولڈرو و پاور و کارنیک صاحبان سے ملے ہین اس امر مین کافی ثبوت ہین کہ یہ شخص قابل اپنے عہدۂ موجودہ کے ہے مجھکو اس شخص کی نسبت بہت بڑا خیال ہے فقط —

Extract from the letter of Secretary to the Board of Revenue of the North Western Provinces Allahabad dated the 31st October 18..

Para 2nd It appears that Hakeem Ihsan Ali has practised in the Civil and Revenue Courts faithfully and well as his numerous testimonials show for upwards of 42 years

Para 3rd And finally on the 27th March 1860 was placed in the post of Government Pleader in the Futtehpore Civil and Session Judge's Court by Mr E. Edmonstone Judge. He has in fact been Government Pleader of the both Futtehpore and Banda for a number of years

(Sd) J. A. Colvin Secretary

ترجمہ

منتخب چٹھی سکریٹری بورڈ صاحب بہادر صیغۂ مال ممالک مغربی و شمالی مقام الہ آباد مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۸۷۱ء

دفعہ ۲ معلوم ہوتا ہے کہ حکیم احسان علی نے عدالت ہائی سیول و مال مین عرصہ ۴۲ برس تک بدیانت تمام کام کیا ہے جو انکی اسناد موجودہ سے بخوبی صداقت ہوتی ہے ـ

دفعہ ۳ اور تاریخ ۲۷ مارچ ۱۸۶۰ء کو بذریعہ مسٹر اے ایڈمانسٹن صاحب بہادر جج بعہدہ وکالت سرکاری متعلقہ عدالت سیول و سشن مقام فتحپور مقرر ہوئے تھے اور حقیقت مین بہت برسون سے وکالت سرکاری بابت دونو اضلاع فتحپور و باندہ کے انجام دیتے ہین فقط ـ

دستخط اے کالون صاحب بہادر سکریٹری بورڈ